	صفحہ		صفحہ
سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹	۸۰	اشعار	۱۰۷
مشق نمبر ۳۱	۸۲	الدرس الرابع والثلثون ۳۴	۱۰۸
من القرآن	۸۳	فعلِ لفیف	
اُردو سے عربی	۸۴	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲	۱۱۲
خالی جگہ کو پُر کرو	۸۵	مشق نمبر ۳۴	۱۱۳
جملوں کی تحلیل	۸۶	من القرآن	۱۱۴
الدرس الثانی والثلثون ۳۳	۸۷	اُردو سے عربی	۱۱۵
فعلِ ناقص اور گردانیں		باپ کا خط بیٹے کے نام	۱۱۶
سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۰	۹۲	الدرس الخامس والثلثون ۳۵	۱۱۷
مشق نمبر ۳۲	۹۳	بقیۃ ابواب الثلاثی المزید	
من القرآن	۹۴	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳	۱۱۸
اُردو سے عربی	۹۵	مشق نمبر ۳۵	۱۱۹
جملوں کی تحلیل	۹۶	بیٹے کا خط باپ کے نام	۱۲۰
الدرس الثالث والثلثون ۳۵	۹۷	سوالات نمبر ۱۵	۱۲۱
فعلِ ناقص کی بقیہ گردانیں		الدرس السادس والثلثون ۳۶	۱۲۲
سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱	۱۰۳	خاصیات الابواب	
مشق نمبر ۳۳ (مکالمہ)	۱۰۴	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۴	۱۲۹
من القرآن	۱۰۶	مشق نمبر ۳۶	۱۳۰

	صفحہ		صفحہ
الدرس السابع والثلثون	۱۳۱	الدرس التاسع والثلثون	۱۵۴
الافعال الناقصہ (کَانَ وَاَخَوَاتُھَا)		افعال مقاربہ	
اِنَّ وَاَخَوَاتُھَا	۱۳۲	مشق نمبر ۴۵ جملوں کی تحلیل	۱۵۵
سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۵	۱۳۶	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۷	۱۵۶
مشق نمبر ۳۷	۱۳۷	مشق نمبر ۴۶	۱۵۸
مشق نمبر ۳۸ خالی جگہ کو پُر کرو	۱۳۸	من القرآن	۱۵۸
مشق نمبر ۳۹ جملوں کی تحلیل	۱۳۹	سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ	۱۵۹
اُردو سے عربی	۱۴۰	الدرس الاربعون	۱۶۱
الدرس الثامن والثلثون	۱۴۱	افعال المدح والذم	
افعال ناقصہ (گذشتہ سے پیوستہ)		افعال التعجب	۱۶۲
اعراب محلی و تقدیری	۱۴۵	مشق نمبر ۴۸ جملوں کی تحلیل	۱۶۴
جملوں کی تحلیل	۱۴۶	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۸	۱۶۵
سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۶	۱۴۹	مشق نمبر ۴۹	۱۶۶
مشق نمبر ۴۲	۱۵۰	من القرآن	۱۶۷
من القرآن	۱۵۱	مشق نمبر ۵۰ اُردو سے عربی	۱۶۷
مشق نمبر ۴۳	۱۵۲	طالبعلم کی طرف سے باپ کو خط	۱۶۸
مشق نمبر ۴۴ اُردو سے عربی	۱۵۳	سوالات نمبر ۱۶	۱۷۱
		جملوں کی تحلیل	۱۷۲

	صفحہ		صفحہ
سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ	۱۷۲	الدرس الثالث والاربعون ۴۳	
الدرس الحادی والاربعون ۴۱	۱۷۴	اعراب الفعل۔ منصوبات	
الضمائر		المفعول به	۱۹۹
الضمیر البارز والمستتر	۱۷۶	المفعول المطلق	۲۰۰
نون الوقایة	۱۷۷	المفعول فیه والمفعول له	۲۰۱
ضمیر الشان	۱۷۸	المستثنٰی بِاِلَّا	۲۰۲
الضمیر الفاصل	۱۷۹	الحال	۲۰۳
مشق نمبر ۵۲ جملوں کی تحلیل	۱۸۰	التمییز	۲۰۴
مشق نمبر ۵۳	۱۸۱	المنادٰی	۲۰۵
مشق نمبر ۵۴	۱۸۲	المنصوبُ بِلَا لِنَفْیِ الْجِنْسِ	۲۰۷
الدرس الثانی والاربعون ۴۲	۱۸۳	سلسلة الالفاظ نمبر ۴۱	۲۰۸
الموصولات		منصوبات کی امثلہ مشق نمبر ۵۹	۲۰۹
مشق	۱۸۷	جملوں کی تحلیل مشق نمبر ۶۰	۲۱۳
سلسلة الالفاظ نمبر ۴۰	۱۸۹	عبارت مشق نمبر ۶۱	۲۱۶
مشق نمبر ۵۵	۱۹۱	من القرآن مشق نمبر ۶۲	۲۱۷
مشق نمبر ۵۶ من القرآن	۱۹۲	چچا کو خط مشق نمبر ۶۳	۲۱۹
مشق نمبر ۵۷ (مکالمہ)	۱۹۳		
مشق نمبر ۵۸ اردو سے عربی	۱۹۶		

دیباچۂ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبیّ بعدہٗ۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب الملقب بہ "عربی کا معلم" کا تیسرا حصہ بھی شائع ہوگیا فللہ الحمد ولہ الشکر

دو سال ہوئے کتاب مذکور کے دو حصے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے۔ لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اشاعت میں خلاف توقع بہت زیادہ تاخیر ہوگئی۔

محض فضل خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھایا پڑھایا وہ اس کا مداح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہوگیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آگئے اور آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدرشناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے کیونکہ یہ انہی کے زوردار، ملامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہوگیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانے میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخلِ نصاب کرنے کے لئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عُشرِ عشیر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کے لئے نہ ہوسکا۔ باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہل علم میقرین وطالبانِ عربی کا یہ میلان بالکل خلافِ عادت ہے۔

صوبہ سندھ کے محکمۂ تعلیم نے اسے ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل کرلیا ہے۔ بمبئی، حیدرآباد، یو۔پی، دہلی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں افعال و اسماء کی تعلیلات کا مرحلہ بھی ایک دشوار گذار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرزِ قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت

کی طرح رٹوایا جاتا ہے۔ یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تضیع اوقات کا موجب ہے جس کا متحمل ہر ایک طالبعلم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے طرز جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے مگر اس سے طالب عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔ اس تیسرے حصے میں اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدر امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل و تمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادب عربی کی تعلیم میں۔ قواعد کا حصہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھائی حصہ بھی نہ ہوگا۔ تین چوتھائی سے زیادہ زبان عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔

اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالبعلم میں اتنی استعداد آجائیگی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصہ سمجھ کر پڑھ سکیگا۔ احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی بآسانی پڑھ سکیگا۔ عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکیگا اور بہت کچھ عربی بول لیگا۔ مگر یہ استعداد اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہ احسن موجود ہو۔ یا طالبعلم میں بذات خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود عربی سیکھنے والے ستائقیں کو اُستاد کا کام دے سکتی ہے چوتھے حصے میں اسماء عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف و نحو کے اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائینگے۔

کوشش ہو رہی ہے کہ چوتھا حصہ بھی جلد چھپ جائے وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسْتَعَانُ

خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

ہدایات

۱ - اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختۂ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں۔ پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی نمائش شروع کریں جو سبق کے آخر میں لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائیگا۔ گو اس کیلئے نہایت ضروری ہے کہ خود معلمین سبق کی پوری تیاری کر کے آیا کریں +

یہ طریقہ حصہ سوم میں بہ آسانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ حصۂ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں۔ ہوشیار معلم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے +

۲ - سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ پچھلے معلومات کے سہارے سے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں +

۳ - یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو۔ اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں +

۴ - جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں پھر آگے بڑھیں۔ مرجعوں کی کلید سے مقابلہ کر لیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملینگے جن کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا یہاں وہ مثالوں کے ذریعے نمائش کی گئی ہے +

اشارات

۱ - سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲ - افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، س، ف، ک اور ح سے اشارہ ہے ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے اور معتل واوی و یائی کی طرف واو اور ی سے

۳ - کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل: مِنْ، عَنْ، ب، اِلٰی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہونگے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں +

۴ - مثلاً کے لئے دو نقطے : لکھے گئے ہیں اور "یعنی" یا برابر کے لئے یہ نشان (=) +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عربی کا معلم حصہ سوم

الدرس السادس والعشرون

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ عزیز طالبین تم نے اِس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصّے میں افعال ثلاثی مجرّد ومزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرّد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن یَفْعُلُ اور امر کا وزن اِفْعَلْ اور اُفْعُلْ ہے تو ضَرَبَ، یَضْرِبُ، اِضْرِبْ۔ سَمِعَ، یَسْمَعُ، اِسْمَعْ اور کَرُمَ، یَکْرُمُ، اُکْرُمْ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا۔ مگر ایسا

نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے کَانَ (ماضی) یَکُوْنُ (مضارع) کُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوَنَ = فَعَلَ، یَکُوْنُ اصل میں یَکْوُنُ = یَفْعُلُ اور کُنْ اصل میں اُکْوُنْ = اُفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ عربی افعال اور اسماء مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:۔

(۱) فَتَحَ عَلِیٌّ کِتَابَهٗ شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ حَسُنَ الْبَیْتُ

(۲) اَکَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً سَاَلَ التِّلْمِیْذُ الْمُعَلِّمَ قَرَءَ حَامِدٌ کِتَابًا

(۳) عَدَا[۱] الرَّاعِیْ غَنَمَهٗ فَرَّ[۲] الْمَسْجُوْنُ شَدَّ[۳] الْوَلَدُ الْکَلْبَ

(۴) وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا قَالَ الرَّسُوْلُ حَقًّا رَمٰی[۴] اَحْمَدُ الْکُرَةَ

(۵) وَعٰی[۵] رَشِیْدٌ دَرْسَهٗ وَقٰی[۶] مُحَمَّدٌ قَوْمَهٗ طَوٰی[۷] زَیْدٌ کُرَّاسَةً

---

[۱] گنا [۲] بھاگا [۳] باندھا [۴] پھینکا [۵] یاد رکھا [۶] بچایا [۷] لپیٹا۔ طے کیا

[۸] چرواہا [۹] بکریاں

RESEARCH Lib.
Col. Library

تنبیہ ۱۔ بہتر ہے کہ پیچھے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں دس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو ٭

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرّد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علّت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروف اصلیہ میں نہ کوئی ھمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی ٭

صحیح اس لئے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لئے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیّر و تبدّل سے سلامت رہتے ہیں ٭

تنبیہ ۲۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ھمزہ نظر آئیگا۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ھمزہ ہو مھموز کہلاتے ہیں ٭

تنبیہ ۳۔ تمھیں یاد ہوگا کہ الف جب متحرّک ہو (= اَ، اِ، اُ)

یا جزم والا ہو: فَا تو اس الف کو بھی ہمزہ کہتے ہیں (دیکھو اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئیگا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَدَ ہے۔ دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دئے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو مُضَاعَف کہلاتے ہیں ٭

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرفِ علت ہے۔ کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی کے آخر میں۔

ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت ہو مُعْتَل کہلاتے ہیں ٭

معتل کی تین قسمیں ہیں۔ حرفِ علت ف کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ الْفا یا مثال کہتے ہیں: وَجَدَ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ العین یا اَجْوَف کہتے ہیں: قَالَ۔ اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ اللّام یا ناقص کہتے ہیں: رَمٰی ٭

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا[1] بلکہ واو یا یا سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً

[1] مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے ٭

قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے
رَمٰی اصل میں رَمَیَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَرْمِیْ اور مصدر رَمْیٌ
ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع اَبْوَابٌ ہے +

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ علت نظر آئیگا ایسے فعل کو لَفِیْف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لَفِیْف مَفْرُوْق ہے کیونکہ دونوں حروفِ علت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جُدائی ڈال دی ہے تیسرا فعل لَفِیْف مَقْرُوْن ہے کیونکہ دونوں حرف علت باہم قرین ہیں +

تنبیہ ۵۔ تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروف اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر ہمزہ یا حرف علت کا اضافہ ہو جائے تو وہ مہموز یا معتل نہیں کہلائیگا پس اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ مہموز نہیں کہلائیگا کیونکہ اس میں ہمزہ ف، ع اور ل سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْا میں الف اور واو تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھا دی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے وہ مُعتل نہیں بن جائینگے، اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ہمزہ اور ایک ر زائد ہے تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز اور مضاعف نہیں کہلائیگا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائینگے +

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا:۔

فعل اپنے ترکیبی حروف اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سالم (۲) غیر سالم (۱) سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں نہ تو حرف علت ہو نہ ہمزہ نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں :-

(۱) مہموز۔ جس کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو: اَمَرَ ÷

(۲) مُضاعَف = جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو: عَدَّ ÷

(۳) مثال = جس کا ف کلمہ حرف علت ہو: وَعَدَ ÷

(۴) اَجْوَف = جس کا ع کلمہ حرف علت ہو، قَالَ ÷

(۵) ناقِص = جس کا ل کلمہ حرف علت ہو: رَمٰی ÷

(۶) لفیف = جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اگر پہلی اور تیسری جگہ حرف علت ہے تو لفیف مفروق ہے، وَقٰی۔ اور دوسری اور تیسری جگہ حرف علت ہو تو لفیف مقرون : طَوٰی ÷

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بے ترتیب ہیں:

صحیح است و مثال است و مضاعف ÷ لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

تنبیہ ۶۔ ہوسکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی

اَتٰی (وہ آیا) مہموز بھی ہے اور معتل بھی ÷

تنبیہ:۔ یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے÷

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو:۔

اَمَرَ یَذْهَبُ یَأْكُلُ یَدْعُوْ[1] ذَهَبُوْا وَهَبَ[2]
عَزَّ[3] تَقَبَّلَ تَوَضَّأَ[4] تَقَوَّلَ[5] سُئِلَتْ[6] تَوَلّٰی[7]
یَقُصُّ[8] مَلَأَ[9] قَالَ قَاتَلَ دَنَا[10] یَكُوْنُ
لَیَسْمَعُنَّ اَدَبٌ رَأْسٌ عَزِیْزٌ مَمْلُوْءٌ[11] غَیُوْرٌ[12]
اَلْقَاضِیْ مَوْعُوْدٌ[13] مَدْعُوٌّ[14] مَنْصُوْرٌ وَلِیٌّ[15] یَسِیْرٌ[16]

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

تغیّرات کی قسمیں اور چند قاعدے

غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل

---

[1] وہ بلاتا ہے ÷ [2] اس نے عطا کیا ÷ [3] عزت والا ہوا ÷ [4] اس نے بات گھڑلی ÷
[5] وہ پوچھی گئی ÷ [6] دوست رکھا ÷ [7] وہ قصہ بیان کرتا ہے ÷ [8] اس نے بھرا ÷
[9] وہ قریب ہوا ÷ [10] بھرا ہوا ÷ [11] غیرتمند ÷ [12] وعدہ کیا ہوا [13] بلایا ہوا ÷
[14] والی۔ وارث۔ دوست ÷ [15] آسان۔ تھوڑا سا ÷ [16] اس نے وضو کیا ÷

[16] وضو کرنا ÷

اور تکلّف محسوس ہوا تو انھوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لئے لفظ میں کسی قدر تغیّر کر دیا ؛

۲ تغیّر تین قسم سے ہوا ہے :

(۱) تخفیف = ہمزہ کو کسی طرف علّت بدل دینا یا حذف کر دینا : اٰمَنَ سے اٰمَنَ، اُءْخُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیّر مھموز میں ہوا کرتا ہے)

(۲) اِدْغام = دو ہم جنس یا ہم مَخْرَج حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا مَدَّ سے مَدَّ (ادغام کا تغیّر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)

(۳) تعلیل = کسی حرف علّت کو دوسرے حرف علّت سے بدل دینا یا حذف کر دینا : قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ (یہ تغیّر معتلّ کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے) ؛

۳ - اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دئے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے ان کا اعادہ ہوتا رہیگا

۱ - تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرّک اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزۂ ساکن کو ایسے

حرف علّت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو یعنی ماقبل میں فتحہ ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمّہ ہو تو واو سے اور کسرہ ہو تو یے سے بدلنا چاہیئے :-

أَ مَنَ سے اٰمَنَ[1] کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے

أُ مِنُ سے أُوْمِنُ[2] " ضمّہ کو واو " " "

إِ مَانٌ سے إِيْمَانٌ[3] " کسرہ کو یے " " "

قاعدہ نمبر (۲) ہمزۂ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرّک ہو تو ہمزۂ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علّت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، يَأْمُرُ کو يَامُرُ يُؤْمِنُ کو يُوْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ کو مِيْذَنَةٌ[4] بھی پڑھ سکتے ہیں ٭

تنبیہ ۱- یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری ٭

تنبیہ ۲- اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمّہ کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو یے یا اس کا دندانہ لکھنے کا دستور ہے : يُؤْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ - یہ واو اور یے بالکل پڑھے نہیں جاتے فتحہ کے بعد ہمزہ ساکن

---

[1] اس نے ایمان لایا [2] میں ایمان لاتا ہوں [3] ایمان لانا۔ مان لینا [4] اذان دینے کی جگہ ٭

آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دیدیتے ہیں:
یَأْمُرُ یا یَاْمُرُ ٭

یہ بھی خیال رہے کہ همزۂ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہو تو اکثر الف کے اوپر ملبا زبر لکھ دیتے ہیں: اَ، اگرچہ کبھی ءَا اور ءَ بھی لکھا کرتے ہیں ٭

تنبیہ ۳۔ تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں لکھے جائینگے ٭

۲۔ ادغام کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرّک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدْدٌ (بروزن فَعْلٌ) سے مَدٌّ ٭

قاعدہ نمبر (۲)۔ دونوں ہم جنس حروف متحرّک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ ٭

تنبیہ ۴۔ مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مُسْتَثْنٰی ہیں:
سَبَبٌ (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مَدَدٌ (مدد۔ اعانت) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے ٭

قاعدہ نمبر (۳)۔ اگر مُتَجَانِسَین (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: یَمْدُدُ سے یَمْدُ دُ پھر یَمُدُّ۔

تنبیہ ۵۔ رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں:۔
جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ۔

تنبیہ ۶۔ مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں۔

تنبیہ ۷۔ ادغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائینگے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) فتحہ کے بعد واو اور یا متحرک ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوَ، اَوِ، اَوُ اور اَیَ، اَیِ اور اَیُ سے اَ ہو جاتا ہے:

قَوَ۔لَ سے قَا۔لَ ، خَوِ۔فَ سے خَا[1]۔فَ = خَافَ
بَیَعَ سے بَا[2]۔عَ ، نَیِ۔لَ سے نَا[3]۔لَ = نَالَ
دَ۔عَوَ سے دَ[4]۔عَا ، رَ۔مَیَ سے رَ[5]۔مٰی = رَمٰی
طَوُ۔لَ سے طَا۔لَ ، یَخْ۔شَیُ سے یَخْ۔شٰی = یَخْشٰی[6]

---

[1] خاف۔ ڈرنا۔ [2] باع بیچنا۔ [3] نال پانا۔ [4] دعا بلانا۔
[5] رمٰی پھینکنا۔ [6] وہ ڈرتا ہے یا ڈریگا، اس کا ماضی خَشِیَ ہے۔

تنبیہ ۸- یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر اَیْ صرف مضارع ناقص میں آتا ہے۔

قاعدہ نمبر (۲) اُوِ اور اُیِ سے اِیْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اِیِ سے بھی اِیْ بن جاتا ہے:-

قُوِ- لَ سے قِیْ- لَ ، بُیِ- عَ سے بِیْ- عَ

یَرْ- مِیُ سے یَرْ- مِیْ ، (مضارع از رَمٰی)۔

تنبیہ ۹- یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر یٔ کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) کسرہ کے بعد واو مفتوح کو یٔ سے بدل دیتے ہیں یعنی اِوَ سے اِیَ بنا لیتے ہیں: رَضِوَ سے رَضِیَ، دُعِوَ سے دُعِیَ (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ نمبر (۴) کسرہ کے بعد واو ساکن کو یٔ سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اِوْ سے اِیْ ہو جاتا ہے: اِوْ- جَلْ سے اِیْ- جَلْ = اِیْجَلْ (امر از وَجِلَ- ڈرنا)، مِوْ- زَانْ سے مِیْ- زَانْ = مِیْزَانْ (ترازو)۔

قاعدہ نمبر (۵) ضمّہ کے بعد یٔ ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اُیْ سے اُوْ ہو جاتا ہے: مُیْ- سِرْ سے مُوْ- سِرْ[1]

[1] تو نگر۔

یُیْـ۔نَبِّطُ سے یُوْ۔قِظُ (مضارع از اَیْقَظَ = بیدار کرنا۔جگانا) ٭

تنبیہ ۱۔ قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی میں مستعمل ہیں ٭

قاعدہ نمبر (۶)۔ اَوْوُ اور اَیْوُ سے اَوْ ہو جاتا ہے،

دَ۔عَوْوُا سے دَ۔عَوْا، مَ۔مَیْوُا سے مَ۔مَوْا = یَرْ۔ضَیْوُ۔نَ سے یَرْ۔ضَوْ۔نَ ٭

قاعدہ نمبر (۷)۔ اُوْوُ اور اِیْوُ سے اُوْ ہو جاتا ہے:

سَ۔رُوْوُا سے سَ۔رُوْا، مَ۔ضِیْوُا سے مَ۔ضُوْا، یَدْ۔عُوْوُ۔نَ یَدْ۔عُوْ۔نَ، یَرْ۔مِیْوُ۔نَ سے یَرْ۔مُوْ۔نَ ٭

قاعدہ نمبر (۸)۔ سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: یَقْوُ۔لُ سے یَقُوْ۔لُ (مضارع از قَالَ) ٭

قاعدہ نمبر (۹)۔ سکون کے بعد یاء مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: یَبْیِ۔عُ سے یَبِیْ۔عُ (مضارع از بَاعَ) ٭

قاعدہ نمبر (۱۰)۔ سکون کے بعد واو یا یاء مفتوح ہو تو ان کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کر کے واو اور یاء کو الف سے بدل دیتے

ہیں: یَخَوْ۔فُ سے یَخَافُ (مضارع از خَافَ)، یَنَیْ۔لُ سے یَنَالُ (مضارع از نَالَ) ÷

مُسْتَثْنَیات: (۱) اجوف واوی سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) اور نمبر (۱۰) سے مُسْتَثْنٰی ہیں: عَوِرَ، یَعْوَرُ (یک چشم ہونا) ÷

(۲) اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ یی ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوِیَ، یَسْوٰی (برابر ہونا) ÷

(۳) باب اِفْعَلَّ میں واو اور یی ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ، یَسْوَدُّ، اِبْیَضَّ، یَبْیَضُّ ÷

(۴) باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ، یَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا) ÷

(۵) اِسْمُ الْاٰلَہ اور اِسْمُ التَّفْضِیل بھی تغیّر سے مُسْتَثْنٰی ہیں: مِقْوَلٌ، مِبْیَعٌ۔ اَقْوَلُ (بڑا بولنے والا) ÷

قاعدہ نمبر (۱۱)۔ فَاعِلٌ کے وزن میں ع کی جگہ واو یا یی آجائے تو ان کو ھمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَایِعٌ سے بَائِعٌ ÷

قاعدہ نمبر (۱۲)۔ باب اِفْتَعَلَ میں ف کی جگہ واو آجائے تو

اس کو ت سے بدل کر ت میں ادغام کر دیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتَّصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)

قاعدہ نمبر (۱۳)- مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا ي تو انھیں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: اِرْضَاوٌ سے اِرْضَاءٌ (راضی کرنا)، اِلْقَايٌ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا)، سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان)، بِنَايٌ سے بِنَاءٌ (عمارت) ٭

تنبیہ ۱۱- تعلیل کے مزید دو قاعدے درس ۳۰ میں اور دو قاعدے درس ۳۱ میں لکھے جائینگے) ٭

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَاءِ (۱) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

تنبیہ ۱: جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے ٭

اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
اَمَلَ (ن)	يَأْمُلُ (ج)	اُوْمُلْ (ل)	اٰمِلٌ	مَأْمُوْلٌ (ج)	اَمَلٌ [1]

[1] اُمید کرنا ٭

اَلْمَاضِي	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
اَثَرَ (ض)	يَأْثِرُ (ج)	اِيْثِرْ (ل)	اَثِرٌ	مَأْثُوْرٌ (ج)	اَثَرٌ ۱ه
اَلِفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	اِيْلَفْ (ل)	اَلِفٌ	مَأْلُوْفٌ (ج)	اُلْفَةٌ ۲ه
اَدُبَ (ك)	يَأْدُبُ (ج)	اُوْدُبْ (ل)	اَدِيْبٌ		اَدَبٌ ۳ه

(۲) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱- اَلَّفَ (ل)	يُؤَلِّفُ (ج)	اَلِّفْ (ل)	مُؤَلِّفٌ (ج)	مُؤَلَّفٌ (ج)	اِيْلَافٌ ۴ه (ل)
۲- اَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	اَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَأْلِيْفٌ ۵ه (ج)
۳- اَلَفَ	يُؤَالِفُ	اِلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ ۶ه
۴- تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفْ	مُتَأَلِّفٌ	مُتَأَلَّفٌ	تَأَلُّفٌ ۷ه
۵- تَأَلَفَ	يَتَأَلَفُ	تَأَلَفْ	مُتَأَلِفٌ	مُتَأَلَفٌ	تَأَلُّفٌ ۸ه
۷- اِئْتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِيْتَلِفْ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلَفٌ (ج)	اِيْتِلَافٌ ۹ه (ل)
۱۰- اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلِفْ (ج)	مُسْتَأْلِفٌ (ج)	مُسْتَأْلَفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ ۱۰ه (ج)

۱- اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا

۱ه نقل کرنا ۲ه خوگر ہونا، مانوس ہونا ۳ه ادیب ہونا ۴ه خوگر بنانا ۵ه جمع کرنا، دلجوئی کرنا ۶ه باہم الفت کرنا ۷ه اکٹھا ہونا ۸ه اکٹھا ہونا ۹ه متحد ہونا ۱۰ه اُلفت چاہنا۔

ہے ؟ ذرا غور کرو گے تو تم خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اسماء میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ آیا ہے اس لئے انھیں مھموز الفا کہنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی تمھارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہو گا کہ اگر ھمزہ ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سَأَلَ میں تو اسے مھموز العین اور ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قَرَءَ میں تو اسے مھموز اللّام کہنا چاہیئے۔

۲ - اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیّر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے ؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مھموز الفا ہیں۔ اس لئے ہر لفظ میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیئے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرف علّت (الف یا ی یا واو) آگیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیّر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیّر نظر آرہا ہے : اُوْمُلْ، اِیْتِرْ، اِیْلَفْ اور اُوْدُبْ میں ھمزہ کی جگہ واو یا ی موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو، چونکہ یہ الفاظ مھموز الفا ہیں اس لئے ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیئے اور یہ الفاظ اصل میں اُءْمُلْ، اِءْتِرْ، اِءْلَفْ اور اُءْدُبْ ہونگے۔ پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھا دو ہمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرّک اور دوسرا ساکن

تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ھمزہ کو واو اور یے سے بدلنا پڑا ہے +

تنبیہ ۱- مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا ھمزۃ الوصل تلفظ سے ساقط ہو جائیگا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲) اور ھمزۂ اصلیہ اپنی جگہ برقرار رہیگا۔ فَاْمُلْ، وَاْتِرْ، وَاْلَفْ، ثُمَّ اْدُبْ

۳- اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطر میں باب اَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں اَلَفَ (ماضی)، اِلْفٌ (امر) اور اِیْلَافٌ (مصدر) میں تغیّر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مھموز الفا ہیں اس لئے اَلَفَ اصل میں اَاْلَفَ بروزنِ اَفْعَلَ، اِلْفٌ اصل میں اَاْلِفْ بروزن اَفْعِلْ اور اِیْلَافٌ اصل میں اِاْلَافٌ بروزن اِفْعَالٌ ہونا چاہیئے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ھمزہ کو الف سے اور یے سے بدلنا لازم ہے۔

۴- ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیّر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں اَلَفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں اَلَفَ گذرا ہے اور اس میں تغیّر

ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہوا ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو ءَالَفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فَاعَلَ پر ٹھیک اُترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے اَلَفَ میں الف ھمزۂ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مھموز الفا نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِیْتَلَفَ (ماضی) اِیْتَلِفْ (امر) اور اِیْتِلَاف (مصدر) میں ھمزہ کی جگہ ي نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِءْتَلَفَ، اِءْتَلِفْ اور اِءْتِلَاف ہونا چاہیئے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ھمزۂ اصلیہ کو ي سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں جو ھمزہ آتا ہے وہ بھی ھمزۃ الوصل ہوتا ہے، اِجْتَنَبَ ثُمَّ اِجْتَنَبَ

اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے

تو همزة الوصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا
جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائیگا: وَائْتَلَفَ اس کو وَأْتَلَفَ بھی
لکھ سکتے ہیں ٭

۵ - گردان میں تمھیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دینگے جن میں قاعدہ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیّر ہو سکتا ہے اگرچہ گردان میں تغیّر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیّر کے ساتھ تلفظ کر سکتے ہو: يَأْمُلُ کو يَامُلُ، يُؤْلِفُ کو يُوْلِفُ اور اِسْتِئْلَافٌ کو اِسْتِيْلَافٌ پڑھ سکتے ہو ٭

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے تغیّر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح ل لکھ کر تغیّر لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت نہیں

۶ - مهموز الفا میں تغیّر کے یہی دو قاعدے (قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لوگے

(الف) اَمَلَ رَشِيْدٌ نَجَاحَهٗ	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهٗ	اُوْمُلْ يَا زَيْدُ نَجَاحَكَ

(ب) اَخَذَ رَشِيْدٌ كِتَابَهٗ	يَأْخُذُ رَشِيْدٌ كِتَابَهٗ	خُذْ يَا زَيْدُ كِتَابَكَ
(ج) اَكَلَ رَشِيْدٌ تَمْرَةً	يَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَّانَةً	كُلْ يَا زَيْدُ سَفَرْجَلَةً
(د) اَمَرَ رَشِيْدٌ بِالْحَقِّ	يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ	مُرْ يَا زَيْدُ بِالْحَقِّ
(ه) اِئْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ	يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُوْنَ	اِئْتَلِفْ يَا زَيْدُ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ
(و) اِتَّخَذَ[1] خَلِيْلٌ مُحَمَّدًا صَدِيْقًا	يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا صَدِيْقًا	اِتَّخِذْ يَا حَامِدُ كِتَابَكَ اَنِيْسًا[2]

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے

پہلی سطر میں اُوْمَلُ جو اصل میں اُءْمُلُ ہے اس میں حسب دستور قاعدہ ۱ کے مطابق ہمزہ واو سے بدلا گیا ہے۔ مگر دوسری سطر میں اَخَذَ کا امر اُوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں خُذْ بھی اصل میں اُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا

---

[1] بنالینا۔ اختیار کرنا [2] جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست۔ ساتھی ؛

استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لئے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے همزۂ اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔ جب اصلی همزہ جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرّک ہے تو همزۃ الوصل کی ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہو گیا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۱)۔ یہی حال کُلْ اور مُرْ کا ہے ÷

خُذْ کی گردان اس طرح ہو گی: خُذْ، خُذَا، خُذُوْا، خُذِیْ، خُذَا، خُذْنَ ÷

اسی قیاس پر کُلْ اور مُرْ کی گردان کر لو ÷

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو کہ حالتِ وصل میں صرف مُرْ کا همزہ عام قاعدے کے مطابق لوٹایا جاتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ

مگر کُلْ اور خُذْ کا همزہ کبھی نہیں لوٹایا جاتا ÷

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو۔ پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِیْتَلَفَ بابِ اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ ۱ کے مطابق همزہ کو یے سے بدلا گیا ہے۔ مگر تم سوچتے ہو گے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لو گے کہ یہ بھی تو بابِ اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بیشک

اِیْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الفا ہے۔ وہ اَلِفَ سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔ اتنا سُنتے ہی تم کہہ دو گے کہ اس کی اصلیت اِءْتَخَذَ ہونا چاہیئے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ہمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے اِیْتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہوگی :- اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخَذٌ، اِتِّخَاذٌ +

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے :-

قاعدۂ تخفیف نمبر (۳)- اَخَذَ، اَکَلَ اور اَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، کُلْ اور مُرْ ہوگا +

قاعدۂ تخفیف نمبر (۴)- اَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ہمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر کے اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ بنا لیا جاتا ہے +

تنبیہ ۴- یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے مادّے کے لئے مخصوص ہے اور مادّوں میں وہی اِیْتَلَفَ کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے +

تنبیہ ۵- مہموز العین اور مہموز اللّام میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے

امر میں جبکہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات ھمزہ گرا دیا جاتا ہے:
یَسْئَلُ سے یَسَلُ اور اِسْئَلْ سے سَلْ ٭

تنبیہ ۶۔ پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مھموز الفا ثلاثی مجرّد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور کَرُمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (۶)، اِفْعَلَّ (۸) اور اِفْعَالَّ (۹) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے ٭

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ ۷۔ سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ك اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثی مجرّد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو۔ اور جو ہندسے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔ دیکھو ذیل میں پہلا لفظ اَثَّرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَثَّرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں "نقل کرنا" اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے باب پر لیجا کر اَثَّرَ (دراصل اَءْثَرَ) بنا دیں تو معنی ہوں گے

: "ایثار کرنا۔ ترجیح دینا" اور جب دوسرے باب پر لیجا کر اَثَّرَ بنادیں تو اسی کے معنی ہونگے "اثر کرنا" اور جب اس اَثَّرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لیجا کر تَأَثَّرَ بنالیں تو اس کے معنی ہونگے "اثر قبول کرنا"

اَثَرَ (ص) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا

اَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا۔ نوکر رکھنا

اَخَذَ (ن) پکڑنا۔ لینا (مَعَ کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا

اَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا

اَتٰی (یَأْتِیْ) آنا

اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا

اَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا۔ الگ ہوجانا

اَجِیْرٌ مزدور

حُلُمٌ بلوغت

خَصَاصَةٌ حاجتمندی۔ مفلسی

اَسْرَفَ (۱) بیجا خرچ کرنا حد سے بڑھنا

اِلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا۔ التماس کرنا

اَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا

اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا۔ فرمانبرداری کرنا

اَنْبَأَ (۱) ونَبَّأَ (۲) خبر دینا

خَسِئَ (س) دور ہونا۔ دھتکارا جانا

شَاءَ (یَشَاءُ) چاہنا۔ شِئْتَ تو نے چاہا

عَفَا (یَعْفُوْ) معاف کرنا

هَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۲) مبارکباد دینا

اَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا

رِئَةٌ (جمع رِئَاتٌ) پھیپھڑا

دَغَدًا بافراغت

سِيْجَارَةٌ (ج سِيْجَارَاتٌ) سگریٹ	اَلْعَفْوَ یا عَفْوًا معاف فرمائیں
سَلَّةٌ (ج اَسْلَالٌ) ٹوکری	مُؤْتَمَرٌ کانفرنس
صَبِيٌّ (ج صِبْيَانٌ) بچّہ	هُزْءَةٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں
عَاطِفَةٌ (ج عَوَاطِفُ) عنایت جذبہ	هُزُوًا ٹھٹھا۔ مذاق
عُرْفٌ۔ پسندیدہ بات۔ مشہور بات	هَنِيْئًا مَرِيْئًا مزے سے تمھیں خوشگوار ہو
عَفْوٌ معافی۔ جو چیز حاجت سے زیادہ ہو	ذَ پس۔ کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ۔ مقصود بالمثال الفاظ پر خط لگا دیا ہے۔ ان پر خاص توجہ دی جائے

تنبیہ۔ جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے ہیں انھیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلّفات محسوس ہونگے۔ اس کی وجہ سمجھنے کے لئے دیباچے کا مطالعہ ضرور کرلیں۔ اس مشق میں مضمون کی مثالیں اصل مقصود ہیں ؛

(۱) حُسَيْنٌ! هَلْ تَأْلَفُ السِّيْجَارَةَ؟	كُنْتُ اَلْفُهَا لٰكِنْ تَرَكْتُهَا مُنْذُ شَهْرٍ
(۲) اَحْسَنْتَ! اِئْلَفِ الشَّايَ وَأْلَفِ الْقَهْوَةَ لٰكِنْ لَا تَأْلَفِ السِّيْجَارَةَ	نَعَمْ قَالَ لِيَ الدُّكْتُوْرُ "اَلسِّيْجَارَةُ مُضِرَّةٌ تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ"
(۳) وَاللّٰهِ اِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ،	يَا اَخِيْ! اَلْاَحْسَنُ عِنْدِيْ اَنْ

فَإِنَّكَ تُؤْثِرُ قَوْلَ الدُّكْتُورِ عَلَى مَأْلُوفَاتِكَ	لَا نَأْلَفُ الشَّايَ وَالْقَهْوَةَ أَيْضًا بِلَا ضَرُورَةٍ
(٤) مَتَى يَأْتِي أَبُوكَ مِنْ دِهْلِي؟	يُؤَمَّلُ قُدُومُهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى
(٥) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلَنَا أَبِي الْكَلَامِ فِي الْمُؤْتَمَرِ الْإِسْلَامِيِّ فِي دِهْلِي؟	نَعَمْ سَمِعْنَاهَا، إِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيعُ الْحُضَّارِ
(٦) هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ؟	لَا! أَنَا مُتَأَمِّلٌ فِي اسْتِئْجَارِهَا
(٧) أَتَسْتَأْجِرُ هٰذَا الْأَجِيرَ الْأَمِينَ فَإِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ	نَعَمْ أَسْتَأْجِرُهُ بِسُرُورٍ فَنَحْنُ فِي حَاجَةٍ إِلَى أَجِيرٍ قَوِيٍّ أَمِينٍ
(٨) يَا عَلِيُّ! مُرْ وَلَدَكَ أَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَءَ بَيْنَ يَدَيَّ	خُذْ يَا بُنَيَّ كِتَابَكَ وَاقْرَءْ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ
(٩) يَا أُخْتِي! مُرِي بَنَاتِكِ	نَعَمْ يَا أَخِي؛ سَآمُرُهُنَّ بِالصَّلٰوةِ

بالصَّلٰوةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا

اِمْتِثَالًا لِاَمْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

(۱۰) هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟

نَعَمْ سَنَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً

(۱۱) سَلْ هٰذَا الشَّيْخَ هَلْ تَأْذَنُ لَنَا اَنْ نَسْئَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟

سَلُوْنِيْ يَا اَوْلَادُ مَا شِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا

(۱۲) نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَا شَيْخُ لَا تَغْضَبْ جِدًّا لِاَنَّ اللّٰهَ اَتْرَكَ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ

فَاسْئَلُوْا وَاعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ وَاتَّخِذُوا الْقُرْاٰنَ اِمَامًا فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِكُمْ

(۱۳) يَا اَبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ لِنَاْكُلَ فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِيْدَةٍ

خُذُوْا يَا اَوْلَادُ تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوْا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ وَاشْكُرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا رَزَقَكُمْ

(۱۴) نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَشْكُرُكَ عَلٰى عَوَاطِفِكَ لٰكِنْ يَا شَيْخُ

اِخْسَئُوْا يَا اَشْرَارُ! مَا اَنْتُمْ بِجَائِعِيْنَ هَلِ اتَّخَذْتُمُوْنِيْ هُزُءَةً

لہ فرمانبرداری کے طور پر۔

لَيْسَ فِيهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ

(۱۵) اَلْعَفْوَ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا هَا: نَحْنُ نَأْكُلُ التِّينَ وَالرُّطَبَ

(۱۶) هَنَّأَكَ اللهُ وَبَارَكَ اللهُ فِيكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ اَنْ نَأْخُذَ مَعَنَا هٰذِهِ السَّلَّةَ لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيقِ

(۱۷) اَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِي حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْاَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ وَ نَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ فَاِنَّا نَرَاكَ الْيَوْمَ غَضْبَانَ

بَيْنَكُمْ؟

فَكُلُوا مَا تَحِبُّونَ مِنْهَا هَنِيئًا مَرِيئًا

وَاللهِ اَنْتُمْ شَيَاطِينُ، مَا جِئْتُمْ لِتَسْئَلُوا عَنِ الْمَسَائِلِ اِنَّمَا جِئْتُمْ لِلْاَكْلِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ

غَفَرَ اللهُ لَكُمْ! اِرْجِعُوا مَتَى شِئْتُمْ اِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِي فَهْمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَامُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (۲) يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (۳) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (۴) كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا (۵) فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا

لہ ہم دیکھ رہے ہیں آپ کو۔

حَيْثُ شِئْتُمَا (۶) وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
(۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ
أَوْلِيَاءَ (۸) فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
(۹) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (۱۰) وَيُؤْثِرُونَ
عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۱۱) إِنَّ خَيْرَ
مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ (۱۲) أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ
شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ (۱۳) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ
مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
(۱۴) قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ +

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو :-

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی بدو مفعول، یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثی مزید از باب اِفْتَعَلَ، از قسم مہموز الفا، در اصل يَأْتَخِذُ قاعدہ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزہ کو ت سے بدل کر ت میں مُدْغَم کر دیا گیا

+ جہاں کہیں

(اَحْمَدُ) اسم، عَلَم، واحد، مذکّر، غیر منصرف [دیکھو درس ۱۰-۷] اسی لئے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق، اسم تفضیل از حَمِدَ، ثُلاثی مُجَرّد

(زَیْدًا) اسم عَلَم. واحد، مذکّر، مُنْصَرِف، جامد، ثلاثی مجرّد

(صَدِیْقًا) اسم، نکرہ، واحد، مذکّر، مُنْصَرِف، مشتق، اسم صفت از صَدُقَ، ثلاثی مجرّد ٭

تحلیل نحوی اس طرح کرو!

(یَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدّی، معرب، مرفوع،

(اَحْمَدُ) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے،

(زَیْدًا) مفعول اوّل اس لئے منصوب ہے،

(صَدِیْقًا) مفعول ثانی ہے اسی لئے یہ بھی منصوب ہے

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ٭

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے؟	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے

	اسے چھوڑ دیا
(۲) تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لئے مُضر ہے	ہاں جناب! اسی لئے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا ہے۔
(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا
(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔
(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔
(۷) اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انھیں ضرور نماز کے لئے حکم کرونگی۔

(۸) اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں[1] کا [باشندہ] ہے؟

میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور[2] کا [رہنے والا] ہوں۔

(۹) اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے

چچا [اے میرے چچا] میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟

جی ہاں! انھوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔

(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنالو

اچھا[3]! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالینگے۔

---

[1] مِنْ اَیْنَ اَنْتَ ؟ + [2] اَنَا مِنْ لاھور +

[3] "اچھا" کی جگہ عربی میں طَیِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں +

سوالات نمبر ۱۳

(۱) فِعْل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

(۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کے اقسام بیان کرو۔

(۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں

(۴) مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) لفظی ثِقَل دور کرنے کے لئے مہموز میں جو تصرّف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(۶) مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟

(۷) مہموز میں لازمی تغیر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟

(۸) اَخَذَ، اَمَرَ اور اَکَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

(۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالتِ وصل میں کیسا پڑھا جائیگا؟

(۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور ان کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوباً اور کہاں جوازاً؟

اُیِمَانٌ، اِلْفٌ (از باب اَفْعَلَ)
اُوْمِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِیْتَمِرْ، سَلْ، اِلْفٌ (از باب فَاعَلَ)
رَاْسٌ، مِیْذَنَةٌ +

(۱۱) مشق نمبر ۲۸ میں جتنے افعال و اسماء مہموز کی قسمیں ہوں انھیں الگ چن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو +

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

ماضی	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم	امر حاضر
مَدَّ	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّ يا لَمْ يَمْدُدْ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	لَمْ يَمُدُّوْا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ يا لَمْ تَمْدُدْ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	
مَدَدْتَ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ يا لَمْ تَمْدُدْ	مُدَّ يا اُمْدُدْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	لَمْ تَمُدُّوْا	مُدُّوْا
مَدَدْتِ	تَمُدِّيْنَ	لَمْ تَمُدِّيْ	مُدِّيْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	اُمْدُدْنَ
مَدَدْتُ	اَمُدُّ	لَمْ اَمُدَّ يا لَمْ اَمْدُدْ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدَّ يا لَمْ نَمْدُدْ	

لہ کھینچنا ٭

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدۂ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیّر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے ؛

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فکِّ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفّظ ہی نہ ہو سکیگا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں : لَمْ یَمُدَّ یا لَمْ یَمْدُدْ۔ مُدَّ یا اُمْدُدْ ؛

تنبیہ ۱۔ اُمْدُدْ میں ادغام کے بعد ھمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے ؛

۳۔ سبق ۲۷ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لئے ہیں اب مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہے :۔

قاعدہ ادغام نمبر(۴) حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہوجاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فکِّ ادغام دونوں جائز ہیں +

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریبُ المَخرَج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے)

قاعدۂ ادغام نمبر(۵) باب اِفْتَعَلَ(۷) کا ف کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ[1]، یَدْتَخِلُ سے یَدْدَخِلُ پھر یَدَّخِلُ۔ اِذْتَکَرَ، یَذْتَکِرُ سے اِذَّکَرَ[2]، یَذَّکِرُ اور اِزْتَانَ، یَزْتَانُ سے اِزَّانَ[3]، یَزَّانُ بن جاتا ہے +

تنبیہ ۲۔ اِذَّکَرَ کو اِدَّکَرَ بھی بولتے ہیں: فَھَلْ[4] مِنْ مُّدَّکِرٍ +

قاعدہ ادغام نمبر(۶) باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا ف کلمہ

---

[1] داخل ہونا + [2] نصیحت لینا + [3] رغبت دار ہونا + [4] تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟

ان دس[1] حرفوں (ث) د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حرفوں سے بدلکر باہم ادغام کر دینا جائز ہے (ضروری نہیں)۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں همزة الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے، تَذَكَّرَ سے اِذَّكَّرَ يَذَّكَّرُ، اِذَّكَّرْ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ[2]، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ ؛

قاعدہ ادغام نمبر (۷)۔ لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ ؛

تنبیہ ۳۔ مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:۔

(۱) حروف حَلْقِيَّه جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ھ ؛

(۲) حروف لَهَوِيَّه جن کا مخرج لَهَاة یعنی حلق کا کوا ہے: ق اور ك ؛

(۳) حروف شَجْرِيَّه[3] جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ي ؛

(۴) حروف لِثَوِيَّه[4] جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د ؛

(۵) حروف اَسَلِيَّه[5] جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س ؛

(۶) حروف شَفَوِيَّه[6] جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف ؛

---

[1] یاد رکھنا ضیعت لیا۔ [2] بوجھل ہونا۔ [3] شَجَرٌ دونوں کلموں کے بیچ کی جگہ [4] نِطْعٌ یا نِطْعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے ؛ [5] اَسَلَةٌ نوک زبان ؛ [6] شَفَةٌ لب ؛

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخادج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملیگی +

۔ فعل مضاعف ثلاثی مجرد کے تین بابوں (نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب کَرُمَ سے کمتر۔ اور ابواب ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے :۔

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدَّ يَا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُودٌ	مَدٌّ [1]
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرَّ يَا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُورٌ	فَرٌّ يَا فِرَارُ [2]
مَسَّ (س)	يَمَسُّ	مَسَّ يَا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوسٌ	مَسٌّ [3]
لَبَّ (ك)	يَلُبُّ	لُبَّ يَا اُلْبُبْ	لَبِيبٌ		لَبَابَةٌ [4]

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱۔ اَمَدَّ	يُمِدُّ	اَمِدَّ يَا اَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	اِمْدَادٌ [5]
۲۔ مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِيْدٌ [6]
۳۔ مَادَّ	يُمَادُّ	مَادِّ يَا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ [7]
۴۔ تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ [8]
۵۔ تَمَادَّ	يَتَمَادُّ	تَمَادِّ يَا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ [9]

[1] کھینچنا + [2] بھاگنا + [3] چھونا + [4] عقلمند ہونا + [5] مدد کرنا + [6] پھیلانا + [7] کھینچنا ٹالنا + [8] کھینچنا [9] باہم کھینچا تانی +

۶- اِنْشَقَّ	یَنْشَقُّ	اِنْشَقِّ یا اِنْشَقِّیْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ[1]
۷- اِمْتَدَّ	یَمْتَدُّ	اِمْتَدِّ یا اِمْتَدِّیْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ[2]
۱۰- اِسْتَمَدَّ	یَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدِّ یا اِسْتَمِدِّیْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ[3]

تنبیہ ۴- باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لئے مادّہ بدلنا پڑا۔ اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا +

تنبیہ ۵- گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انھیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے +

تنبیہ ۶- باب ۳، ۵، ۶ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم مفعول اِدْغام کی وجہ سے یکساں ہو گئے ہیں۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔ اسم فاعل میں ماقبل آخر مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہئے پس مُمَادٌّ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۷

اَرْضٰی (یُرْضِیْ) راضی کرلینا۔ خوش کرنا	اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا
اِتَّبَعَ (۸) پیروی کرنا	اِعْتَرَفَ (۸) اقرار کرنا

[1] پھٹنا + [2] پھیلنا + [3] مدد طلب کرنا +

اِغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا۔ مغرور ہونا

اِغْتَنَمَ (۷) غنیمت جاننا

اَحَسَّ (ا۔یہ) محسوس کرنا

اَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا

اِنْفَتَحَ (۶) کھل جانا

تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا۔ پیچھے ہٹنا

تَحَرَّكَ (۴) ہلنا

تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا

جَدَّ (ض) کوشش کرنا

جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا

حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا۔ مباحثہ کرنا

حَقَّ (ض) ثابت ہونا (۱) ثابت کرنا

(۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا

دَقَّ (ن۔ الْجَرَسَ) گھنٹی بجانا

دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا

دَقَّ الدَّوَاءَ دوا پیسنا۔ باریک کرنا

دَلَّ (ن۔ عَلَيْهِ یا اِلَيْهِ) بتلانا

ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا

رَدَّ (ن) لوٹانا دینا (۴) تردد یا پس و پیش کرنا

سَخَّرَ (۲) تابع کرنا۔ مسخر کرنا

سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا

سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا۔ خوش کیا جانا

اِثَّاقَلَ (۵) (اصل میں تَثَاقَلَ ہے) } بوجھل ہونا

سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا

سَعٰى (يَسْعٰى) کوشش کرنا

شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا

(۶) پھٹ جانا

صَدَّ (ن) روکنا

طَمِعَ (س) طمع کرنا

ظَنَّ (ن) گمان کرنا۔ خیال کرنا

عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا

عَزَّ (ض) عزت دار ہونا۔ غالب ہونا

(۱) عزت دینا

غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا
قَصَّ (ن۔ عَلَیْہِ) قصہ سُنانا۔ بیان کرنا
قَلَّ (ض) کم ہونا (۲) کم جاننا۔ خود مختار ہونا
قَنِعَ (س) قناعت کرنا
لَبِسَ (س) پہننا

مَرَّ (ن۔ بِہٖ یا عَلَیْہِ) گذرنا کسی پر
مَسَّ (س) چھُونا
مَنَّ (ن۔ عَلَیْہِ) احسان کرنا۔ احسان جتلانا
نَفَرَ (ض) بھاگنا۔ لڑائی کے لئے نکلنا
هَزَّ (ن) ہلانا

اٰخَرُ دوسرا
اِلَّا لیکن۔ مگر
بَرٌّ احسان کرنے والا
بَرْدٌ سردی۔ ٹھنڈک
بَطِیْئَۃٌ سُست رفتار
ثَمِیْنٌ قیمتی
جَارِیَۃٌ خادمہ۔ لونڈی
جَرَسٌ گھنٹی
جِذْعٌ تنہ درخت کا
جَنِیٌّ تازہ چُنا ہوا پھل
حُمّٰی تپ (جـ حُمَیَاتٌ مؤنث ہے)

حِیْنٌ (جـ اَحْیَانٌ) وقت
حِیْنَاًمَّا کسی وقت
خَیْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
دَقِیْقٌ باریک پیسی ہوئی چیز۔ آٹا
دُوْنَ سوا
رُؤْیَا خواب
رِبَاطٌ باندھنا
شَرِیْرٌ (جـ اَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا
صُوْفٌ اُون
سَاعَۃُ الْعُسْرَۃِ مشکل کی گھڑی
قَائِمَۃٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں

كَاشِفٌ کھولنے والا	مَجِيءٌ آنا
لِقَاءٌ مُلاقات	مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
لَوْلَا اگر نہ ہوتا	مُلَاقِيْ ملنے والا
لَا بَأْسَ کوئی مضائقہ نہیں	

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ۔ چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔ اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے*

(۱) دُقِّ الْجَرَسَ يَا حَامِدُ فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ	قَدْ دَقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيْئِكُمْ يَا أُسْتَاذِيْ
(۲) مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟	دَقَقْتُهُ أَنَا يَا سَيِّدِيْ
(۳) كَيْفَ دَقَقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟	اَلسَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (يَا بَطِيْئَةُ) يَا سَيِّدِيْ
(۴) قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ أَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيْهَا	هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا تَتَشَقَّقُ بِالْمِسْمَارِ
(۵) مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ!	لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ

(۶) يَاجَارِيَةُ دُقِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا	اُنْظُرْ يَاسَيِّدِي! اَلدَّوَاءُ مَدْقُوقٌ جَيِّدًا كَالدَّقِيقِ
(۷) اِلٰى اَيْنَ تَفِرُّونَ يَا اَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَفِرُّ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
(۸) فِرُّوا وَلَا تَتَأَخَّرُوا	هٰذَا هُوَ مَطْلُوبُنَا
(۹) يَاخَلِيلُ! عُدَّ اَوْرَاقَ هٰذَا الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ	قَدْ عَدَدْتُهَا فَهِيَ خَمْسُونَ وَرَقَةً
(۱۰) يَاخَلِيلُ! هَلْ يَسُرُّكَ الذَّهَابُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ اَمْ اِلٰى مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟	وَاللّٰهِ يَسُرُّنِي اَنْ اَتَعَلَّمَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَاَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ
(۱۱) هَلْ يَسُرُّ اَخَاكَ الدَّرْسُ اَمِ اللَّعِبُ؟	يَاسَيِّدِي يَسُرُّهُ اللَّعِبُ اَكْثَرَ مِنْ مَا يَسُرُّهُ الدَّرْسُ
(۱۲) اَظُنُّ اَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِي	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ اَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ
(۱۳) صَدَقَ مَنْ قَالَ "مَنْ جَدَّ وَجَدَ	وَقَالَ تَعَالٰى "لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى"
(۱۴) لٰكِنِّي اَسْئَلُكَ هَلْ اَعْدَدْتَ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُعِدُّ لَهُ وَاَرْجُو مِنْ

لِلْاِمْتِحَانِ الْاَكْبَرِ اِمْتِحَانِ الْاٰخِرَةِ؟

رَبِّيَ الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِمْتِحَانِ اَيْضًا

(۱۵) وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّنِيْ كَلَامُكَ يَا خَلِيْلُ

وَاَنَا سُرِرْتُ بِلِقَائِكَ يَا سَيِّدِيْ

(۱۶) يَا سَلِيْمُ! هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟

دُلَّنِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ - لِتَكُوْنَ مَاْجُوْرًا - فَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

(۱۷) كُنْ مُطِيْعًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَبَرًّا بِوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا اِلٰى خَلْقِ اللّٰهِ، تَكُنْ عَزِيْزًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ

وَاللّٰهِ يَا عَمِّيْ دَلَلْتَنِيْ عَلٰى عَمَلٍ جَامِعٍ لِلْخَيْرِ كُلِّهٖ - فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ

(۱۸) اَلَا تُحِسُّ بِالْبَرْدِ يَا لَيْلٰى فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ اَيَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَاءِ

كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! اَنِّيْ لَمْ اُحِسَّ بِالْبَرْدِ؟

(۱۹) اِنِّيْ اَرٰى[1] مَلْبُوْسَةً فِيْ لَيْشُقُّ عَلَيَّ يَا سَيِّدِيْ لِبَاسُ

[1] میں تجھے دیکھ رہا ہوں

لِبَاسُ الصَّيْفِ	الصُّوفُ
(۲۰) لَا بَأْسَ بِهٖ، اِلْبَسِيْ لِبَاسَ الصُّوفِ فِي الشِّتَاءِ كَيْ لَا يَمَسَّكِ الْحُمّٰى وَالزُّكَامُ	اَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! اَنَا مَسْرُوْرَةٌ وَمَمْنُوْنَةٌ بِطِبِّكَ عَوَاطِفَكَ
(۲۱) هَلْ تَمَرَّيْنَ حِيْنًا مَّا عَلٰى حَدِيْقَةٍ وَتُنْظِرِيْنَ اَشْجَارَهَا وَتَشُمِّيْنَ اَزْهَارَهَا	نَعَمْ اِكُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَاَيْتُ شَجَرَةً حَسْنَاءَ فَهَزَزْتُ اَغْصَانَهَا وَشَمِمْتُ اَزْهَارَهَا
(۲۲) لَا تَهُزِّي الْاَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِيْ فِي الْاَثْمَارِ، فَاِنَّ الطَّمَعَ يُذِلُّكِ	صَدَقْتَ يَا اُسْتَاذِيْ! كَانَتْ تَقُوْلُ اُمِّيْ "عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ"
(۲۳) اَلَمْ تَعْلَمُوْا يَا اِخْوَانِيْ اَنَّ اَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوْا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ اَهْلُ الْهِنْدِ؟	اَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوْا يَسْتَخِفُّوْنَ وَيَسْتَقِلُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوْا قَلِيْلًا، فَالْيَوْمَ يُؤَمِّلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤَمَّلُ بِالْاَمْسِ
(۲۴) قَدِ اعْتَرَفَ الْاٰنَ كَثِيْرٌ مِّنْ	نَعَمْ لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَاَسْبَابُهَا

زُعَمَاءِ اِنْجِلْتَرَا اَنَّ الْهِنْدَ قَدِ اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ بِاِمْدَادِهَا الثَّمِيْنَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ

لَمَا انْفَتَحَ اَبَدًا لِاِنْجِلْتَرَا اَبَابُ الْفَتْحِ فِيْ اَفْرِيْقِيَّةَ وَاِيْطَالِيَةَ وَفِيْ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِيْ اُوْرُبَّا

(۲۵) وَهٰكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْاِسْلَامِ مَدَّتْ يَدَهَا اِلٰى اِمْدَادِ الْبَرْطَانِيَّةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ

صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَى الْبَرْطَانِيَّةِ اَنْ تَرْضِيَ الَّذِيْنَ اَمَدُّوْهَا فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْاِحْسَانِ قُلُوْبَ الْاَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْاَعْدَاءِ

(۲۶) نَرْجُوْ مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرْطَانِيَّةِ اَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهٰذَا الْفَتْحِ وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْ اِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا

هٰكَذَا اَظُنُّ يَا سَيِّدِيْ، مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرُّ بِوَعْدِهِمْ، فَاِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوْهَبُ[1]، بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (۲) يَا بُنَيَّ [اے میرے پیارے بیٹے] لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ (۳) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ؟ (۴) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا

[1] بخشی نہیں جاتی۔

النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً (۵) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا
كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ (۶) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (۷) قُلْ
لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (۸) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۹) اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ
اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۰) وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ
قَالَ اَتُحَاۗجُّوْٓنِّيْ [اَتُحَاجُّوْنَنِيْ] فِي اللّٰهِ (۱۱) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ
الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۲) وَهُزِّيْٓ
اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (۱۳) تُعِزُّ
مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ (۱۴) يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ
قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ
لِلْاِيْمَانِ (۱۵) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ
الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (۱۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ مَا لَكُمْ اِذَا
قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ

ع ۱ فضل

لہ جہاں تک تم سے ہو سکے ۔ ۲ سے کیا تم راضی ہو گئے ۔ ۳ سے آخرت کے مقابلے میں ۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟ | ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی

(۲) کس نے [اُسے] بجایا؟ | شاید حامد نے بجائی

(۳) میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو | جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائیگا

(۴) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟ | شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے

(۵) اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے | ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں

(۶) لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی ہو؟ | چھوڑئیے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں

(۷) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟ | جناب! گھنٹی بج گئی

(۸) تو بھاگو دیر مت کرو | یہی تو ہمارا مطلب ہے۔

---

(۹) کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟ | واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا

(۱۰) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتہ دینگے جس سے [بہ] | ہاں! میں تمھیں ضرور ایسی کتاب کا پتہ دونگا جو عربی سمجھنے میں تمھیں مدد

میرے لئے عربی سمجھنا آسان ہو جائے گی

(۱۱) رشید! کیا تمھیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟
جناب مجھے سردی محسوس ہوتی ہے

(۱۲) حمید! تم نے اپنا قمیص کیسے پھاڑا؟
جناب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا

(۱۳) کیا تمھارے اُستاد تمھیں تاریخی قصّے سُناتے ہیں؟
جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصّہ سُناتے ہیں

سوالات نمبر ۱۴

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور فَكِّ اِدغام دونوں جائز ہیں؟

(۴) سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف سے امر کے صیغۂ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

(۶) ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچانو اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے:

دَلَّ، دُلَّ، دُلِّ، دُلَّ، دُلُّوا، يَدُلَّانِ، لَمْ يَدُلَّ، دَالٌّ، اَدُلُّ، اَدَلَّ، مُمَادٌّ، اِدَّكَرَ، مُطَّهِّرٌ، اِدَّخَلَ+

(۸) ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا

(۹) مَدَّ سے مضارع مؤکّد کی گردان کرو

(۱۰) مشق نمبر ۲۹ میں مضاعف کی قسم کے افعال چُن کر لکھو۔

(۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو۔

تَقُصُّ عَلَيَّ اُمِّيْ قَصَصًا عَجِيْبَةً

(۱۲) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:-

یا اولاد! قد دقّ جرس المدرسة ففرّوا اليها ولا تتأخّروا عن الوقت۔ واجتهدوا في تحصيل الفلاح واستعدّوا للنجاح۔ ولا تكسلوا، اما سمعتم؟ "عزّ من جدّ وذلّ من كسل"

الدّرس الثّلثون

اَلْمُعْتَلُّ

۱- معتلّ کی تعریف اور اُس کی تین قسمیں درس ۲۶ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں معتلّ کی پہلی قسم یعنی معتلّ الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتلائے جاتے ہیں

۲- فاء کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوي اور ي ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔

۳- ذیل کے جملوں میں مثال واوي کے تغیرات میں غور کرو

ماضي	مضارع	امر
(۱) وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهُ	هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهُ	زِنْ خَاتَمَكَ
(۲) وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ	هُوَ يَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّةِ	اِيْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ

ماضی	مضارع	امر
(۳) وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهُ	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهُ	ضَعْ كِتَابَكَ
(۴) اِتَّصَلَ الْحَدِيقَةُ بِالْبَيْتِ	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ	اِتَّصِلْ بِاَخَوَانِكَ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔ اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہیئے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق ۲۷ قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْتَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے اس لئے یہ بھی مثال واوی ہے

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیّر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع یَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے۔ ہونا چاہیئے تھا یَوْزِنُ اور اِوْزِنْ

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یَوْزِنُ میں عین

کلمہ مکسور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے اس لئے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لئے یَزِنُ کا امر زِنْ ہی ہو سکتا ہے (دیکھو درس ۲۱۔ تنبیہ ۱)۔

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واو کی جگہ ی دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدۂ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ی سے بدل دیا گیا ہے

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہو گا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہئے پھر جبکہ یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیونکر حذف ہوا؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَلُ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں ع حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو

یَضَعُ کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیْجَلَ کی طرح اس میں بھی واو کو ي سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا۔ مگر بابِ اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کر تاے اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے دیکھو قاعدۂ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے تیرہ[۱۳] قاعدے درس ۲۰ میں لکھے گئے)

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوی میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْزِنُ سے یَزِنُ، زِنْ ÷

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْضَعُ سے یَضَعُ، ضَعْ ÷

تنبیہ ۱۔ مگر وَذَرَ، یَذَرُ، ذَرْ میں واو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے ÷

تنبیہ ۲۔ حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے: یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہوگا یُوْزَنُ اور یُوْضَعُ ؛

تنبیہ ۳۔ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازًا واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر آخر میں تا بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزْنٌ سے زِنَةٌ، وَهَبَ سے هِبَةٌ (عطا کرنا) ؛

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرف صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرف کبیر تم خود بنا سکتے ہو ؛

تصریف المثال الواوی من الثلاثی المجرد

وَزَنَ (ض)	يَزِنُ	زِنْ	وَازِنٌ	مَوْزُوْنٌ	وَزْنٌ یا زِنَةٌ [1]
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَضْعٌ [2]
وَجِلَ (س)	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجَلٌ [3]
وَسُمَ (ك)	يَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِيْمٌ		وَسَامَةٌ [4]
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ [5]

من الثلاثی المزید

۱- اَوْصَلَ	يُوْصِلُ	اَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	اِيْصَالٌ [6]

[1] تولنا ؛ [2] رکھنا ؛ [3] ڈرنا ؛ [4] خوبصورت ہونا ؛ [5] وارث ہونا ؛ [6] پہنچانا، ملا دینا

۲۔ وَصَّلَ	یُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِیلٌ [۱]
۳۔ وَاصَلَ	یُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ [۲]
۴۔ تَوَصَّلَ	یَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ [۳]
۵۔ تَوَاصَلَ	یَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ [۴]
۷۔ اِتَّصَلَ	یَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ [۵]
۸۔ اِسْتَوْصَلَ	یَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِیْصَالٌ [۶]

تنبیہ ۳۔ دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۱۰) کے مصدروں میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۳) واو کو یی سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو ت سے بدلا گیا ہے۔ باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے +

تنبیہ ۴۔ یَزِنُ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو لَیَزِنَنَّ ، لَیَزِنَانِّ ، لَیَزِنُنَّ الخ اور یَزِنُ میں نون تاکید لگائیں تو یَزِنَنَّ ، یَزِنَانِّ ، یَزِنُنَّ ، یَزِنِنَّ ، یَزِنَانِّ ، یَزِنُنَانِّ پڑھینگے +

[۱] جوڑنا + [۲] باہم ملنا + [۳] ملنا + [۴] باہم ملنا + [۵] ملنا + [۶] دراصل اِسْتِوْصَالٌ وصال چاہنا۔ اس کا مادّہ وَصْلٌ ہے۔ ایک اِسْتِیْصَالٌ (دراصل اِسْتِئْصَالٌ) مہموز الفا سے آتا ہے اس کے معنی ہیں "جڑ سے اکھیڑ دینا" اس کا مادہ اَصْلٌ (جڑ) ہے

— اس میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ ھمزہ قائم رکھ سکتے ہیں +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸

اَفْهَمَ (۱) فَهَّمَ (۲) سمجھانا	وَزَرَ (یَزِرُ) بوجھ اُٹھانا
تَوَكَّلَ (۴۔عَلَيْهِ) سونپ دینا بھروسہ کرنا	وَصَفَ (یَصِفُ لَهُ) بیان کرنا
خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا	وَصَلَ (یَصِلُ اِلَيْهِ) پہنچنا (بِهٖ) ملنا
ضَلَّ (یَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا	وَقَفَ (یَقِفُ) ٹھیرنا۔ واقف ہونا
عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا	وَلَدَ (یَلِدُ) جننا
كَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا	وَهَنَ (یَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا
مَاطَلَ (۳) ٹالنا۔ دیر لگانا	يَئِسَ (يَيْئَسُ) نا اُمید ہونا
وَثَقَ (یَثِقُ بِهٖ) بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا	يَقِظَ، تَيَقَّظَ اور اِسْتَيْقَظَ جاگنا
وَجَدَ (یَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے)	اَيْقَظَ (یُوقِظُ) جگانا۔ بیدار کرنا
وَدَعَ (یَدَعُ) چھوڑنا۔ کرنے دینا (اس کا امر وَدَعْ بہت مستعمل ہے)	يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا میسّر ہونا

اُخْرٰى دوسری (ج اُخَرُ)	اَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید (اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئیگی)
اَذًى تکلیف	دَيَّارٌ مکان میں رہنے والا
اَعْلٰى (ج اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر	رَوْحٌ رحمت، مدد
اُورُبَّا یورپ	

سِوَارٌ (ج اَسَاوِرُ) کنگن	مَائِدَةٌ (ج مَوَائِدُ) میز۔ دسترخوان
صَمَدٌ بے نیاز۔ جس کے سب محتاج ہوں	مَرَّةً (ج مِرَارًا) ایک بار
فَاجِرٌ (ج فُجَّارٌ) بدکار	مِثْقَالٌ (ج مَثَاقِيلُ) وزن ۴½ ماشہ
قِسْطَاسٌ ترازو	مُسْتَقِيمٌ سیدھا
كَفَّارٌ بڑا ناشکرا۔ بڑا کافر	وِزْرٌ (ج اَوْزَارٌ) بوجھ۔ گناہ

مشق نمبر ۳۰

(۱) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا اَحْمَدُ؟ — لَا يَا سَيِّدِي! بَلْ اَزِنُهُ الْيَوْمَ

(۲) زِنْهُ الْاٰنَ بِذٰلِكَ الْمِيْزَانِ — لَا اَعْلَمُ كَيْفَ يُوْزَنُ۔ دَعْنِي اَزِنُهُ فِي الْبَيْتِ

(۳) ضَعِ الْخَاتَمَ فِي كِفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِي كِفَّةٍ اُخْرٰى — طَيِّبٌ؛ فَافْعَلْ هٰكَذَا

(۴) مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ — اِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ

(۵) اِسْمَعْ يَا اَحْمَدُ! اِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِاَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوا فِي الْمِيْزَانِ — اَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِي! قَدْ قَرَاْتُ فِي الْقُرْاٰنِ زِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

(۶) هَلْ تَهَبُ لِي كِتَابَكَ هٰذَا — سَاَهَبُ لَكَ كِتَابِي هٰذَا اِنْ تَقِفْ

يَا عَمِّيْ ؟ فَإِنِّيْ أَجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا	عِنْدَنَا شَهْرًا لِأُفَهِّمَكَ مَطَالِبَهُ
(۷) نَعَمْ! سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّيْ	فَخُذْ يَا وَلَدِيْ هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ
(۸) هَلْ يَتَيَسَّرُ لِيْ فَهْمُ هٰذَا الْكِتَابِ ؟	اِجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ
(۹) مَالِيَ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيْقِيْ ؟ فَتَّشْتُ عَنْكَ صِرَارًا وَلَمْ أَجِدْكَ	يَا خَلِيْلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلَى بِلَادِ مِصْرَ وَأُوْرُبَّا
(۱۰) أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيْقِيْ مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا ؟	وَصَلْتُ إِلَى بَمْبَائِيَ بِالْأَمْسِ فَقَطْ[1]
(۱۱) هَلْ تَصِفُ لِيْ مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ ؟	كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الدُّكَّانِ
(۱۲) هَلْ تَعِدُنِيْ أَنْ تَصِفَ لِيْ أَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَأَحْضُرَ عِنْدَكَ ؟	لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ - لِأَنِّيْ الْيَوْمَ مَشْغُوْلٌ
(۱۳) أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُمَاطِلُنِيْ ؟	لَا تَيْأَسْ يَا أَخِيْ! لَأَصِفَنَّ لَكَ

[1] فقط کے معنی ہیں "صرف" یا "بس" یہاں بالأمس فقط کے معنی ہونگے "کل ہی"

	تِلْكَ الْاَحْوَالُ الْعَجِيْبَةُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
(۱۴) اَلَمْ يَصِلْ اِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدَنَ	مَا وَصَلَ اِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ لَا مِنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لَنْدَنَ
(۱۵) هَلْ تَيْقَظْتَ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ يَا خَالِدُ؟	لَا يَتَيَسَّرُ لِيْ اَنْ اَتَيَقَّظَ فِي الصَّبَاحِ
(۱۶) فَمَنْ اَيْقَظَكَ الْيَوْمَ؟	اَلْيَوْمَ اَيْقَظَتْنِيْ اُمِّيْ فَاسْتَيْقَظْتُ
(۱۷) دَعْنِيْ اَنَا اُوْقِظُكَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ	هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَئِنْ[1] اَيْقَظْتَنِيْ لَتَكُوْنَنَّ مَشْكُوْرًا وَلَاَكُوْنَنَّ مَمْنُوْنًا
(۱۸) لَا اَمُنُّ عَلَيْكَ - بَلْ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يُعَاوِنَ اَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ	كَثَّرَ اللّٰهُ خَيْرَكَ - وَاللّٰهِ عَرَفْتُكَ الْيَوْمَ اَنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ
(۱۹) صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّكَ وَجَعَلَنِيْ وَاِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الصَّادِقِيْنَ	اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (۲) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (۳) دَعْ اَذٰيٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (۴) رَبِّ

[1] اِنْ پر لام تاکید بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں (دیکھو درس ۲۰ تنبیہ ۳)

هَبْ لِيْ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ اٰلَ يَعْقُوْبَ (۵) وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۶) وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (۷) لَا تَيْئَسُوْا [اس کو لَا تَايْئَسُوْا بھی لکھتے ہیں] مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ اِنَّهٗ لَا يَيْئَسُ [اس کو لَا يَايْئَسُ بھی لکھتے ہیں] مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (۸) لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

تحلیل صرفی اس طرح :-

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدی، صیغہ جمع مذکر مخاطب، اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے۔ اصل میں اِوْزِنُوْا ہے۔ چونکہ اس کے مضارع يَزِنُ سے حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لئے امر سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ يَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامتِ مضارع حذف کرنے کے بعد زِنْ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ۱) ۔

(بِ) حرف جارّ (اَلْقِسْطَاسِ) اسم، معرّف باللّام، واحد، مذکّر، جامد، معرب،

(اَلْمُسْتَقِيْمِ) اسم، معرف باللّام، واحد، مذکّر، مشتق اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ [سیدھا ہونا] سے، معرب،

تحلیل نحوی اس طرح

(زِنُوْا) فعل امر، متعدّي اس میں (واو) ضمیر مرفوع متّصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُوْنًا) مقدّر ہے یعنی فرض کرلیا گیا ہے کیونکہ فعل متعدّي کا مفعول تو ہونا ہی چاہیئے اس لئے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِ) حرف جارّ (اَلْقِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے (اَلْمُسْتَقِيْمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے جارّ مجرور مل کر متعلّقِ فعل، فعل، فاعل، مفعول اور متعلّق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیّہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہی ہو اسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئیگی ✤

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مہموز، مضاعف اور مثال واوي کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو:۔

مُرْ، مُرِيْ، سَامُرْ، كُلَا، شِئْتُمَا، سَلْ، ثِقْ، لَاتَتَّخِذْ، زِنْ، نِرِنِيْ، ضَعُوْا، هَبْ، عُدِّيْ، دُلَّ، اُدْلُ، لَاتَهْزُوْا، يَسُرُّ، اُحِبُّ، تُحِبُّ، تَوَكَّلْ، تَفِرُّوْنَ

..... لِيْ يَا اَبَتِ سَاعَةً۔ ..... هٰذَا الشَّيْخُ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟ ..... خَاتَمَكَ۔ ..... سِوَارَكِ يَا لَطِيْفَةُ۔ ..... عَدُوَّكَ وَلِيًّا۔ ..... بِنْتَكِ بِالصَّلٰوةِ۔ ..... هُنَّ بِالصَّلٰوةِ۔ هَلْ ..... كَ عَلٰى بَيْتِ الْوَزِيْرِ۔ نَعَمْ ..... نِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ۔ ..... كُتُبَكُمْ عَلَى الطَّاوِلَةِ۔ اِلٰى اَيْنَ ..... يَا اَوْلَادُ؟ ..... اَغْصَانَ الْاَشْجَارِ يَا اَوْلَادُ۔ ..... اَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرْيَمُ۔ هَلْ ..... كَ اللَّعِبُ اَمِ التَّعَلُّمُ؟ ..... نِي اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّمُ كِلَاهُمَا۔ هَلْ ..... اللَّعِبَ اَمِ التَّعَلُّمَ؟ ..... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ كِلَيْهِمَا۔ ..... بِاللّٰهِ وَ ..... عَلَيْهِ۔ اِجْلِسَا اَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ ..... مِنَ الطَّعَامِ مَا .....

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ابّا جان [یَا اَبَتِ] کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائینگے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے [یَا بُنَيَّ] میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دونگا۔

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟	ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں
(۳) کیا یہ کتاب کتبخانوں میں ملتی ہے؟	نہیں آج کل یہ کتاب کتبخانوں میں نہیں پائی جاتی
(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟	ہاں! میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس ۲۰ مثقال پایا
(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے	اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں
(۶) میرا خط تمھیں ملا؟	نہیں! مجھے تمھارا خط نہیں ملا
(۷) کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھیروگے؟	ہاں! ہم ایک مہینہ تمھارے پاس ٹھیریں گے
(۸) میں پارسال آپ کے ہاں دہلی میں ٹھیرا تھا	یہ آپ کی مہربانی ہے
(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائینگے؟	ہاں میں خوشی کے ساتھ تمھارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کرونگا
(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟	تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو
(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجئے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی	کوئی مضائقہ نہیں۔ تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔

کتاب صندوق میں رکھ دوں	
(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟	ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں
(۱۳) آج تمھیں کس نے جگایا؟	آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْاَجْوَفُ

اَلْاَجْوَفُ الْوَاوِیُّ			اَلْاَجْوَفُ الْیَائِیُّ		
اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ
قَالَ	یَقُوْلُ		بَاعَ	یَبِیْعُ	
قَالَا	یَقُوْلَانِ		بَاعَا	یَبِیْعَانِ	
قَالُوْا	یَقُوْلُوْنَ		بَاعُوْا	یَبِیْعُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ		بَاعَتْ	تَبِیْعُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ		بَاعَتَا	تَبِیْعَانِ	
قُلْنَ	یَقُلْنَ		بِعْنَ	یَبِعْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ*	بِعْتَ	تَبِیْعُ	بِعْ*
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِیْعَانِ	بِیْعَا

* تمھیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا	بِعْتُمْ	تَبِيْعُوْنَ	بِيْعُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِيْنَ	قُوْلِيْ	بِعْتِ	تَبِيْعِيْنَ	بِيْعِيْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
قُلْتُ	اَقُوْلُ		بِعْتُ	اَبِيْعُ	
قُلْنَا	نَقُوْلُ		بِعْنَا	نَبِيْعُ	

۱- اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیّر ہوا ہے اور کیسا تغیّر ہوا ہے؟

اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیّر سے بچا ہو۔

پہلا تغیّر تو تمھیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئیگا کہ واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے

مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیر نظر آئیگا (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲ - اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علت گرا دیا گیا ہے جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں ی گرا دی گئی ہے۔ امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آرہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے ۱۳ قاعدے درس ۲۷ میں اور دو قاعدے درس ۳۰ میں لکھے گئے ہیں

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرف علت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، یَقُلْنَ، بِعْنَ، یَبِعْنَ، قُلْ، لَمْ یَقُلْ +

۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہئے تھا

بیشک ہے تو خلافِ قیاس۔ مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسبِ ذیل ہے:۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے ف کلمہ کو ضمہ پڑھا جائے اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ (= قَوَلَ) سے قُلْنَ، طَالَ (= طَوُلَ) سے طُلْنَ، خَافَ (= خَوِفَ) سے خِفْنَ۔ مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہئے: بَاعَ (= بَيَعَ) بِعْنَ +

تنبیہ ۱= یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں +

تنبیہ ۲۔ اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمہیں یکساں نظر آئینگے۔ ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں۔ مگر اصلیت میں الگ الگ ہونگے یعنی ماضی معروف ہوں تو اصل میں قَوَلْنَ، خَوِفْنَ اور بَيَعْنَ ہونگے ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قُوِلْنَ، خُوِفْنَ اور بُيِعْنَ ہونگے اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ، اِخْوَفْنَ اور اِبْيِعْنَ سمجھنا چاہئے۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لئے جاتے ہیں +

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيْلَ، قِيْلَا، قِيْلُوْا، قِيْلَتْ، قِيْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ الخ ہوگی اور خَافَ سے خِيْفَ، خِيْفَا

خِیْفُوْا الخ اور بَاعَ سے بِیْعَ، بِیْعَا الخ

۵۔ یَقُوْلُ سے مضارع مجہول: یُقَالُ، یُقَالَانِ، یُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، یُقَلْنَ الخ۔ یَخَافُ سے یُخَافُ، یُخَافَانِ، یُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، یُخَفْنَ الخ۔ یَبِیْعُ سے یُبَاعُ، یُبَاعَانِ، یُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، یُبَعْنَ الخ ..

۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ یَقُلْ، لَمْ یَقُوْلَا، لَمْ یَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ یَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا لَمْ تَقُوْلِیْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ اَقُلْ، لَمْ نَقُلْ +

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل بَایِعٌ) +

۸۔ اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِیْعٌ (دراصل مَبْیُوْعٌ) مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ) +

تنبیہ ۳۔ باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں +

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بنالو۔

اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
۱- اَدَارَ	یُدِیْرُ	اَدِرْ	مُدِیْرٌ	مُدَارٌ	اِدَارَۃٌ [۱]
۲- دَوَّرَ	یُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِیْرٌ [۲]
۳- دَاوَرَ	یُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مُدَاوَرَۃٌ [۳]
۴- تَدَوَّرَ	یَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ [۴]
۵- تَدَاوَرَ	یَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوُرٌ [۵]
۶- اِنْقَادَ	یَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِیَادٌ [۶]
۷- اِقْتَادَ	یَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِیَادٌ [۷]
۸- اِسْوَدَّ	یَسْوَدُّ	اِسْوَدَّ یا اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ [۸]
۹- اِسْوَادَّ	یَسْوَادُّ	اِسْوَادَّ یا اِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِیْدَادٌ [۹]
۱۰- اِسْتَدَارَ	یَسْتَدِیْرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِیْرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَۃٌ [۱۰]

تنبیہ ۴- باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوِدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوَدٌ ہوگا +

[۱] پھرانا۔ انتظام کرنا [۲] گول بنانا [۳] کسی کے ساتھ چکر کھانا [۴] گول ہونا [۵] کسی کے ساتھ گول گول پھرنا [۶] مطیع ہونا [۷] مطیع ہونا [۸] سیاہ ہونا [۹] سیاہ ہونا [۱۰] گول ہونا +

تنبیہ ۵- دیکھو اَدَارَ کا مصدر اِدَارَۃٌ اور اِسْتِدَارَ کا اِسْتِدَارَۃٌ آیا ہے جو اصل میں اِدْوَارٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے: اَفَادَ سے اِفَادَۃٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَۃٌ +

تنبیہ ۶- اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہونگی۔ اصل میں فرق ہوگا: اَغَارَ (ا-غ-ی) اِسْتَخَارَ (ا-س-ت-خ-ی)+

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷- بعض افعال کے سامنے قوس میں واو یا ی لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو ہدایات نمبر ۵) +

اَرَادَ (ا-و) ارادہ کرنا۔ چاہنا	اَفَادَ (ا-ی) فائدہ دینا۔ اطلاع دینا
اَضَاعَ (ا-ی) ضائع کرنا	(ا-و) فائدہ لینا
اَطَاعَ (ا-و) اطاعت کرنا (ا-ی) کرسکنا طاقت رکھنا	اَعَانَ (ا) مدد کرنا (ا-و) مدد چاہنا
اَطَالَ (ا-و) دراز کرنا	بَاتَ (ض-ی) رات گذارنا
اَصَابَ (ا-و) مصیبت آنا۔ لگ جانا (ا-و) درست کرنا یا کرنا	جَالَ (ن-و) تگ و دو کرنا
	مَالَ (ص-ی) [اِلَیْہِ] کسی کی طرف مائل ہونا۔ [عَنْہُ] کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا

لہ غیرت دلانا لہ بہتری چاہنا +

خَانَ (ن۔و) خیانت کرنا
شَاءَ (ف۔ی) چاہنا
شَاعَ (ض۔ی) شائع ہونا (۱) شائع کرنا
شَافَ (ن۔و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اُنْظُرْ کی جگہ شُفْ عام طور پر بولا جاتا ہے)
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا
صَلُحَ (ك) سُدھرنا (۱) سُدھارنا
صَانَ (ن۔و) بچانا
عَادَ (ن۔و) لَوٹنا (۱) لَوٹانا۔ دُہرانا

فَازَ (ن۔و) [بہ] حاصل کرلینا۔ کامیاب ہونا
فَسَدَ (ن) بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا (۱) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا
قَامَ (ن۔و) کھڑا ہونا۔ تیار ہونا (۱) قیام کرنا۔ ٹھیرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہو جانا
نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا
نَالَ (س۔ی) پانا۔ حاصل کرنا
نَاوَلَ (۳۔و) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا
نَامَ (س۔و) سونا
حَاشَ لِلّٰهِ ایک طرح کی قسم ہے

اَلَةٌ آلہ۔ ہتھیار
اُولُوا الْاَمْرِ (اُولُوْ جمع ہے ذُوْ کی) حکومت والے (اُولِی الْاَمْرِ حالت نصبی و جری میں)
بَقَاءٌ زندگی

حَرٌّ یا حَرَارَةٌ گرمی
حَسَنَةٌ نیکی
حِصَانٌ گھوڑا (خاص مذکر کے لئے)
اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ دوسری دُنیا
ذُوْ بَالٍ اہمیت والا

سَلْطَةٌ غلبہ۔ حکومت	كَذِبٌ جھوٹ۔ جھوٹی بات
عِرْضٌ آبرو	مُنْيَةٌ (جمع مُنًى) آرزو
عُسْرٌ سختی۔ تنگی	مِقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ
كَأْسٌ گلاس۔ پیالہ	يُسْرٌ آسانی۔ فراغتی

مشق نمبر ۳۱

(۱) مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟ (۲) جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) جِئْ بِاَخِيْكَ فَاِنِّيْ مُشْتَاقٌ اِلٰى رُؤْيَتِهٖ (۴) جِئْنَاكَ اَمْسِ بِهٖ وَلَمْ نَجِدْكَ (۵) يَا اَحْمَدُ هَلْ شَفَفْتَ هٰذَا الْكِتَابَ (۶) لَا! مَا شَفَفْتُهٗ، سَاَشُفُّهٗ الْيَوْمَ (۷) شُفَّ وَاقْرَءْ وَرُدَّهٗ عَلَيَّ غَدًا (۸) هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ الْاَبْيَضَ؟ (۹) لَمْ اَبِعْهُ وَلَنْ اَبِيْعَهٗ (۱۰) هَلْ تُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَ لَكَ الْحَقَّ؟ (۱۱) اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اَنَّكَ سَتُفْلِحُ فِيْ مُرَادِكَ؟ (۱۲) اَعِدْ سُؤَالَكَ لِاَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ (۱۳) فِي الْاِعَادَةِ اِسْتِفَادَةٌ (۱۴) اَفَدْتَنَا اِفَادَةً عَظِيْمَةً (۱۵) مَنْ[1] جَالَ نَالَ (۱۶) مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ (۱۷) هٰذِهِ اٰلَةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ (۱۸) نَمْ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَتَيَقَّظْ اَوَّلَ الصَّبَاحِ (۱۹) لَا تَنَمْ بَعْدَ الْعَصْرِ (۲۰) اُرِيْدُ اَنْ اُقِيْمَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا نَحْوَ سَنَةٍ (۲۱) هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيْرُ[2] الْجَرِيْدَةِ

[1] یہ مَنْ موصولہ ہے یعنی "جو" [2] ایڈیٹر یا منیجر

(۲۲) اِخْوَانِیْ! اِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَکُمْ سَلْطَةٌ فِی الْوَطَنِ فَاتَّحِدُوْا وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ لِیَسْتَخْلِفَنَّکُمُ اللّٰهُ فِی الْاَرْضِ

نَصِیْحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ

(۲۳) اَیُّهَا الْوَلَدُ النَّجِیْبُ! اٰمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمْ وَاَطِعْهُ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ فِیْ سَبِیْلِهٖ وَاسْتَعِنْهُ عَلَی الْخَیْرِ وَاسْتَعِذْ بِهٖ مِنَ الشَّرِّ وَکُنْ صَادِقًا فِی الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ، وَاحْفَظْ لِسَانَکَ، اِنْ صُنْتَهٗ صَانَکَ وَاِنْ خُنْتَهٗ خَانَکَ، وَدُمْ مَائِلًا اِلَی الْعُلُوْمِ النَّافِعَةِ وَکُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْکَسَلِ لِتَفُوْزَ الْمُنٰی وَتَنَالَ الْعُلٰی، اَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَکَ لِطَاعَتِهٖ وَخِدْمَةِ عِبَادِهٖ وَلَقَدْ نَصَحْتُکَ اِنْ قَبِلْتَ نَصِیْحَتِیْ ۞ وَالنُّصْحُ اَوْلٰی مَا یُبَاعُ وَیُوْهَبُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲) قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ (۳) قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (۴) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَکَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا، (۵) وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (۶) قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی یَّذْکُرُهُمْ یُقَالُ لَهٗ اِبْرٰهِیْمُ (۷) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلٰکِنْ

۱ شریف ۲ بلندی ۳ اللہ رہے آپ کا ۴ سردی ۵ سلامتی ۶ نوجوان

لَا تَشْعُرُوْنَ (۸) يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (۹) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۱۱) اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۱۲) اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (۱۳) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۱۴) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (۱۵) لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (۱۶) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ÷

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اگر تو تگ و دو کریگا تو کامیاب ہوگا (۲) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے (۳) وہ لڑکی گیند پھینک رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق [سچی بات] کہیں (۵) کیا ہم نے تمھیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئیگا (۶) اس نے اپنے سوال کو دُہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لوں (۷) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے (۸) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۹) جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (۱۰) ہم ان کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ

رکھتے ہیں (۱۱) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۱۲) نہیں! میرے پاس تمھارا بھائی نہیں آیا (۱۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمھارا مال ضائع ہو جائے (۱۴) تو اپنی اِس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ تیرے لئے فائدہ مند ہے (۱۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمھاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (۱۶) اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو (۱۷) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (۱۸) جاہلوں کی اطاعت مت کرو (۱۹) ہم نے اس مسئلہ میں علما سے رائے طلب کی ٭

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو

بَاعَ ، دُرْتُ ، جَاءَنِیْ ، تَشْبَعُ ، قُمْتُ ، بِتْنَا ، فَاسْتَخِرْ
دَوَّرَتْ ، لَا اَقُوْلُ ، اَعَادَتْ

... اَلْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِیْ حَیْدَرَاباد ٭ .... اِلَّا الْحَقَّ ٭
مِنْ اَیْنَ .... هٰذِهِ الْجَرِیْدَةُ ؟ ٭ اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا ذَا بَالٍ
.... بِاللّٰهِ ٭ ... مَکْتُوْبٌ مِنْ اُمِّیْ فَکَتَبْتُ جَوَابَهٗ ٭
جَاءَنِی الْاُسْتَاذُ .... اِحْتَرَامًا لَهٗ ٭ .... سُؤَالُهَا لِاَفْهَمَ
مَا تَقُوْلُ ٭ .... اُخْتِیْ حِصَانًا اَحْمَرَ اللَّوْنِ ٭ .... اُخْتِی
الدُّوَّامَةَ فَدَارَتْ سَرِیْعًا ٭ .... حَوْلَ الْکَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ٭

لہ لٹو۔ بھونرا ٭

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

لَاتَبِعْ حِصَانَكَ الْاَبْيَضَ

تحلیل صرفی:

(لَاتَبِعْ) فعل نھی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کر دی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدّی،

(حِصَان) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد،

(كَ) اسم ضمیر مجرور متّصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر

(اَلْاَبْيَض) اسم صفت، معرّف باللّام، واحد مذکر، معرب، مشتق۔

تحلیل نحوی:

(لَاتَبِعْ) فعل، اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نھی حالت جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائیگا، (حِصَانَ) مفعول ہے اِس لئے منصوب ہے، (كَ) مضاف الیہ ہے اس لئے حالتِ جرّی میں سمجھا جاتا ہے۔ (اَلْاَبْيَض) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب

ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے +

اَلدَّرْسُ الثَّانِی وَالثَّلٰثُوْنَ

الفعل النّاقص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علّت ہو۔ گردانیں دیکھو:۔

تصریف لِفعل الماضی من النّاقص

الواویّ	الیائیّ	الواویّ	الیائیّ	الواویّ	الیائیّ
دَعَا (ن)	رَمٰی (ض)	سَرُوَ (ک)	لَقِیَ (س)	اِرْتَضٰی (ف)	اِلْتَقٰی (ف)
دَعَوَا	رَمَیَا	سَرُوَا	لَقِیَا	اِرْتَضَیَا	اِلْتَقَیَا
دَعَوْا	رَمَوْا	سَرُوْ	لَقُوْا	اِرْتَضَوْا	اِلْتَقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرُوَتْ	لَقِیَتْ	اِرْتَضَتْ	اِلْتَقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرُوَتَا	لَقِیَتَا	اِرْتَضَتَا	اِلْتَقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَیْنَ	سَرُوْنَ	لَقِیْنَ	اِرْتَضَیْنَ	اِلْتَقَیْنَ
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	سَرُوْتَ	لَقِیْتَ	اِرْتَضَیْتَ	اِلْتَقَیْتَ
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	سَرُوْتُمَا	لَقِیْتُمَا	اِرْتَضَیْتُمَا	اِلْتَقَیْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	سَرُوْتُمْ	لَقِیْتُمْ	اِرْتَضَیْتُمْ	اِلْتَقَیْتُمْ

لہ اس نے بلایا + لہ اس نے پھینکا + لہ وہ مسرور ہوا + لہ میں نے ملاقات کی + لہ اس نے پسند کیا + لہ آمنے سامنے ہوا +

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔ اسی طرح دوسری گردانیں کرلو +

تنبیہ ۱۔ اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں۔ ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔ اِرْتَضٰی اصل میں اِرْتَضَوَ ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور یائی کی گردان یکساں ہوجاتی ہے +

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد و جمع مذکر اور واحد مؤنث و تثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے +

مگر سَرُوَ اور لَقِیَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر(۱) واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَوَ سے دَعَا، رَمَیَ سے رَمٰی وغیرہ +

تنبیہ ۲۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے:

دَعَا۔ عَفَا۔ اور مزید میں ی کی شکل میں: اِرْتَضٰی اور ی کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمٰی، اِلْتَقٰی۔ مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاہُ (اس نے اس کو پھینکا) اِرْتَضَاکَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

(۲) جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۶) و (۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا رَمَیُوْا سے رَمَوْا، سَرُوُوْا سے، سَرُوْا، لَقِیُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَیُوْا سے اِرْتَضَوْا اِلْتَقَیُوْا سے اِلْتَقَوْا۔

(۳) واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے: دَعَتْ، دَعَتَا۔

(۴) ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لئے واو کو ی سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِوَ سے دُعِیَ، دُعِیَا، دُعُوْا، دُعِیَتْ، دُعِیَتَا، دُعِیْنَ، دُعِیْتَ الخ اسی طرح رُمِیَ سے رُمِیَا، رُمُوْا، رُمِیَتْ الخ۔ دیکھو مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں۔

تصریف المضارع المعروف من الناقص

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
یَدْعُوْ	یَرْمِیْ	یَسْرُوْ	یَلْقٰی	یَرْتَضِیْ	یَلْتَقِیْ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	يَسْرُوَانِ	يُلْقَيَانِ	يَرْتَضِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمُوْنَ	يَسْرُوْنَ م	يُلْقَوْنَ	يَرْتَضُوْنَ	يَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تُلْقَى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تُلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ م	يُلْقَيْنَ	يَرْتَضِيْنَ	يَلْتَقِيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تُلْقَى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تُلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تُلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ م	تَسْرِيْنَ	تُلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تُلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ م	تُلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
اُدْعُ	اِرْمِ	اُسْرُ	اُلْقَ	اِرْتَضِ	اِلْتَقِ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نُلْقَى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ ۳۔ اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصلیت ٹھیک پہچانو ؛

مضارع ناقص کے تغیرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے

(۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل (نمبر ۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: یَلْقَیُ سے یَلْقٰی، یَرْضَوُ سے یَرْضٰی، یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ اور یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ

یہی تغیر اُن تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز سے خالی ہیں! نَدْعُوْ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ۔ تَرْمِیْ، اَرْمِیْ، نَرْمِیْ۔ تَلْقٰی، اَلْقٰی، نَلْقٰی ؛

تنبیہ ۴۔ یَرْضٰی کی گردان یَلْقٰی کے جیسی ہوتی ہے ؛

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) و نمبر (۶) = یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، یَرْضَیُوْنَ سے یَرْضَوْنَ یَلْقَیُوْنَ سے یَلْقَوْنَ ؛

(۳) واحد مؤنث حاضر میں اُوِیْ اور اِیِیْ سے اِیْ بن گیا

لہ فعل کے آخر میں جو حروف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لئے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کی جاتی ہے ؛

ہے اور اَیِیَ سے اَیٰ ہوگیا ہے: تَدْعُوْنَ سے تَدْعِیْنَ، تَرْمِیُوْنَ سے تَرْمِیْنَ، تَلْقَیُوْنَ سے تَلْقَیْنَ، تَرْتَضِیُوْنَ اور تَلْتَقِیُوْنَ سے تَرْتَضِیْنَ، تَلْتَقِیْنَ۔

(۴) مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہوجاتے ہیں یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ الخ اسی طرح یُرْمٰی وغیرہ ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۰

اَتٰی (ض-ی) آنا (اِتْیٰ) دینا	خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا
اَجَابَ (۱-و) جواب دینا۔ قبول کرنا	خَلَا (ن-و) خالی ہونا گذر جانا [-اِلَیْہِ، بِہٖ مَعَہٗ] کسی سے تنہائی میں ملنا
اَصَابَ (۱-و) پہنچنا۔ لگ جانا۔ آپڑنا	دَرٰی (ض-ی) جاننا (۱) بتلانا
اِشْتَرٰی (۷-ی) خریدنا	دَعَا (ن-و) بُلانا [-لَہٗ] کسی کے لئے دعائے خیر کرنا [-عَلَیْہِ] بددعا کرنا
اَعْطٰی (۱-ی) دینا۔ عطا کرنا	رَضِیَ (س-ی) راضی ہونا (۱) راضی کرنا
بَقِیَ (س-ی) باقی رہنا (۱) باقی رکھنا	سَقٰی (ض-ی) پلانا
بَکٰی (ض-ی) رونا (۱) رُلانا	سَمّٰی (۲-و) نام رکھنا
بَلَا (ن-و) مبتلا کرنا۔ آزمانا	عَفَا (ن-و) مٹ جانا [-عَنْہُ] معاف کرنا
بَنٰی (ض-ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا	کَفٰی (ض-ی) کافی ہونا۔ بچالینا
خَشِیَ (س-ی) ڈرنا	

بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی)	طَهُوْرٌ بہت پاک
رُعْبٌ دھاک۔ دبدبہ	فَصٌّ (ج فصوص) نگینہ
سَهْمٌ تیر۔ حصہ	قُنْبُلَةٌ (ج قنابل) بم گولے
شَتّٰى متفرق۔ مختلف	مَزْرَعَةٌ (ج مزارع) کھیتی

مشق نمبر ۳۲

(۱) دَعَا الرَّشِيْدُ اَبَا الْفَضْلِ فَاَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَاَتَاهُ خَاتَمًا فِيْ فَصِّهِ الْمَاسٌ[1] (۲) كُنْتُ دَعَوْتُ الْاُسْتَاذَ اِلَى الطَّعَامِ فَمَا اَجَابَ (۳) اَرْضٰى حَامِدٌ اَبَاهُ بِخِدْمَتِهٖ فَدَعَا لَهٗ (۴) مَا كَانَتْ اُمُّ جَعْفَرٍ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ (۵) رَمٰى هَاشِمٌ السَّهْمَ اِلَى الْاَسَدِ فَاَصَابَهٗ وَمَاتَ حَالًا (۶) لِمَاذَا تَبْكِيْنَ يَا بِنْتُ مَا اَنَاكِ؟ (۷) كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِيْ جِهَاتٍ شَتّٰى وَاِذَا [فَاجَاءَ] اَصَابَتْ حَجَرَةٌ اَخَاهُ الصَّغِيْرَ فَقَعَدَ يَبْكِيْ (۸) مَا بَقِيَ لَهٗ عُذْرٌ (۹) مَا [استفہامیہ] اَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ؟ (۱۰) كَفَانِيْ مَا [موصولہ بمعنی جو] اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ (۱۱) بَقِيَتِ الْاُمُوْرُ عَلٰى حَالِهَا (۱۲) عَفَتِ الدِّيَارُ فِيْ اُوْرَبَا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَّةِ (۱۳) عَفَوْنَا عَنْهُ (۱۴) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ (۱۵) عُفِيَ عَنْهُ (۱۶) اَتَانَا اَخُوْكَ فَاَتَيْنَا كِتَابًا وَمِحْبَرَةً (۱۷) تِلْكَ الْبَسَاتِيْنُ تُسْقٰى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۸) هَلْ تَدْرِيْ كَمْ

[1] الماس = ہیرا

يَوْمًا مَضٰى مِنْ اَيَّامِ هٰذَا الشَّهْرِ (۱۹) لَا اَدْرِيْ يَا سَيِّدِيْ لٰكِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ الْيَوْمَ يَكُوْنُ التَّارِيْخَ الْعَاشِرَ (۲۰) دُعِيْتُ الْيَوْمَ اِلَى الْاَمِيْرِ (۲۱) سُمِّيَتْ بِنْتُهٗ بِزَيْنَبَ (۲۲) اَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِيْ بُنِيَ بِاَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهْ جَهَانَ فِيْ دِهْلِيْ وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالتَّاجِ مَحَلَّ فِي اَكْرَه اَلَّتِيْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ [رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى]

(۲۳) رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ۞ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ۞ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ[1]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (۲) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (۳) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (۴) سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (۵) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ، اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (۶) مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (۷) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (۸) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۹) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا [اَنْ لَّا] تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (۱۰) وَمَنْ يُّؤْتَى الْحِكْمَةَ

[1] لَا يَزَالُ یعنی ہمیشہ۔

فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا (۱۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ (۱۲) اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ؕ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بُلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لئے بُلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کر لی (۳) پیر صاحب [شیخ] نے میرے لئے دعا [دعائے خیر] کی (۴) اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بد دعا دی (۵) حامد نے بھیڑیئے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے تجھے کس نے رُلایا؟ (۷) اب اس [عورت] کے لئے کچھ مال باقی نہیں رہیگا (۸) تم اپنے بھائی کے لئے کیا باقی رکھو گے؟ (۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں ؛

؎ اس جملے میں لفظ الْجَنَّۃَ مبتدا ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اَنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَھُمْ خبر مقدم ہے ؛

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِيْدُ اَبَا الْفَضْلِ اِلٰى بَيْتِهٖ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، از قسم ناقص واوی در اصل دَعَوَ، قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد،

(الرَّشِيْد) اَلْ حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفۃ، مشتق ہے رَشَدَ [سمجھ دار ہونا] سے، مگر یہاں اسم علم ہے۔ واحد مذکر از قسم صحیح، کیونکہ اس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(اَبَا) اسم جامد، واحد مذکر۔ از قسم ناقص کیونکہ اصل میں اَبَوٌ ہے، واو حذف کر کے اَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصبی میں ہے اس لئے اَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الفضلِ) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر از قسم صحیح، معرب۔

(اِلٰی) حرف جر، مبنی۔

(بَيْت) اسم، واحد، مذکر، نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔ از قسم اجوف کیونکہ درمیانی حرف ی ہے

معرب ہے۔

(ہٗ) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب، مبنی +

تحلیل نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرشید) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے (اَبَا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱-۲)، (الفضل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ (اِلٰی) حرف جار، (بیت) مجرور (ہٗ) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ حالت جری میں ہے۔ جار و مجرور مل کر متعلق فعل

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ	
لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَلْقَيَا	
لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَلْقَوْا	

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ		
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	اُدْعُ[1]	اِرْمِ[2]	اِلْقَ[3]
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِلْقَوْا
لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِلْقَيْ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنَ	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِلْقَيْنَ
لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ ۱۔ حالت جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرف علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے مگر جمع مؤنث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

[1] تو بلا۔ [2] تو پھینک۔ [3] تو ملاقات کر۔

اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْمُضَارِعُ الْمُؤَكَّدُ مِنَ النَّاقِصِ	
لَنْ يَدْعُوَ	لَنْ يَرْمِيَ	لَنْ يَلْقَى	لَيَدْعُوَنَّ	لَيَلْقَيَنَّ
لَنْ يَدْعُوَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِّ	لَيَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَنْ يَلْقَوْا	لَيَدْعُنَّ	لَيَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيَدْعُوُنَّانِّ	لَيَلْقَيْنَانِّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدْعُنَّ	لَتَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَلْقَيْ	لَتَدْعِنَّ	لَتَلْقَيِنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُوُنَّانِّ	لَتَلْقَيْنَانِّ
لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِيَ	لَنْ اَلْقَى	لَاَدْعُوَنَّ	لَاَلْقَيَنَّ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقَى	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَلْقَيَنَّ

تنبیہ ۲۔ یَرْمِیْ سے مضارع مؤکّد: لَیَرْمِیَنَّ، لَیَرْمِیَانِّ،
لَیَرْمُنَّ، لَتَرْمِیَنَّ، لَتَرْمِیَانِّ، لَیَرْمِیُنَانِّ الخ

۱ وہ ہرگز نہیں بلائیگا ۲ وہ ہرگز نہیں پھینکیگا ۳ وہ ہرگز نہیں ملیگا ۴ وہ ضرور ہی بلائیگا ۵ وہ ضرور ہی ملیگا

اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (در اصل دَاعِوٌ) دَاعِيَانِ دَاعُوْنَ دَاعِيَةٌ دَاعِيَتَانِ دَاعِيَاتٌ

رَمٰی سے رَامٍ، لَقِیَ سے لَاقٍ، مگر اَلْ لگایا جائے تو اَلدَّاعِیْ وغیرہ ہوگا +[1]

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ

رَمٰی سے مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ الخ اور لَقِیَ سے مَلْقِیٌّ ہوگا +

اِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعًی (در اصل مَدْعَوٌ) مَدْعَيَانِ
مَدْعَاةٌ (در اصل مَدْعَوَةٌ) مَدْعَاتَانِ
} مَدَاعٍ (در اصل مَدَاعِوٌ)

رَمٰی سے مَرْمًی اور لَقِیَ سے مَلْقًی ہوگا +

اِسْمُ الْاٰلَةِ

مِدْعًی (= مِدْعَوٌ) مِدْعَيَانِ
مِدْعَاةٌ (= مِدْعَوَةٌ) مِدْعَاتَانِ
} مَدَاعٍ (= مَدَاعِوٌ)

مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ) مِدْعَاوَانِ مَدَاعِیُّ (= مَدَاعِيُوٌ)

اسی طرح مِرْمًی اور مِلْقًی وغیرہ ہوگا +

اِسْمُ التَّفْضِيْلِ

اَدْعٰی (اَدْعَوُ) اَدْعَيَانِ اَدْعَوْنَ یا اَدَاعِیْ
دُعْوٰی یا دُعْيَا دُعْوَيَانِ دُعْوَيَاتٌ یا دُعَیٰ

[1] دیکھو سبق ۱۰-۹ +

الصَّرفُ الصَّغِیر مِنَ النَّاقِصِ الثُّلاثِی المزید

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱- اَلْقٰی	یُلْقِیْ	اَلْقِ	مُلْقٍ	مُلْقًی	اِلْقَاءٌ ۱
۲- لَقّٰی	یُلَقِّیْ	لَقِّ	مُلَقِّ	مُلَقًّی	تَلْقِیَةٌ ۲
۳- لَاقٰی	یُلَاقِیْ	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًی	مُلَاقَاةٌ یا لِقَاءٌ ۳
۴- تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّی	تَلَقٍّ ۴
۵- تَلَاقٰی	یَتَلَاقٰی	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًی	تَلَاقٍ ۵
۶- اِنْقَضٰی	یَنْقَضِیْ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًی	اِنْقِضَاءٌ ۶
۷- اِلْتَقٰی	یَلْتَقِیْ	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًی	اِلْتِقَاءٌ ۷
۸- اِرْعَوٰی	یَرْعَوِیْ	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مُرْعَوًی	اِرْعِوَاءٌ ۸
۱۰- اِسْتَلْقٰی	یَسْتَلْقِیْ	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًی	اِسْتِلْقَاءٌ ۹

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسبِ ذیل ہیں :-

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۸) اِیٌ، اِیٌ، اُوٌ اور اُیٌ سے اِ ہو جاتا ہے : دَاعِوٌ سے دَاعٍ، تَلَاقِیٌ (بروزن تفاعُلٌ) سے تَلَاقٍ + مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِی بن جائیگا : اَلدَّاعِیْ، اَلتَّلَاقِیْ اسی طرح مَدَاعِوٌ سے مَدَاعِیْ (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِیٌ سے مَرَامِیْ +

۱ ڈالنا + ۲ کسی کو کوئی چیز دے دینا + ۳ ملاقات کرنا + ۴ ملنا سیکھ لینا + ۵ آمنے سامنے آنا + ۶ ختم ہو جانا + ۷ آمنے سامنے آنا + ۸ باز آنا + ۹ چت لیٹنا +

تنبیہ ۳۔ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل[1] میں اور باب ۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے ؛

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۹) اَوْ اور اَیْ سے اَیّ بن جاتا ہے: مَدْعَوٌ سے مَدْعَیٌّ (واحد اسم ظرف) مُلْقَیٌ سے مُلْقًی (اسم مفعول از اَلْقٰی) ؛

تنبیہ ۴ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا ؛

قاعدۂ تعلیل نمبر (۲۰) اُوْیٌ سے اِیٌّ ہو جاتا ہے جیسے مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ (اسم مفعول از رَمٰی)، مَرْضُوْیٌ سے مَرْضِیٌّ از رَضِیَ

تنبیہ ۵ مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے: اِلْقَائٌ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ ؛

تنبیہ ۶۔ ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر بجائے تَفْعِیْلٌ کے تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے: لَقّٰی سے تَلْقِیَۃٌ، سَمّٰی سے تَسْمِیَۃٌ ؛

تنبیہ ۷۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ، سَمِعَ اور کَرُمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا یَدْعُوْ،

[1] نیز اسم ظرف اور اسم آلہ کی جمع میں۔

رَضِیَ یَرْضٰی اور سَرُوَ یَسْرُوُ۔ اور ناقص یائی باب ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: رَمٰی یَرْمِیْ، سَعٰی یَسْعٰی اور لَقِیَ یَلْقٰی ÷

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

بَغٰی (ض۔ی) چاہنا۔ بَغٰی (س) باغی ہونا

اِبْتَغٰی (۷۔ی) چاہنا

اِنْبَغٰی (۶۔ی) مناسب ہونا۔ اس کا مضارع (یَنْبَغِیْ) ہی کثیر الاستعمال ہے

اِسْتَجَابَ (۱۰۔و) قبول کرنا

بَالٰی (۳۔ی) پروا کرنا

بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا

تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا

تَصَدّٰی (۴۔ی) آرزو کرنا

سَعٰی (ف۔ی) کوشش کرنا۔ دوڑنا

صَبَّحَ (۲) صبح کی سلام کرنا یعنی صَبَّحَکَ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ کہنا

صَلّٰی (۲۔ی) نماز پڑھنا۔ [علیہ] درود پڑھنا۔ رحمت بھیجنا

قَضٰی (ض۔ی) حکم کرنا فیصلہ کرنا

لَاقٰی (۳۔ی) ملاقات کرنا سامنے آنا

مَشّٰی (۲۔ی) شام کی سلام کرنا یعنی مَسَّاکَ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ کہنا

مَشٰی (ض۔ی) چلنا

مَضّٰی (۲۔ی) گذارنا

نَادٰی (۳۔ی) پکارنا۔ منادی کرنا

نَهٰی (ف۔ی) روکنا۔ منع کرنا (۷) رک جانا

هَدٰی (ض۔ی) ہدایت کرنا۔ ٹھیک راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا۔ ٹھیک راہ پر چلنا (۱) ہدیہ دینا (۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا

اَبْلَقُ چتلا	غَالٍ مہنگا
مُنْيَةٌ خواہش۔ آرزو	غَايَةٌ انتہا
بَيْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا خرید و فروخت	غَيٌّ (غَوٰی کا مصدر ہے) بہکنا۔ گمراہی
تَهْلُكَةٌ ہلاکی	مَرَحًا اِتراتے ہوئے۔ اکڑتے ہوئے
جِبْهَةٌ پیشانی	مِيلَادٌ پیدائش۔ پیدائش کا وقت یا دن
رَخِيصٌ سستا	هَلَّا کیوں نہیں؟
عَسٰى غالبًا۔ اُمید ہے	

مشق نمبر ۳۳

(۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ	وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُ يُمَسِّيكَ بِالْخَيْرِ
(۲) عَسٰى اَنْ تَكُوْنَ مَضَّيْتَ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا اُسْتَاذِيْ مَضَّيْتُ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰى جَبَلِ شِمْلَه فِيْ اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ
(۳) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ
(۴) هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ يُصَلِّيْ بِنَا[1] اَبُوْنَا
(۵) اُدْعُ اَخَاكَ	دَعَوْتُهٗ فَقَالَ اَنَا اٰتِيْ خَلْفَكَ
(۶) مَنْ اَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟	اَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ

[1] يُصَلِّيْ بِنَا۔ ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔

(۷) فَمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعِوَضِ

(۸) فَيَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيلَادِهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادَوْا وَتَحَابُّوا

(۹) هَلْ تَمْشِي مَعَنَا إِلَى بَيْتِ الْأُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيِّ

(۱۰) نَصَلِّي الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِي بَعْدَ الصَّلٰوةِ

(۱۱) بِكَمْ اشْتَرَيْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْأَبْلَقَ يَا فُؤَادُ؟

(۱۲) رَخِيصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ اشْتَرِ لِي مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ

(۱۳) لٰكِنْ لَا تَشْتَرِ لِي حِصَانًا أَبْلَقَ إِنِّي أُحِبُّ الْأَسْوَدَ الَّذِي فِي غُرَّتِهِ بَيَاضٌ

(۱۴) كَمْ تَتَعَلَّمُ الْإِنْكِلِيزِيَّ وَأَيْشَ تَبْغِي مِنْهُ يَا أَحْمَدُ؟

لَمْ أُعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ

نَعَمْ أُرِيدُ أَنْ أُهْدِيَهُ شَيْئًا يُحِبُّهُ وَيَرْضٰى بِهِ

نَعَمْ أَمْشِي مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُورِ لِأَنِّي مُتَمَنٍّ لِقَاءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَأُصَلِّي هُنَاكَ

اشْتَرَيْتُهُ بِمِئَةٍ وَعِشْرِينَ رُبِّيَّةً

طَيِّبٌ، لَأَشْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى

أَحْسَنْتَ! سَأَشْتَرِي لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا سَيِّدِي

أَتَمَنّٰى أَنْ أَكُونَ دُكْتُورًا مَاهِرًا لِأَخْدِمَ الْمَرْضٰى

(۱۵) هل سَمِعتَ "مَا كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ"	نعم سمعتُ، لٰكِنْ لَسْتُ بِقَانِطٍ وَلَا أُبَالِي بِهٖ، أُرِيْدُ أَنْ أَسْعٰى حَتّٰى أُدْرِكَ مَا اَتَمَنَّاهُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ
(۱۶) أَحْسَنْتَ يَا أَحْمَدُ، مُنْيَتُكَ مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْيَكَ مَشْكُوْرًا وَبَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ	آمين، أُدْعُ لِي يَا شَيْخُ دَائِمًا فِي أَوْقَاتِكَ الْمَخْصُوْصَةِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ *

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۲) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (۳) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (۴) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ [وَاخْشَوْنِيْ] اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۵) مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۶) وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا (۸) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۹) قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى فَلَمَّا اَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (۱۰) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ

---

* پہلا مَا نافیہ ہے یعنی "نہیں" دوسرا مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ" * یہاں اِذَا کے معنی ہیں "ناگہاں"

لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (۱۱) فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (۱۲) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۱۳) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (۱۴) اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ [حِسَابِيْ] (۱۵) يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

اشعار

يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَيْرَهٗ ۔۔۔ هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا التَّعْلِيْمُ

اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَانْهَهَا عَنْ غَيِّهَا ۔۔۔ فَاِذَا انْتَهَتْ عَنْهُ فَاَنْتَ حَكِيْمُ

فَهُنَاكَ يُسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَيُهْتَدٰى ۔۔۔ بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَيَنْفَعُ التَّعْلِيْمُ

(ابوالاسود الدؤلی۔ المتوفی سنہ ۶۹ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور صلیت پہچانو

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

سلہ اس کے آخر کی ھ زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں + سلہ ذَا اسم اشارہ ہے "وہ" +

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَءٰى

۔لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں :۔

(۱) لفیف مقرون جس میں دونوں حرف علت باہم قرین (متصل) ہوں : رَوٰى (= رَوَيَ ۔ روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے ۔

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرف علت کے درمیان کوئی حرف صحیح حائل ہو: وَقٰى (= وَقَيَ ۔ بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے ۔

۔لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہونگے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے۔ پس رَوٰى کی گردان رَمٰى کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَقٰى کی صرف صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود بنا لینا۔

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَقٰى	يَقِيْ (= يَوْقِيُ)	قِ (= اِوْقِ)	وَاقٍ	مَوْقِيٌّ	وِقَايَةٌ

تنبیہ ۱- قِ (امر) اصل میں اِوْقِیْ تھا- واو بروئے قاعدۂ تعلیل (۱۴) حذف کر دیا گیا اور ی حالت جزمی کی وجہ سے گرا دی گئی ؛

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی : قِ، قِیَا، قُوْا، قِیْ، قِیَا، قِیْنَ

باب اِفْتَعَلَ سے وَقٰی کی گردان اِتَّقٰی (= اُوْتُقِیَ)، یَتَّقِیْ، اِتَّقِ، مُتَّقٍ، مُتَّقًی، اِتِّقَاءٌ (ڈرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا) ؛

تنبیہ ۲- اِتَّقٰی اصل میں اُوْتُقِیَ تھا حسب قاعدۂ تعلیل (۱۲) واو کو ت سے بدل دیا گیا اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل (۱) الف سے بدل گیا ؛

۳- فعل رَءٰی (دیکھنا۔ سمجھنا)

(۱) ظاہر ہے کہ رَءٰی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

(۲) اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی جیسی ہوگی۔ مگر مضارع اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی :-

یَرٰی ، یَرَیَانِ، یَرَوْنَ ، تَرٰی، تَرَیَانِ، یَرَیْنَ، تَرٰی
تَرَیَانِ، تَرَوْنَ ، تَرَیْنَ ، تَرَیَانِ، تَرَیْنَ ، اَرٰی ، نَرٰی +

تنبیہ ۳۔ فعل رَءٰی کا مضارع مجہول یعنی یُرٰی
تُرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر
استعمال ہوتا ہے جیسے ھَلْ تُرٰی (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب
کے لئے کبھی یَا تُرٰی بھی بولتے ہیں +

(۳) اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائیگی :

رَ رَیَا رَوْا رَیْ رَیَا رَیْنَ

تنبیہ ۴۔ رَءٰی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال
ہے۔ امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر
اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ
(دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے +

(۴) اسم فاعل "رَاءٍ" مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول
مَرْءِیٌّ مثل مَرْمِیٌّ کے +

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَلَ میں
ھمزہ گرا دیا جاتا ہے :-

اَرٰی یُرِیْ اَرِ مُرْءٌ مُرَاءٌ اِرَاءَۃٌ[1]

[1] دکھانا۔ بتلانا +

تنبیہ ۵- آخر کے تین صیغوں میں خلافِ قیاس ھمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور ی کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِیْدٌ۔ مُفِیْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنا لئے گئے ہیں +

تنبیہ ۶- ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے +

(۶) باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ ان کی گردانیں ناقص کی طرح کر لو:-

باب فَاعَلَ سے مُرَاءٍ، یُرَاءِیْ، مَرَاءٍ، مُرَاءً، مُرَائً، مُرَایَاۃً[1]
باب اِفْتَعَلَ سے اِمْرَتَأٍ، یَمْرَتَأُ، اِمْرَتَأْ، مُمْرَتَأٌ، مُمْرَتَأً، اِمْرِتْیَاءً[2]

۴- رَوِیَ یَرْوٰی (سیراب ہونا)، قَوِیَ یَقْوٰی (قوی ہونا)، سَوِیَ یَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں ناقص یائی (لَقِیَ یَلْقٰی) جیسی ہونگی۔ چونکہ یہ سب لازم ہیں اس لئے اسم فاعل کی بجائے ان سے اسم صفۃ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِیٌّ (سیراب) قَوِیٌّ (مضبوط) سَوِیٌّ (برابر) +

۵- حَیِیَ (دراصل حَیِوَ (زندہ ہونا)، مضارع یَحْیٰی، اسم صفۃ حَیٌّ (زندہ) +

---

[1] محض دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا + [2] غور کرنا۔ شک کرنا +

باب اَفْعَلَ سے اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اَحْیِ، مُحْیٍ، مُحْیًی، اِحْیَاءٌ (زندہ کرنا) +

باب فَعَّلَ سے حَیّٰی، یُحَیِّیْ، حَیِّ، تَحِیَّۃٌ [مصدر]۔ (زندہ رکھنا۔ مراسم آداب وسلام بجالانا) +

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْیٰی، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیِ، اِسْتِحْیَاءٌ (شرمانا۔ زندہ رہنے دینا) +

اس میں سے پہلی ی گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، یَسْتَحِیْ، اِسْتَحِ +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲

اَبْدٰی (۱-ی) ظاہر کرنا	طَرَحَ (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا
تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا	عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا
حَالَ (ن-و) حائل ہونا۔ آڑے آنا	لَقّٰی (۲-ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا
اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ-ے-و) راحت پانا	(۴) حاصل کرنا
رَوٰی (ض) روایت کرنا	مَاتَ (ن-و) مرنا (۱) مار ڈالنا
رَوِیَ (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا	وَلِیَ (یَلِیْ-ح-ی) قریب ہونا۔ متصل
زَالَ (یَزُوْلُ) زائل ہونا۔ دفع ہونا	ہونا (۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا
سَہَا (ن-و) بھولنا۔ غفلت کرنا	(۴) والی ہونا۔ دوست رکھنا۔ پیٹھ پھیرنا
سَاہٍ (اسم فاعل) بھولنے والا	

اِرْتِقَاءٌ (مصدر) ترقی کرنا	فُسُوقٌ، سَبٌّ۔ شَتْمٌ گالی گلوچ
اُسْبُوعٌ (ج اَسَابِیْعُ) ہفتہ۔ سات دن	فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی
اُسْرَةٌ خاندان۔ کُنبہ۔ گھر والے	قَفَا (ج اَقْفِیَةٌ) پیٹھ
اَلْاٰنَ (ج اٰنَاءٌ) دن کا حصہ۔ دن بھر	قَطُّ کبھی نہیں (زمانۂ ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے)
جِهَةٌ طرف۔ سبب	
حَزِیْنٌ غمگین	کِتَابٌ۔ رِسَالَةٌ۔ مَکْتُوْبٌ خط
حَیْثُ جبکہ	لَاسِیَّمَا خصوصًا
حَنُوْنٌ مہربان	کَاَنَّکَ گویا کہ تُو
رَشَادٌ سیدھا	مَنَامٌ نیند
سَیْرٌ رفتار	نَضْرَةٌ تازگی
غُصَّةٌ (ج غُصَصٌ) گلے میں رُکنے والا گھونٹ یا لقمہ	وَقُوْدٌ ایندھن
	وَیْلٌ بڑی مصیبت۔ عذاب
غِنًی تونگری۔ بے نیازی	مَاعُوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں۔ کارِ خیر

مشق نمبر ۳۴

(۱) قِ فَاکَ [دیکھو درس] کَیْ لَا یُضْرَبَ قَفَاکَ (۲) اِسْتَحِ مِنَ اللّٰهِ (۳) هَلَّا تَسْتَحْیُوْنَ یَا اَوْلَادُ؟ (۴) لِمَ لَا تَقِیْ لِسَانَکَ مِنَ الْکِذْبِ وَالْفُسُوْقِ (۵) اِتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِیَةَ

(۶) كَانَ وَلِّى هٰرُوْنُ الرَّشِيْدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ
(۷) لَمْ اَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ قَطُّ (۸) مَالِيْ[1] اَرَاكَ حَزِيْنًا؟
(۹) هَلْ رَأَيْتُمُوْنِيْ اَتَيْتُ اِلَيْكُمْ؟ (۱۰) مَا تَرٰى فِيْ هٰذِهِ
الْمَسْئَلَةِ اَيُّهَا الْفَاضِلُ؟ (۱۱) اَرٰى اَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيْحٌ
(۱۲) اَرِنِيْ كِتَابَكَ (۱۳) اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ
فَاِنَّهٗ يَرَاكَ [الْحَدِيْثُ] (۱۴) اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ
يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ [الحديث] (۱۵) اَتَرَوْنَ هٰذِهِ [الْمَرْءَةَ]
طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ [الحديث] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْنُ
يَقْتُلُ اَبْنَاءَ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ وَيَسْتَحْيِيْ بَنَاتِهِمْ (۱۷) رَوَيْنَا
هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ (۱۸) هٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ
عَنِ الْاَصْمَعِيِّ (۱۹) نَهْرُ النِّيْلِ يَرْوِيْ مَزَارِعَ مِصْرَ

اَشْعَارٌ

(۲۰) وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى ✦ وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ
(۲۱) قُلُوْبُ الْاَصْفِيَاءِ لَهَا عُيُوْنٌ ✦ تَرٰى مَا لَا يَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا

---

[1] مَالِيْ کیا ہے مجھے، یعنی کیا سبب؟ اس میں مَا استفہام کے لئے ہے ✦ [2] مَا موصولہ ہے، یعنی "جو چیز"

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲) فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوْرًا (۳) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ؟ (۴) قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى؟ (۵) قَالَ [مُوْسٰى] رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرَانِيْ (۶) فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (۷) اِذْ قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ قَالَ [الْمَلِكُ الْكَافِرُ] اَنَا اُحْيِيْ وَاُمِيْتُ (۸) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اپنا مُنہ بچاؤ تاکہ تمھاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمھاری پیٹھ ماری نہ جائے] (۲) تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آرہے ہیں؟ (۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے ہیں؟] (۷) ہماری رائے ہے [ہم دیکھتے ہیں] کہ وہ صحیح نہیں ہے (۸) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر

تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو] تمھیں بیشک دیکھ رہا ہے (۹) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم اُن کی تیز بینی [فراسۃ] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [دکھلاؤ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دوزخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو ؛

((كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ إِلَى وَلَدِهِ ؟))

وَلَدِي[1] الْعَزِيزَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ - مَالَكَ يَا بُنَيَّ مَضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ ؟ حَتَّى نَقِفَ عَلَى أَحْوَالِكَ وَسَيْرِكَ فِي الْعِلْمِ - أَمَرَضٌ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ إِرْسَالِ الْمَكْتُوبِ ؟ أَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِي الِامْتِحَانِ دَعَاكَ إِلَى هٰذَا السُّكُوتِ الْمَعْتُوبِ ؟

كَيْفَ نُبْدِي عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوبِنَا ؟ لَا سِيَّمَا

---

[1] اصل میں یَا وَلَدِي الْعَزِيزَ ہے۔ حرف ندا محذوف ہے۔ [وَلَد] منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیر متکلم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جاتا [العزیز] ولد کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے ؛

حَالَ أُمِّكَ الْحَنُونَةِ يَالَيْتَ كُنْتَ تَدْرِي كَيْفَ تَتَجَرَّعُ أُمُّكَ غُصَصَ الْهُمُومِ وَالْأَفْكَارِ أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى رُفَقَاءِكَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُونَ كُلَّ أُسْبُوعٍ مَكْتُوبًا إِلَى أُسَرِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُورُهُمْ وَيُسَرُّ قُلُوبُهُمْ. وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلَوْنَ فِي الْهُمُومِ وَالْأَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ۔

إِرْحَمْنَا يَا بُنَيَّ وَأَفِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَتَزُولَ عَنَّا الْأَفْكَارُ۔

نَدْعُوكَ دَائِمًا أَنْ يَحْفَظَكَ اللهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيكَ إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ وَالِارْتِقَاءِ وَالسَّلَامُ

وَالِدُكَ

خَالِد

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُونَ

بَقِيَّةُ أَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيدِ

۱۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے ۔

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں :-

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ : اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشَوْشِنْ مُخْشَوْشِنٌ اِخْشِیْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوَّلَ : اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلَوِّذْ مُجْلَوِّذٌ اِجْلِوَّاذٌ

تنبیہ ۱- مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

کتبِ صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر فَعْلَلَ (رباعی مجرّد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَّلَ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔ وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے اس ابتدائی کتاب میں انھیں درج کرنے کی ضرورت نہیں ہے

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (۱) کوزہ پشت ہونا	اِجْلَوْلٰی گاؤں گاؤں پھرتے رہنا
اِخْلَوْلَقَ (۱) کپڑے کا پرانا ہونا	اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا

اِعْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا
اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا
کَادَ (یَکَادُ) قریب ہونا
اَرِیْکَۃٌ (ج اَرَائِکُ) زینت دار کرسی
جَوَادٌ (ج جِیَادٌ) گھوڑا تیز رفتار سخی آدمی

زَہْرَۃٌ ہیئات۔ فیشن
ظَہْرٌ (ج اَظْہَارٌ) پیٹھ
عُرْفَۃٌ (ج غِرَافٌ) پانی کا گھونٹ
ج غُرَفٌ) کمرہ۔ بالاخانہ
فَاخِرَۃٌ اعلیٰ درجے کی۔ امیرانہ

مشق نمبر ۳۵

(۱) اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَہْرُہٗ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ ثِیَابُ الْعَبْدِ (۳) اِعْلَوَّطَنَا النَّاقَۃَ فَاجْلَوَّذَتْ وَکَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوَّطَ اَیُّہَا النَّجَّارُ ذَاکَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْہُ اَرِیْکَۃً فَاخِرَۃً (۵) اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّہْرِ حَتّٰی لَا یَقْدِرَ اَحَدٌ اَنْ یَشْرَبَ مِنْہُ غُرْفَۃً وَاحِدَۃً (۶) قَدْ تَجْلَوِّذُ النَّاقَۃُ حَتّٰی تَسْبِقَ الْجِیَادَ (۷) اِجْلَوْلَیْنَا بِلَادًا وَقُرًی کَثِیْرَۃً لِنَلْتَقِیَ عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلِصِیْنَ فِیْ خِدْمَۃِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ لٰکِنْ مَا وَجَدْنَا غَیْرَ رَجُلٍ وَھُوَ فِیْ زَہْرَۃِ الْاَغْنِیَاءِ فَاَلْفَیْنَاہُ مُخْلِصًا، غَیْرَ مُرَاءٍ، حَرِیْصًا عَلٰی اِحْیَاءِ عَظَمَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ ٭

---

۱ و ۲ حتّٰی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۴) +
۳ اَلْفٰی (ا ی) پانا +

«كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيذٍ إِلَى أَبِيهِ»

إِلَى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكَرَّمِ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ - وَصَلَنِي يَا أَبِي الْعَطُوفُ[1] كِتَابُكَ الْعَزِيزُ يَا لَامَسَ[2] فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ الْغِلَافِ[3] مَصْدَرَهُ الشَّرِيفَ، فَقَبَّلْتُهُ[4] إِكْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهُ[5] مُشْتَاقًا إِلَى أَخْبَارِكُمُ السَّارَّةِ[6] وَإِذَا هُوَ يَرْمِينِي بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيُنْبِهُنِي[7] عَلَى الْقَلَقِ وَالْأَلَمِ مَا لَحِقَكُمْ[8] وَلَا سِيَّمَا لِأُمِّي الْحَنُونَةِ، فَمَا تَصَمَّمْتُ قِرَاءَتَهُ حَتَّى أَمْطَرَتْ[9] عَيْنَايَ دُمُوعَ[10] النَّدَمِ وَأَخَذْتُ أَلُومُ نَفْسِي، فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا أَبَتِ

فَإِنَّ لِي عُذْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولُ

وَهُوَ أَنِّي مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُكَدِّرَ[11] خَاطِرَكُمْ بِإِطْلَاعِكُمْ عَلَى مَا لَا يَسُرُّكُمْ، وَذَلِكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الِامْتِحَانِ الشَّهْرِيِّ الْمَاضِي، وَسَبَبُهُ أَنِّي رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِكَوْنِي مَرِيضًا، فَرُفَقَائِي سَبَقُونِي وَخَلَّفُونِي[12] أَذْرِفُ[13] مِنَ النَّدَمِ دُمُوعًا، لَكِنْ لَا يُرَدُّ الدَّمْعُ[14] مَا قَدْ فَاتَ، فَتَقَرَّعْتُ عَنْ جَمِيعِ الْأُمُورِ لِتَلَافِي مَا فَاتَنِي، وَعَزَمْتُ أَنْ أَكُونَ فِي الِامْتِحَانِ الْآتِي مِنَ النَّاجِحِينَ الْأَوَّلِينَ - أَرْجُو مِنَ اللهِ أَنْ أُبَشِّرَكُمْ فِي الْقَرِيبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَأَسْأَلُكَ وَأُمِّي الْمُكَرَّمَةَ أَنْ تَشْمَلَانِي[15] بِدُعَائِكُمَا - أَطَالَ اللهُ بَقَاءَكُمَا لِابْنِكُمَا الْمُطِيعِ +

محمد رفیع

---

[1] بڑا مہربان + [2] چھونا + [3] لفافہ + [4] بوسہ دیا + [5] خط کھولنا - توڑنا + [6] خوش کرنے والی + [7] یہاں إذا مفاجاۃ کا ہے یعنی یکایک + [8] پہنچا - آگاہ کرنا + [9] لاحق ہوا + [10] برسایا + [11] دمع = آنسو + [12] گدر = میلا کرنا + [13] پیچھے ڈال دیا +

[14] نہ ذرف (ض) آنسو بہانا + [15] شامل کرنا + [16] جو کچھ فوت ہوگیا + [17] تقرع = سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے دے جانا + [18] شمیل (س) شامل کرنا +

سوالات نمبر ۱۵

(۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۲) حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

(۳) ناقص سے مضارع معروف ومجہول کی گردانوں میں کون کون صیغے باہم مشابہ ہیں؟

(۴) ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

(۵) ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۶) اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟

(۷) لفیف کی تعریف کرو۔

(۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟

(۹) ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:۔

دَعَوْنَ، رَضُوْا، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ، تَرْضَيْنَ، تُلْقَيْنَ، اِرْمِ، اِرْمِيْ، لَقُوْا، مَدْعًى، مِدْعَاءٌ، مَرَامِيْ، مُرَامِيٌّ، اَدْعُى، اَلْقٰى، قِ، قُوْا، قِيْنَ، اِتَّقُوْا، اَلْمَوْلٰى، دَاعُوْنَ، اَيِرَ، اَيِرِيْ، يَرَوْنَ، حَيُّوْا، اَسْتَحْيِيْ، اِسْتَحْيِيْ، يَحْيٰى، تَحِيَّةٌ

(۱۰) ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

خَاصِّیَّاتُ الْاَبْوَابِ

۱- فعل مجرّد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خاصِّیَّت کہلاتی ہیں +

۲- خود مجرّد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجّہ بہت کم جاتی ہے۔ البتّہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارضِ نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ بابِ مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے +

باب کَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا) +

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اِس باب سے جتنے فعل آتے ہیں اُن کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۶ تنبیہ ۶) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادّے اس سے مستثنیٰ ہیں +

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں اَحْسِبَ، نَعِمَ (تر و تازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا)

وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳- ابواب ثلاثی مزید کی خاصّیات حسبِ ذیل ہیں :-

تنبیہ ۱- ذیل میں لفظ مَاخَذ بہت جگہ آئیگا۔ اس سے مُراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنایا جائے :- عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

(۱) بابُ اَفْعَلَ

خاصّیات	امثلہ
۱- تَعْدِیَہ = لازم کو متعدّی بنانا	ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لیجانا)
۲- بُلوغ = ماخذ میں آیا یا ماخذ میں پہنچنا	اَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبح اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق
۳- وِجْدَان = ماخذ سے متّصف پانا	اَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے صاحبِ عظمت پایا) ماخذ عظمت
۴- صَیرورت = صاحبِ ماخذ ہونا	اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) ماخذ ثمر
۵- نِسْبَة اِلَی الْمَاخَذ = ماخذ کی طرف نسبت کرنا	اَكْفَرْتُهُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کُفر
۶- اِبتدا = نئے معنی کے لئے آنا جو مجرّد کے معنی سے بالکل الگ ہوں	اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادّہ مجرّد شَفِقَ (مہربانی کرنا)

(۲) بَابُ فَعَّلَ

۱۔ تَعْدِیَہ	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا)
۲۔ بُلوغ	عَمَقَ الْمَاءُ (پانی عُمْق [گہرائی] میں پہنچا)
۳۔ صَیرورت	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوْر = کلی شگوفہ
۴۔ نِسْبَۃ اِلَی الْمَاخَذ	فَسَّقْتُہٗ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ اِبتدا	کَلَّمْتُہٗ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادہ کَلِم = زخمی کرنا
۶۔ تَحْوِیْل = کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَیْدٌ یَھُوْدِیًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصْرَانِیٌّ = عیسائی
۷۔ تَکْثِیْر = کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ قَصْر = بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	کَبَّرَ (اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا)

(۳) بَابُ فَاعَلَ

۱۔ مُشَارَکَت = کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲۔ مُوَافَقَتِ مجرّد = مجرّد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ = سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳۔ مُوَافَقَتِ اَفْعَلَ	بَاعَدْتُہٗ بمعنی اَبْعَدْتُہٗ (میں نے اُسے دُور کیا)

ؔ جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائینگے +

خاصّیات	امثلہ
۴۔ مُوافقتِ فَعَّلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)
(۴) بابُ تَفَاعَلَ	
۱۔ مُشارکت ※	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تَخْیِیل = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ یُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مُطاوَعتِ فَاعَلَ یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لئے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے۔	نَاوَلْتُہٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اُس نے لے لیا)
۴۔ اِبتدا	تَبَارَکَ اللّٰہُ (اللہ برکت والا ہے) مادّہ بَرَکٌ = اونٹ کا بیٹھنا
(۵) بابُ تَفَعَّلَ	
۱۔ تکلّف = کسی صفت کو خود میں بہ تکلّف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلّف بہادر بنا)
۲۔ تَجَنُّب = ماخذ سے بچنا	تَاَثَّمَ عَلِیٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اِثْمٌ = گناہ
۳۔ اِتّخاذ = کسی چیز کو ماخذ بنا لینا	تَبَنَّیْتُ اَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنا لیا) ماخذ اِبْنٌ = بیٹا
۴۔ تَحَوُّل = کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ یَھُوْدِیٌّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) ماخذ نَصْرَانِیٌّ

※ باب فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں ۔

لہ مُطاوعت اور مُوافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو ۔ ۲ تکلّف اور تخییل کا فرق یاد رکھو ۔

خاصیات	امثلہ
۵۔ صَیْرُوْرَت	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مَال
۶۔ اِبتدا	تَکَلَّمَ (کلام کرنا) مادّہ کَلِمَ۔ زخمی کرنا

(۶) بابُ اِنْفَعَلَ

۱۔ لُزُوم = لازم ہونا	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)
۲۔ مُطَاوَعتِ فَعَّلَ	کَسَّرْتُہٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔ مطاوعتِ مجرّد	قَطَعْتُہٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ اِبتدا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ۔ جُدا ہونا

(۷) بابُ اِفْتَعَلَ

۱۔ اِتّخاذ	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بِل بنایا) ماخذ جُحْر = بِل
۲۔ مُطاوعتِ فَعَّلَ	حَمَّلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اُس پر لادا تو وہ لد گیا)

(۸) و (۹) بابُ اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ

۱۔ لُزُوم	یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لَوْن یعنی رنگ کے معنی میں یا عیب کے معنی میں آتے ہیں	
۲۔ لَوْن		اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سُرخ ہونا)
۳۔ عَیب		اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)

خاصیات	امثلہ
(۱۰) باب اِسْتَفْعَلَ	
۱۔ اتخاذ ۲۔ طلب ۳۔ قصر ۴۔ حسبان = گمان کرنا	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا) اِسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اُسے اچھا گمان کیا)
(۱۱) باب اِفْعَوْعَلَ	
۱۔ لزوم ۲۔ مبالغہ	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)
(۱۲) باب اِفْعَوَّلَ	
۱۔ لزوم ۲۔ مبالغہ ۳۔ ابتدا	اکثر لازم ہوتا ہے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد سے کم ہی معنی نہیں ہے اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)
ابواب ثلاثی مجرد و مزید فیہ	
(۱) باب فَعَلَ	
۱۔ قصر	حَمْدَلَ (الحمدللہ کہنا) بَسْمَلَ (بسم اللہ کہنا)

خاصّیات	امثلہ
۲۔ اِلْبَاس = کسی کو ماخذ پہنانا	بَرْقَعْتُهٗ (میں نے اُسے بُرقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ = بُرقع
۳۔ اِتِّخَاذ	قَنْطَرَ (پُل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ
(۲) بابُ تَفَعْلَلَ	
۱۔ تَحَوُّل	تَزَنْدَقَ (زندیق ہوجانا) ماخذ زِنْدِیْق = بے دین
۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعْلَلَ	دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لُڑھکایا تو وہ لُڑھک گئی)
۳۔ تَلَبُّس = ماخذ کو پہن لینا	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے بُرقع پہنا)
(۳) بابُ اِفْعَلَّ	
۱۔ اِبْتِدا ۲۔ مُبالَغہ	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنّا ہوا) رَأَيْتُ جَارِيَةً[1] تَشْرَئِبُّ كَالظَّبْيِ[2]
(۴) بابُ اِفْعَنْلَلَ	
۱۔ مُبالَغہ	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲۔ اِبْتِدا	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد مُنقبض ہوگیا)

[1] جَارِيَةٌ لونڈی۔ لڑکی ۔ [2] ظَبْيٌ ہرن ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

اِنْ اگر۔ نہیں	عَلَيْكَ تجھ پر۔ تجھ پر لازم ہے
اَلْأَبُ الْيَسُوْعِيُّ پادری	فِطْرَةٌ اصلی طبیعت۔ طبعی دین۔ اسلام
اَسَفٌ افسوس	مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا
اِخْتَانَ (و۔ے) خیانت کرنا	مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہلِ مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے
اِسْتَغَاثَ (و۔ا) فریاد چاہنا	
اَكْلٌ کھانا	
اِنْتَشَرَ پھیل جانا	مَنَامٌ سونے کا وقت۔ نیند
تِجَارَةٌ بیوپار	مَنْسُوْخٌ رد کیا ہوا
تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا	مَوْلُوْدٌ بچہ
ثَلْثٌ وَثَلٰثُوْنَ ۳۳	نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) آفت
سُوْءٌ برا	نُصُبٌ (ج اَنْصَابٌ) تھان یا مقبرہ جسے پوجا جائے
شُرْبٌ پینا	هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا	هُنُوْدٌ (هِنْدِيٌّ کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے۔ یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لئے بولا جاتا ہے
صَنَاعَةٌ ہنرمندی۔ کاریگری	
صَنَمٌ بت	
عَابِدٌ (ج عبدۃ) پوجنے والا	

مشق نمبر ۳۴

(۱) فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (۲) لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوا يَسْتَغِيثُونَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَأَعْرَضُوا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ (۴) اَلْآبَاءُ الْيَسُوعِيُّونَ انْتَشَرُوا فِي الْبِلَادِ وَنَصَّرُوا كَثِيرًا مِنَ الْهُنُودِ وَعِبَدَةِ الْأَصْنَامِ وَالْأَسَفُ عَلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ تَنَصَّرُوا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِينٌ مَنْسُوخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوعِيُّونَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوا بِهَا (۵) سَبِّحُوا بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ مَرَّةً وَحَمِّدُوا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ وَهٰكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ (۶) لَا تُكَفِّرُوا وَلَا تُفَسِّقُوا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوءِ (۷) تَمَوَّلَ أَهْلُ أَمْرِيكَا وَأَرْبَا وَالْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ (۸) إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَكُمْ مُصِيبَةٌ فَاسْتَرْجِعُوا (۹) وَجَدْنَا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِينَ يَخْتَانُونَ فِي بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا (۱۰) عَلَيْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدَلَةِ بَعْدَهُمَا ۞

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱ - افعال تامّہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۰-۱) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مِل کر پُوری بات (مرکّب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدّی (دیکھو درس ۱۰-۱) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مِلکر جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَیْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں ✣

۲ - افعال ناقصہ وہ، جو ہیں تو "لازم" لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ اُن کے فاعل کے متعلّق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَیْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہوگیا؟ پس جب کہا جائیگا صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہوگیا) تو یہ ایک بات پُوری ہوگی ✣

تنبیہ ۱- پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= معتلّ اللام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں حرف علّت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳ - فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اُس کی

خبر کہتے ہیں ؛

۴ ۔ فعل ناقص کا اسم حالت رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں : کان خالدٌ شجاعًا (خالد بہادر تھا) ؛

۵ ۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال ناقصہ جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالتِ رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبی میں آجاتی ہے ؛

۶ ۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کرا دینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسخ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں ؛

۷ ۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ اِنَّ[1] اور اُس کے اَخَوات (بہنیں) یعنی اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔ مگر اِن کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے یعنی اِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کرلو :۔

جملۂ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	کَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	کَانَ الرَّجُلَیْنِ حَاضِرَیْنِ	اِنَّ الرَّجُلَیْنِ حَاضِرَانِ

[1] اِنَّ کا کچھ بیان حصۂ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گذر چکا ہے۔ حصۂ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا ؛

جملۂ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ	کَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِیْنَ	اِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ
اَلْاُمَّھَاتُ حَاضِرَاتٌ	کَانَتِ الْاُمَّھَاتُ حَاضِرَاتٍ	اِنَّ الْاُمَّھَاتِ حَاضِرَاتٌ

۸۔ افعال ناقصہ یہ ہیں:۔

کَانَ[1] (تھا۔ ہُوا۔ ہے)، صَارَ[2] (ہُوا)، اَصْبَحَ[3] (صبح کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، اَمْسٰی[4] (شام کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، اَضْحٰی[5] (چاشت کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، ظَلَّ[6] (دن میں ہُوا۔ ہُوا)، بَاتَ[7] (رات میں ہُوا۔ ہُوا)، دَامَ[8] (ہمیشہ ہُوا۔ رہا)، مَازَالَ[9] (ہمیشہ ہُوا۔ رہا)، مَابَرِحَ[10] (ہمیشہ رہا)، مَافَتِئَ[11] [مَافَتَأَ بھی آتا ہے] (ہمیشہ رہا)، مَاانْفَکَّ[12] (ہمیشہ رہا)، مَادَامَ[13] (جب تک رہا)، لَیْسَ[14] (نہیں ہے)۔

تنبیہ ۲۔ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں۔ ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَیْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانۂ حال ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے:

لَیْسَ الْوَلَدُ کَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے)۔

۹۔ مَادَامَ[13] اور لَیْسَ کے سوا تمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ[8] فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے۔

۱۰۔ لَیْسَ کی گردان اِس طرح ہوگی:۔ لَیْسَ، لَیْسَا، لَیْسُوْا، لَیْسَتْ، لَیْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمَا، لَسْتُمْ، لَسْتِ، لَسْتُمَا،

[8] مَادَامَ سے مضارع نہیں بنا لیتے ہیں۔

لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا ٭

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں۔ مگر مَادَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مضارع بہت کم آتا ہے ٭

۱۲۔ کَانَ یَکُوْنُ کی گردانیں قَالَ یَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ یَصِیْرُ اور بَاتَ یَبِیْتُ کی گردانیں بَاعَ یَبِیْعُ جیسی ہوں، اَصْبَحَ یُصْبِحُ کی اَکْرَمَ جیسی اَمْسٰی یُمْسِیْ اور اَضْحٰی یُضْحِیْ کی اَلْقٰی یُلْقِیْ جیسی ظَلَّ یَظَلُّ کی فَرَّ جیسی دَامَ یَدُوْمُ کی قَالَ جیسی زَالَ یَزَالُ کی خَافَ یَخَافُ جیسی بَرِحَ یَبْرَحُ اور فَتِئَ یَفْتَؤُ کی سَمِعَ جیسی اور اِنْفَکَّ یَنْفَکُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہونگی ٭

۱۳۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں :۔

(۱) کَانَ سے زمانۂ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفۃ سے متّصف ہونا سمجھا جاتا ہے : کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانۂ ماضی میں زید علم کی صفۃ سے متّصف تھا ٭

تنبیہ ۳۔ مگر اللہ کے ساتھ زمانۂ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی : کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے

موقع پر لفظ کَانَ محض تحسینِ کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے

(۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہوگئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہوگئی۔ صَارَ رَشِيْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہوگیا) یعنی رشید کی جَہل کی صفۃ عِلم سے مُبدّل ہوگئی ٭

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام، چاشت، دن، رات): اَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہوگیا)، اَمْسٰى خَالِدٌ حَزِيْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہوگیا)

کبھی صَارَ کی مانند محض "ہونے" کے معنی لئے جاتے ہیں: اَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہوگیا) اسی طرح اَضْحٰى، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کئے جاتے ہیں ٭

(۴) نمبر ۸ "دَامَ" کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے) ٭

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے اِستمرار (ہمیشگی) کیلئے استعمال ہوتے ہیں: مَازَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ بزرگ رہا) ٭

ان چار فعلوں میں "مَا" نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا ہے

چونکہ اِن چاروں فعلوں کے معنوں میں "قائم رہنے" کی نفی ہے۔ اِس لئے اِس پر مائے نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہوجاتی ہے اور "قائم رہنا" کے معنی پیدا ہوتے ہیں: فَرَالَ کے معنی ہیں "زائل ہوا" یعنی "قائم نہ رہا" تو مَازَالَ کے معنی ہوئے "زائل نہ ہوا یعنی قائم رہا"۔ اسی طرح مَابَرِحَ وغیرہ ٭

(۶) مادام میں "ما" ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں "جب تک" اسی لئے مَادَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَادَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا) ٭

تنبیہ ۳۔ فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں:
قَامَ التَّلَامِذَةُ مَاقَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَاقَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک اُستاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے) ٭

(۷) لَیْسَ نفی کے لئے آتا ہے: لَیْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے) ٭

تنبیہ ۴۔ لَیْسَ کی خبر پر عموماً بِ لگا کر مجرور کردیتے ہیں، لَیْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا (دیکھو سبق ۶-۸) ٭

تنبیہ ۵۔ فعل ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو ٭

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۵

حَامِضٌ کھٹا	عَرْجَاءُ (اَعْرَجُ کا مؤنث) لنگڑی
زِحَامٌ بھیڑ	غَزِیْرٌ بہت زیادہ۔ موسلا دھار

غَمَامٌ اَبر	مِصْبَاحٌ (ج مَصَابِیْحُ) چراغ
قَصِیْرٌ (ج قِصَارٌ) کوتاہ	مَطَرٌ ج اَمْطَارٌ) بارش
قَمِیْصٌ (قُمْصَانٌ) پیرہن	مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا
کَثِیْفٌ گھنا	نَشِیْطٌ خوش دل۔ چست
مُتَاَلِّمٌ دردناک۔ تکلیف زدہ	هَادِئٌ باآرام۔ باسکون
مُتَّقِدٌ سُلگا ہوا۔ روشن	جَوٌّ فضا۔ زمین و آسمان کی درمیانی جگہ

مشق نمبر ۳۷

تنبیہ ۵۔ دیکھو ایک طرف جملۂ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالت نصبی میں بتلایا گیا ہے ؛

(۱) اَلْبَیْتُ نَظِیْفٌ	کَانَ الْبَیْتُ نَظِیْفًا
(۲) اَلْقَمِیْصُ قَصِیْرٌ	صَارَ الْقَمِیْصُ قَصِیْرًا
(۳) اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ	اَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا
(۴) اَلْغَمَامُ کَثِیْفٌ	اَمْسَی الْغَمَامُ کَثِیْفًا
(۵) اَلزِّحَامُ شَدِیْدٌ	اَضْحَی الزِّحَامُ شَدِیْدًا
(۶) اَلْمَطَرُ غَزِیْرٌ	ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِیْرًا
(۷) اَلْمِصْبَاحُ مُتَّقِدٌ	بَاتَ الْمِصْبَاحُ مُتَّقِدًا
(۸) هَلِ النَّهْرُ جَارٍ ؟	نَعَمْ! دَامَ النَّهْرُ جَارِیًا

(۹) هَلِ الْبَابُ مفتوحٌ — لَيْسَ الباب مفتوحًا
(۱۰) هل الشَّاةُ عَرْجَاءُ — لَيْسَتِ الشاةُ عَرْجَاءَ
(۱۱) اَلْوَلَدُ صَالِحٌ — مَازَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا
(۱۲) اَلْوَلَدَانِ صَالِحَانِ — مَازَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ
(۱۳) اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ — مَازَالَ الْاَوْلَادُ صَالِحِيْنَ يَا صُلَحَاءَ
(۱۴) اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ — مَازَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً
(۱۵) اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ — لَاتَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ

تنبیہ ۶۔ مذکورہ پندرہ جملوں پر اِنَّ داخل کرکے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو۔

(۱۶) هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ — مَافَتِحَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا
(۱۷) اَاَنْتَ جَالِسٌ اِلَى الظُّهْرِ؟ — انا اَجْلِسُ مَادَامَ اَبِيْ جَالِسًا
(۱۸) اَهٰذَا اَخِيْ — لَيْسَ هٰذَا اَخَاكَ
(۱۹) هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ — لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ.

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو۔

(۱) كَانَ الْوَلَدُ ..... — (۳) كَانَ الرَّجُلَانِ .....
(۲) صَارَ الْجَوُّ ..... — (۴) اَصْبَحَ الرِّجَالُ .....

(۵) كَانَتِ الْبِنْتُ ..... (۱۱) لَيْسَ الْقَمِيصُ .....
(۶) صَارَتِ الْمَرْءَتَانِ ..... (۱۲) اَنَا اَقُومُ صَادَامَ .. ..
(۷) اَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ ..... (۱۳) اَلَيْسَ ... صَادِقًا
(۸) اَمْسَى الْمَطَرُ ... (۱۴) مَازَالَ الْغَمَامُ .....
(۹) بَاتَ الْمَرِيضُ . (۱۵) اَلَيْسَتِ .... مُهَذَّبَاتٍ
(۱۰) سَيَكُونَ التَّلَامِذَةُ .... (۱۶) .... مَادَامَ الْاُسْتَاذُ جَالِسًا

مشق نمبر ۳۹ ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو!

(۱) صَارَ الطِّينُ خَزَفًا

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر
(الطِّينُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے
(خَزَفًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے
فعل ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا+

(۲) قَدْ يَصِيرُ الْجَاهِلُونَ عَالِمِينَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)
(قَدْ) حرف تبعیض ہے۔ یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض کے معنی میں۔
(يَصِيرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے
(الْجَاهِلُونَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔ اس کے

+ لَیْسَ اور دامَ کے معنی ہیں۔

رفع کی علامت ـُوْنَ ہے۔
(عَالِمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے اس لئے نصب کی علامت ـِیْنَ ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مِل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم چُست تھا (۳) پیرہن لمبا ہو گیا (۴) شام کے وقت بھیڑ سخت ہو گئی (۵) بیمار نے آرام سے رات گذاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ مہذّب رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں (۸) بارش دن میں مُوسلا دھار رہی (۹) فضارات میں کثیف رہی (۱۰) سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی حاضر ہونگی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہوگے میں کھڑا رہونگا۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ (۱۴) الفاظ فعل ناقص کے پڑھے ہیں۔ دراصل وہی افعال ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعال تامّہ (دیکھو درس ۱۰۳۷) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعال ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

عَادَ یَعُوْدُ (لوٹنا۔ ہونا)، تَحَوَّلَ یَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہوجانا)، اِرْتَدَّ یَرْتَدُّ (پھر جانا۔ ہوجانا)، اِسْتَحَالَ یَسْتَحِیْلُ (محال یا مشکل ہونا۔ بن جانا)

اِن کے سِوا اور بھی کئی افعال فعل ناقص کے طور پر آجاتے ہیں۔

ہر لفظ کے دو (۲) معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامّہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں، عَادَ الْخَلِیْلُ مِنْ مَکَّةَ (خلیل مکّہ سے لوٹا)، عَادَ الْخَلِیْلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہوگیا)، تَحَوَّلَ زَیْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)، تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا (دودھ پنیر بن گیا)، اِرْتَدَّ زَیْدٌ عَنْ دِیْنِهٖ (زید اپنے دین سے

پھر گیا)، اِرْتَدَّ الْاَعْمٰی بَصِیْرًا (اندھا بینا ہو گیا)۔ اِسْتَحَالَ الْاَمْرُ (کام مشکل ہو گیا)، اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی کَانَ بھی تامّہ ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں "موجود ہونا" یا "پایا جانا": کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ غَیْرُہٗ (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں کَانَ اور لَمْ یَکُنْ کا صرف فاعل آیا ہے۔ اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے اس لئے وہ تامّہ کہلائیگا۔

۳۔ اَصْبَحَ اور اَمْسٰی بھی تامّہ ہو جاتے ہیں۔ جبکہ ان کے معنی ہونگے "صبح کرنا" یا "صبح کے وقت آنا"۔ "شام کرنا" یا "شام کے وقت آنا": اَصْبَحْنَا یا اَمْسَیْنَا بِالْخَیْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)۔ اَصْبَحَ یا اَمْسٰی عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آپہنچا)۔

۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامّہ ہو جاتا ہے، دَامَ مَجْدُکُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵ یاد رکھو دعا میں یا بددعا میں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے مگر معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں اور مائے نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں: کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِکَ (اللہ تیری مدد میں رہے)۔ لَا زِلْتُمْ سَالِمِیْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)۔ طَالَ عُمْرُہٗ (اس کی عمر دراز ہو)۔ لَا بَارَکَ

اللّٰہُ فِیکَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے۔ یہ بددعا ہے)۔ کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہوجاتا ہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ (اللہ تمھیں بخش دے) +

۶۔ فعل ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کرسکتے ہیں: کَانَ قَائِمًا زَیْدٌ (زید کھڑا تھا)۔ اس کو کَانَ الْقَائِمَ زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کردیتے ہیں صغیرًا کَانَ او کبیرًا[1] +

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: کَانَ لِی غُلَامٌ۔ کَانَ عِنْدِی غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا) +

۷۔ یَکُوْنُ (کَانَ کا مضارع) پر کوئی حرف جازم (دیکھو سبق ۲۱-۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کردیا جاتا ہے یعنی لَمْ یَکُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ یَکُ، لَا تَکُنْ سے لَا تَکُ، لَمْ أَکُنْ سے لَمْ أَکُ ہوجاتا ہے: لَمْ أَکُ جَبَّارًا شَقِیًّا (میں جابر بدبخت نہیں تھا)

لیکن جب مابعد سے ملاکر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہوسکتا: لَمْ یَکُنِ الْوَلَدُ کَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ یَکُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائیگا +

۸۔ اِس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمھیں کسی قدر معلوم ہوچکا ہے اور چوتھے حصے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملۂ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ۶-۷)

[1] چھوٹا ہو یا بڑا +

خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آسکتا ہے اور شبہ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آسکتا ہے۔ اسی طرح فعل ناقص اور اِنَّ اور اُس کے اَخوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آسکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:-

خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [1]	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [2]	اِنَّ خَالِدًا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [3]
اَلشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ [4]	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ [5]	اِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ
اَلْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	اِنَّ الْهِرَّةَ فِي الْبَيْتِ
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	اِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو۔ سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القرآن مفعول ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مِل کر جملہ فعلیہ ہوگیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مِل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعی میں سمجھا جائیگا۔ مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ كَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالتِ نصبی میں سمجھا جائیگا۔

دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور

[1] خالد قرآن پڑھتا ہے۔ [2] خالد قرآن پڑھتا تھا۔ [3] بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے۔ [4] موسم سرما کی سردی سخت ہے۔ [5] موسم سرما کی سردی سخت تھی۔

ہے۔ اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے ؛

تنبیہ ۱۔ اعراب محلّی اور تقدیری

تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو اُن پر اعراب کی حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مَبْنِي ہیں یا مرکّب تو محل و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کرلیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعرابِ محلّی کہتے ہیں مثلاً جَاءَ هٰذَا[1] میں "هٰذا" فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ مگر مَبْنِي ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ اس لئے اس جملے میں "هٰذا" کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہینگے۔ رَأَيْتُ هٰذا میں "هٰذا" مفعول ہے اس لئے اسے محلاً منصوب یا منصوب المحل کہا جائیگا اور قُلْتُ لِهٰذَا میں "هٰذا" حرف جرّ کے بعد آیا ہے اس لئے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحل کہینگے۔ تم نے حصۂ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب

[1] تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مَبْنِي ہوتا ہے ؛

نہیں پڑھا جاتا اور اسم منقوص (جس کے آخر میں ی ہو) پر
حالت رفعی و جرّی میں اعراب نہیں پڑھا جاتا ایسے اسموں
پر جو اعراب فرض کرلیا جائے، ہے تو وہ بھی محلّی، مگر کتبِ صرف
میں اسے تقدیری کہتے ہیں +

مشق نمبر ۱۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱۔ قَدْ یَصِیْرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)

(قَدْ) حرف تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پر داخل ہو تو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(یَصِیْرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

۲۔ بَاتَ الْمَرْضٰی مُتَاَلِّمِیْنَ (بیماروں نے دُکھ میں رات گذاری)

(بَاتَ) فعل ناقص، ماضی ہے مبنی ہے فتحہ پر۔

(الْمَرْضٰی) جمع ہے مَرِیْضٌ کی۔ اسم ہے فعل ناقص کا حالت رفعی میں ہے مگر اسم مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جاسکتا

اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔

(مُتَأَلِّمِيْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت یِ یْنَ ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو سبق ۱-۵)

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوا۔

۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيْدٌ (لفظی معنی۔ ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہو گئی)

اس جملے میں (اَلشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدُهُ شَدِيْدٌ) جملۂ اسمیہ ہو کر خبر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔

(اَلشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدُهُ) بَرْد دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ هُ ضمیر مجرور ہے۔ مبنی ہے۔ مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور کہینگے۔

(شَدِيْدٌ) خبر ہے دوسرے مبتدا کی مرفوع ہے۔

مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدا (اَلشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مِل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔

۴ ۔ مَازِلْنَا نَرٰی عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰہِ (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے) ۔

اِس جملے میں (مَازِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص اور اُس کا اسم ہے ۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی ۔ نیچے تفصیل دیکھو :۔

(مَازِلْنَا) فعل ناقص، ماضی جمع متکلم مَازَال سے ۔ اِس میں (نَا) ضمیر ہے ۔ مَبْنِی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اِس لئے محلاً مرفوع

(نَرٰی) فعل مضارع ، محلاً مرفوع ہے ۔ اس میں ضمیر جمع متکلم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع

(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے ۔ مضاف بھی ہے ۔

(خَلْقِ اللّٰہِ) مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے ۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مِل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی ۔ اس لئے اسے محلاً منصوب کہا جائیگا ۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مِل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۶

اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	عَبَرَ (ن) عبور کرنا۔ پار کرنا
اَوْصٰی (۱) وصیت کرنا	عَکَفَ (عَلَیْہِ) کسی چیز کے پاس ٹھیرے رہنا
تَدَارَکَ (۵) تلافی کرلینا۔ اصلاح کرلینا	حَقَّقَ (۲۔ اس کا مصدر تَحْقِیْقٌ ہے) ثابت کر دکھانا
تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا۔ مقصد کو پہنچنا	هَدَّدَ (۲۔ اس کا مصدر تَهْدِیْدٌ ہے) ڈرانا۔ دھمکانا
ثَابَرَ (۳) درپے ہوجانا۔ لگاتار کوشش کرنا	
جَادَ (ن۔ و) سخاوت کرنا	

اَلْاَلْمَانُ جرمنی	زَهْرَةٌ تازگی۔ خوشنمائی۔ پھول
اِدِیْسُوْنَ ایڈیسن، امریکہ کا مشہور موجد	سَمَاحَةٌ سخاوت۔ چشم پوشی
اَمَلٌ (ج اٰمَالٌ) اُمید	سَوَآءٌ برابر
اَنّٰی (اسم استفہام ہے) کس طرح؟	طَائِفَةٌ گروہ
اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	طَائِرٌ پرندہ
بِسَاطٌ فرش۔ غالیچہ	طَائِرَةٌ یا طَیَّارَةٌ ہوائی جہاز
بَغِیٌّ سرکش۔ بدکار	طَیَرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا)
اَلْحَاکِیْ نقّال۔ آج کل فونوگراف کے لئے استعمال ہوتا ہے	طَیَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
	طِیْنٌ کیچڑ

عَزْمٌ پختہ ارادہ	مُذْنِبٌ گناہگار
فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فَتًی ہے)	مِرْيَةٌ شک
فُضُوْلٌ ضرورت سے زیادہ۔ بچا ہوا	مُسْتَحِيْلٌ مشکل۔ محال
لَدٰی پاس لَدَيْكَ تیرے پاس	مُسْتَرِيْحٌ باآرام
مَبْلَغٌ رسائی۔ پہنچنے کی حد	مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا
اَلْمُحِيْطُ بڑا سمندر	مَوَدَّةٌ دوستی
اَلْمُحِيْطُ الْاَطْلَنْطِيُّ بحر اٹلانٹک	نَجَاحٌ کامیابی
	هَفْوَةٌ (ج هَفَوَاتٌ) لغزش غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعال ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو۔

(۱) لَا اَخَافُ اَنْ اُصْبِحَ فَقِيْرًا لٰكِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اُمْسِیَ مُذْنِبًا (۲) قَدْ يُضْحِی الْعَبْدُ سَيِّدًا (۳) يَا فَتَاةُ كُوْنِیْ مُطْمَئِنَّةً (۴) ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰی اَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيْحًا وَاَضْحٰی صَحِيْحًا (۶) دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ (۷) اَلَسْتَ ابْنَ الْاَمِيْرِ؟ (۸) اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً (۹) مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ اِلٰی زَهْرَةَ الْوَرْدِ (۱۰) لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ (۱۱) لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا

أَنْفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُومًا (۱۳) مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ (۱۴) أُسْكُتْ مَا دَامَ السُّكُوتُ نَافِعًا (۱۵) إِنِّي لَا أُبَالِي بِالتَّهْدِيدِ مَا دُمْتُ بَرِيئًا (۱۶) مَا بَرِحَ إِدِيسُونَ الْأَمْرِيكِيُّ يُجَرِّبُ حَتَّى تَوَفَّقَ إِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِي [الْفُونُوغْرَاف] الَّذِي يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيدُهُ (۱۷) قَدْ يَسْتَحِيلُ الْهَوَاءُ مَاءً (۱۸) كُونُوا مُسْلِمِينَ وَلَا تَعُودُوا كُفَّارًا (۱۹) لَا تَجْلِسْ مَا لَمْ يَجْلِسْ أَبُوكَ (۲۰) اللّٰهُ فِي عَوْنِ عَبْدِهِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ (۲۱) إِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيلُ مَوَدَّةً + بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ (۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُولِ سَمَاحَةً + حَتَّى تَجُودَ وَمَا لَدَيْكَ قَلِيلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) قَالَتْ [مَرْيَمُ] أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا (۲) فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ، إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ (۳) قَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ (۴) وَقَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَى (۵) وَانْظُرْ إِلَى إِلٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ [ظَلَلْتَ] عَلَيْهِ عَاكِفًا (۶) أَوْصَانِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۷) فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ (۸) فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ

۱ ۲ ۳ اور ۵ میں مَا کے معنی ہیں "جب تک" یہ "مَا" ظرفیہ ہے ۔ ۳ "مَا" موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"

[اَلْقٰی قَمِیْصَ یُوْسُفَ] عَلٰی وَجْهِهٖ [عَلٰی وَجْهِهٖ یعقوب] فَارْتَدَّ بَصِیْرًا (۹) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ [تامّه] وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامّه] (۱۰) خَالِدِیْنَ فِیْهَا مَادَامَتِ [تامّه] السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ٭

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعال ناقصہ اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا شِبہِ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں ٭

کَانَ النَّاسُ یَظُنُّوْنَ اَنَّ فَنَّ الطَّیَرَانِ نَجَاحُهٗ مُسْتَحِیْلٌ، وَصَارُوْا یَسْخَرُوْنَ مِنْ کُلِّ مَنْ یَظَلُّ یَعْمَلُ لِتَحْقِیْقِهٖ لِاَنَّهُمْ یَرَوْنَ اَنَّ الْاِنْسَانَ عَزْمُهٗ مَحْدُوْدٌ، وَاَنَّهٗ لَنْ یَزَالَ عَلٰی حَالَتِهِ الَّتِیْ خُلِقَ عَلَیْهَا مَادَامَ لَمْ یُخْلَقْ کَالطَّائِرِ، وَلٰکِنَّ الْمُخْتَرِعِیْنَ اٰمَالُهُمْ بَعِیْدَةٌ، فَثَابَرُوْا حَتّٰی تَمَّ نَجَاحُ الطَّیَرَانِ، وَاَصْبَحَتِ الطَّیَّارَاتُ مِنْ اَحْسَنِ وَسَائِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ اَنْ یَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِیْطَ الْاَطْلَنْطِیَّ مِنْ اَمْرِیْکَا اِلٰی اُوْرُبَّا بِلَا خَوْفٍ کَاَنَّهُمْ فَوْقَ بِسَاطِ سُلَیْمَانَ

وَاَصْبَحَ حُکَمَاءُ الْاَلْمَانِ سَبَقُوْا حُکَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ

طَائِرَةٌ تَطِيْرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ اُرْسِلَتْ، فَاِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْاِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ اَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ (من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۲) تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔ (۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (۶) ہم نے خیریت سے صبح کی (۷) کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات گذاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّيْنَ] رات گذاری (۱۰) محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انھیں پالیا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے] ٭

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ کَادَ (قریب ہونا)، کَرَبَ (قریب ہونا)، اَوْشَكَ (قریب ہونا)، عَسٰی (اُمید ہے۔ شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں ؛

تنبیہ ۱۔ کَرَبَ اور اَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے ؛

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: کَادَ الطِّفْلُ یَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے) ؛

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعال مقاربہ بھی افعال ناقصہ کی طرح جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعال مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مُسْتَتِر ہوتی ہے جملۂ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعال مقاربہ کا اسم حالت رفعی میں اور خبر حالت نصبی میں سمجھو ؛

۳۔ اِن فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی اَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد اَنْ کا لانا ہی بہتر ہے: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، کَادَ اور کَرَبَ کے بعد

نہ لانا بہتر ہے ✤

۴۔ عَسٰی اور اَوْشَکَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کرسکتے ہیں: عَسٰی اَنْ یَقُوْمَ زَیْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ اور کَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں ✤

۵۔ کَادَ کا مضارع یَکَادُ (خَافَ، یَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَکَ کا یُوْشِکُ ہے۔ ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰی کا صرف ماضی مستعمل ہے۔ اس کی گردان رَمٰی کی طرح کرلو۔ کَرُبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے ✤

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور اَخَذَ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ ان سب کے معنی میں "شروع کرنا" یا "کرنے لگنا": اَخَذَ الطِّفْلُ یَمْشِیْ (بچہ چلنے لگا) ✤

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَشْفِیَکَ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کردے)

(۲) تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَکَ اَنْ یُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَۃِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:۔

(عَسٰی) فعل مقاربہ،
(اللہ) فعل مقاربہ کا اسم،
(اَنْ) حرف ناصب مضارع،
(یَشْفِیَ) فعل مضارع معروف، منصوب ہے اَنْ کی وجہ سے،
اس میں ضمیر (ھُوَ) مُسْتَتِر ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے
اور وہی اس کا فاعل ہے،
(كِ) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول
ہے، اس لئے اسے منصوب المحل کہینگے۔
فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ
ہو کر خبر ہے عَسٰی کی محلاً منصوب، عَسٰی اپنے اسم و خبر
سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ
تیسرے جملہ میں فعل مقاربہ کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۷

اَبٰی (یَأْبٰی) انکار کرنا	اَذَابَ (و-ا) پگھلانا
اَحْرَقَ جلانا	اِشْتَعَلَ (ا) بھڑکنا

أَسْفَرَ (۱) صبح کا خوب اُجالا ہونا
أَقْبَلَ متوجّہ ہونا۔ کسی کی طرف مُنہ کرنا
أَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا
بَادَرَ (۳) جلدی کرنا
بَعَثَ (ف) بھیجنا۔ اُٹھانا
تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا
جَرٰی (ض۔ی) جاری ہونا۔ دوڑنا
خَصَفَ (ض) لپٹانا
طَارَ (ی۔ض) اُڑنا
فَاقَ (و۔ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)
فَقِهَ (س) سمجھنا
قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)
لَامَ (و۔ن) ملامت کرنا
وَقَعَ (یَقَعُ) گرنا۔ واقع ہونا
أُمْنِيَّةٌ (ج أَمَانِيُّ) آرزو
حَطَبٌ جلانے کی لکڑی

خَيْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے
دُوْنَ بغیر۔ سوا
رُكُوْبٌ سواری
سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ گھڑ دوڑ
شَابٌّ (ج شُبَّانٌ) جوان
عَادِيٌّ معمولی
غَزَالٌ ہرن
فَرَجٌ کشادگی
فَرَحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی
مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ جس مقام سے جناب رسول خدا قیامت کے روز اللہ تعالےٰ سے شفاعت کی التماس کرینگے
هَوْنٌ وقار۔ نرمی
وَرَقٌ پتہ۔ کتاب کا ورق
وَطْأَةٌ شدّت

مشق نمبر ۴۶

(۱) كِدْنَا نَطِيْرُ مِنَ الْفَرَحِ (۲) اَوْشَكَتْ اَمَانِيُّ الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ لِاَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ (۳) اَخَذْتُ اَلُوْمُ نَفْسِيْ (۴) لَمَّا اَسْلَمَ عَمَّارٌ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يُحْرِقُوْنَهُ بِالنَّارِ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَدْعُوْلَهُ (۵) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ (۶) يُوْشِكُ الْحَرُّ يُذِيْبُ الْاَجْسَامَ (۷) اَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَاَسْلِحَتَنَا (۸) عَسَيْنَ اَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ اَحْوَالِ اَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوْقُ نَرْوَجَهَا فِي الْعِلْمِ (۱۰) اِذَا اَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْاَزْهَارَ وَالْاَثْمَارَ (۱۱) كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْاَلَمِ

(۱۲) عَسَى الْهَمُّ الَّذِيْ اَمْسَيْتُ فِيْهِ ✦ يَكُوْنُ وَرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِيْبٌ

(۱۳) اِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ ✦ اِلَيْهِ بِوَجْهٍ اٰخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۴) فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ (۱۵) عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۱۶) طَفِقَا اٰدَمُ وَحَوَّاءُ يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (۱۷) عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

(۱۸) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ (۱۹) لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (۲۰) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا (۲۱) قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَّا تُقَاتِلُوْا (۲۲) ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۔

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ۔ ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:۔

كان لي حصان عربيّ جميل المنظر سمّيناه بالغزال لأنّه كان سريع السّير، حتّى كاد ان يسبق السّيّارات، وكان لا يزال يسبق الخيل في السّباق[1]، وفاز بكثير من الانعامات، حتّى صرت غنيّا بسببه۔

يومًا رأيته قد اصبح مريضا واوشك ان يموت، فظلّ قلبي متألّما، وبادرت الى علاجه وانفقت عليه الف ربّية ليعود الى حاله السابق، لكن لم يعد صحيحا كما كان اوّلا، وما انفكّت واحدة من رجليه ضعيفة فلم يبق اهلا للمسابقة، لكنّه ما برح يجري جريا[2] عاديّا۔ فلم ازل استعمله للرّكوب مادام شابّا قويّا۔

[1] گھڑ دوڑ۔ [2] معمولی چال۔

وكان ولدى الصّغير يركبه فيفرح ويصهل ليسرّ الولد ويمشي به هونا لكيلا يخاف الولد ولا يقع على الارض۔

وكان يفهم القول والاشارة كالانسان ويفعل مايقال له، فكانّ ذلك الحيوان كان يجيبنا بغير اللّسان۔ وفى السّنة الماضية مرض ومات فتأسّفنا كثيرا۔ وبعد ذلك الحصان ماوجدنا مثله الى الآن ؛

اشعار

انّ الغزال حصاننا	قد كان كالانسان
هو كان يفهم قولنا	ويجيب دون لسان
ولد صغير يركبه	فيسرّ كالفرحان
يمشي ويصهل فرحة	يجرى بالاطمئنان

الدّرس الأربعون

(۱) أفعال المدح والذّمّ

۱۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لئے ہے اور بِئْسَ (دراصل بَئِسَ) مذمّت کے لئے۔ ان کا فاعل اکثر معرّف باللّام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرّف باللّام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد

ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذّم ہوتا ہے :
نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم مرد کا بُرا غلام ہے) ان مثالوں میں خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور مقصود بالذّم ہیں۔ ترکیب میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مِل کر خبر مقدّم مانتے ہیں +

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شَیْءٌ) آتا ہے۔ نِعِمَّا هِيَ (دراصل نِعْمَ مَا هِيَ = اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے : نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس صورت میں نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے (تمیز کا بیان چوتھے حصّے میں آئیگا) فعل و فاعل اور تمیز ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر خبر مقدّم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخّر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا +

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذّم کو حذف کر دیتے ہیں :
نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ = ایّوب اچھا بندہ ہے) نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ [اللّٰہُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے) +
نِعْمَ کا مؤنّث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ

اَلْاِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءَةُ غَادِرَةٌ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بُری عورت ہے) ٭

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا ٭

۵۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَاحَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَا حَبَّذَا (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف بُرا ہے) ٭

تنبیہ ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے ٭

تنبیہ ۲۔ سَاءَ (بُرا ہونا۔ بُرا لگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ یَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے ٭

(۲) صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ
تعجّب کے ۲ دو صیغے

۱۔ مَا اَفْعَلَهٗ اور اَفْعِلْ بِهٖ یہ دونوں وزن تعجّب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجّب کے ۲ دو صیغے) کہتے ہیں: مَا اَحْسَنَهٗ یا اَحْسِنْ بِهٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اسی طرح هٗ اور هِ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث،

واحد، تثنیہ یا جمع لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا: مَا اَحْسَنَ رَشِیْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا اَطْوَلَ الرَّجُلَیْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ اَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ ہیں) ٭

۲۔ مَا اَحْسَنَ رَشِیْدًا کے لفظی معنی ہونگے "کس چیز نے حسین (صاحبِ حُسن) بنایا رشید کو" گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ "رشید کتنا حسین ہے"۔

اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ کے لفظی معنی ہونگے "رشید کو حسین سمجھ" یعنی رشید اتنا حسین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حُسن کا اعتراف کرے۔ اِس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بڑھایا گیا ہو ٭

تنبیہ ۔ نحویوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر ۴۸ میں لکھی جائیگی ٭

۳۔ ماضی کے لئے کَانَ اور مستقبل کے لئے یَکُوْنُ بڑھا کر

بولتے ہیں: مَا كَانَ اَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُوْنُ اَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا) ÷

۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور ثلاثی مجرّد کے جو مادّے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجّب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدروں پر اَشَدَّ یا اَشِدْ یا اَعْظَمَ یا اَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جا سکتے ہیں: مَا اَشَدَّ اِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزّت دیتے ہیں)، اَعْظِمْ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَذِّرِ اِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَا اَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْاِبْنَةِ (لڑکی کا رُخسار کیا ہی سُرخ ہے) مَا اَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے) ÷ مشق نمبر ۴۸

۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا

(۲) اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ

اس طرح:۔

(مَا) اسم تعجّب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے،
(اَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتحہ پر، اس میں ضمیر (هُوَ)

مُستتر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلًّا مرفوع،
(رَشِیْدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب
فعل و فاعل و مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلًّا مرفوع،
مبتدا و خبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوا +

(اَحْسِنْ) فعل امر، تعجّب کے لئے ہے، مبنی ہے سکون پر،
اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلًّا مرفوع،
(بِ) حرف جارّ ہے۔ اِس جگہ زائد واقع ہوا ہے،
(رَشِیْدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے
منصوب المحل ہے،
فعل تعجّب فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۸

اَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا	رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں
خدا کی طرف	شِرْكٌ شریک کرنا
اَخْفٰی (۱) چھپانا	شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان
اِبْیِضَاضٌ سفیدی (اِبْیَضَّ کا مصدر)	کے کنارے کی سُرخی
خِیَارٌ ککڑی۔ کھیرا	عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا

عَاذِلٌ ملامت کرنے والا	مَا اَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَیِّدٌ سے بنا ہے)
عَاقِبَةٌ انجام	مُرْتَفَقٌ آرامگاہ
عَشِيْرٌ دوست۔رشتہ دار	مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بددعا ہے)	مَقْتٌ غصہ
قَصْوَاءُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام ہے	مَوْلٰى آقا
مَا اَحْلٰى کیا ہی میٹھا ہے (حُلْوٌ سے بنا ہے)	هَوًى محبت، عشق، خواہش
مَا اَرْدَءَ کیا ہی ردی ہے (رَدِیءٌ سے بنا ہے)	

مشق نمبر ۴۹

(۱) نِعْمَ هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ مَا اَحْسَنَهُمْ (۲) بِئْسَ هٰذَا الْخِيَارُ مَا اَرْدَاهُ (۳) نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتْ عَاقِبَتُهُ وَبِئْسَ الْكِذْبُ وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهُ (۴) حَبَّذَا اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَاحَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا (۵) سَاءَتِ الْمَرْءَةُ سَلْمٰى مَا اَقْبَحَهَا (۶) مَا اَسْبَقَ الْفَاسِقَ اِلٰى مَقْتِ اللّٰهِ (۷) مَا اَكْبَرَ مَقْتَ اللّٰهِ عَلَى الْمُشْرِكِ (۸) مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَمَا اَقْبَحَ تِلْكَ الْاِبْنَةَ (۹) هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا اَسْهَلَهُ وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا اَصْعَبَهَا (۱۰) نِعْمَتِ النَّاقَةُ قَصْوَاءُ مَا اَجْوَدَهَا (۱۱) مَا اَشَدَّ تَكْرِيْمَ

اَلْعُلَمَاءِ وَمَا اَعْظَمَ تَذْلِيلَ الْجُهَلَاءِ (۱۲) نِعْمَ الْوَلَدُ اَنْتَ وَمَا اَحْسَنَكَ (۱۳) اَعْظِمْ بِعِلْمِهِ وَاَشْدِدْ بِجَهْلِكَ (۱۴) نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ (۱۵) مَا اَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ (۱۶) مَا يَكُوْنُ اَعْظَمَ ابْيِضَاضَ نُوْرِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ (۱۷) اَلْمِدَادُ فِيْ هٰذِهِ الدَّوَاةِ [يَا الْمِحْبَرَةِ] اَسْوَدُ مَا اَشَدَّ سَوَادَهُ (۱۸) سَرَّنِيْ مَا سَمِعْتُ وَسَاءَنِيْ مَا رَاَيْتُ

(۱۹) اَلَا حَبَّذَا عَاذِرِيْ فِي الْهَوٰى ۔ وَلَا حَبَّذَا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۰) قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ (۲۱) اَسْمِعْ بِهٖ وَاَبْصِرْ (۲۲) بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۳) نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (۲۴) لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ (۲۵) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ (۲۶) اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (۲۷) سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔

مشق اُردو سے عربی نمبر ۵۰

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے (۴) شرک بُری چیز ہے اور کتنی بُری ہے (۵) یہ تربوز نکما ہے اور کیا ہی

ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بخل بُری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی بُرا ہے (۱۰) بُرا ہے فضول خرچ اور بُرا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمھارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے +

مشق (كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيذٍ إِلَى أَبِيهِ) نمبر ۵۱

سَيِّدِي الْوَالِدَ الْأَمْجَدَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ بَعْدَ إِهْدَاءِ وَاجِبِ الْاِحْتِرَامِ أَعْرِضُ لِحَضْرَتِكَ أَنِّي طَالَمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْكَ رِسَالَةً تَسُرُّكَ وَأُمِّي الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِيعَ أَهْلِ الْبَيْتِ وَحَيْثُ إِنِّي ظَفِرْتُ الْيَوْمَ بِمُنَايَ بَادَرْتُ بِهِ لِمَسَرَّتِكُمْ أَجْمَعِينَ۔

أَوَّلًا، أَنِّي تَمَّمْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ مَعْرِفَةَ الْأَفْعَالِ وَأَقْسَامِهَا فَالْآنَ أَنَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهُ وَصِيغَتَهُ وَقِسْمَهُ وَلِهٰذَا قَدِ ازْدَادَتْ لِي قُوَّةُ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِي الْعَرَبِيَّةِ

ثَانِيًا، أُبَشِّرُكُمْ جَمِيعًا بِغَايَةِ السُّرُورِ أَنِّي نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

۱؎ عرصہ دراز سے ۲؎ ظَفِرَ (س) کامیاب ہونا۔ ۳؎ مُنیٰ آرزو + ۴؎ طاقت +

وَبِبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الِامْتِحَانِ وَالْمَزِيدُ أَنِّي صِرْتُ الْأَوَّلَ فِي فَصْلِي۔

يَا أَبِي الْمُحْتَرَمَ! إِنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الِامْتِحَانِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ أَجْرَى[1] حَضَرَاتُ الْمُفَتِّشِينَ امْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِي الْمَوَادِّ الَّتِي تَلَقَّوْهَا فِي مُدَّةِ ثَلٰثَةِ الْأَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الِامْتِحَانُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَعْنِي[2] قَبْلَ أَمْسِ، وَأَمْسِ، وَالْيَوْمَ إِلَى الْعَصْرِ. ثُمَّ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفَتِّشُونَ وَالْأَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيرُ التَّلَامِذَةَ فَصْلًا بَعْدَ فَصْلٍ وَأَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهِ[3] وَنَتِيجَةِ امْتِحَانِهِ۔

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِي وَاصْطَفَّ[4] التَّلَامِذَةُ أَعْلَنَ الْمُدِيرُ أَنِّي كُنْتُ الْأَوَّلَ فِي فَصْلِي۔ فَتَوَجَّهَتْ نَحْوِي[5] الْوُجُوهُ وَشَخَصَتْ[6] إِلَيَّ الْأَبْصَارُ وَرَمَقَنِي[7] الْمُدِيرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُورِ وَقَالَ "أَكْرِمْ بِتِلْمِيذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ مِنْ وُجُودِهِ فِي الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهِ نُصْبَ الْعَيْنِ، نِعْمَ التِّلْمِيذُ أَنْتَ وَمَا أَعْقَلَكَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ يَا بُنَيَّ وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْأَعْمَالِ۔

أَمَّا أَنَا يَا وَالِدِي! فَبَقِيتُ كَأَنِّي مَلَكْتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَشَرَعَ

---

[1] جاری کرنا ✦ [2] عَنِي يَعْنِي قصد کرنا۔ مُراد لینا ✦ [3] یہاں دَرَجَة کے معنی نمبر کے ہیں ✦ [4] اِصْطَفَّ۔ اِصْتَفَفَ (ت) صف باندھنا ✦ [5] طرف ✦ [6] نظر کی ٹکٹکی بندھ جانا ✦ [7] کن انکھیوں سے دیکھنا ✦

قَلْبِيْ يَرْقُصُ رَكِدْتُ اَطِيْرُ بِالسُّرُوْرِ، وَتَحَوَّلَ تَرَحِّيْ فَرَحًا، وَالْجُرْحُ[1] الَّذِيْ كَانَ اَصَابَنِيْ بِالسُّقُوْطِ[2] فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ صَارَ مُنْدَمِلًا۔

يَا اَبَتِ! بِمَا اَنَّكَ عَوَّدْتَنِيْ[3] عَلٰى اَدَاءِ شُكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الشُّكْرِ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ كَثِيْرًا عَلٰى مَا اَسْبَغَ[4] عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ۔

وَلِمَا اَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةً غَدًا وَبَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْاَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى الْجِبَالِ الْقَرِيْبَةِ وَنَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ۔ ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ اِنَّمَا قَصَصْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ الْمَكْتُوْبَ لِيَزِيْدَ اَنْبِسَاطُكُمْ[5] جَمِيْعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ۔

هٰذَا* وَاُهْدِيْ اِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَاِخْوَتِيْ وَاَخَوَاتِيْ سَلَامًا مَحْفُوْفًا[6] بِاَشْوَاقِ مُشَاهَدَتِكُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اَطَالَ اللّٰهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطِفَتِكَ عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْبَيْتِ۔ وَالسَّلَامُ

اِبْنُكَ الْمُطِيْعُ

محمد رفیع

---

[1] جُرح زخم + [2] گرجانا۔ فیل ہوجانا + [3] عَوَّدَ عادت ڈالنا + [4] صاحبِ جلال ہونا + [5] خوب عطا کرنا + [6] اِنْبِسَاطٌ (ن) خوشی + [7] خَفَّ (ن) ہر طرف سے لپیٹ لینا + [8] دیکھنا۔ ملاقات کرنا + * یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ ... ...

سوالات نمبر ۱۶

(۱) افعال ناقصہ وتامّہ کی تعریف کرو۔ درس ۳۲ میں افعال ناقصہ کیسے ہیں؟

(۲) افعال ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

(۳) اِنَّ کے اَخَوات کیا ہیں؟

(۴) افعال ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوات کا عمل کیا ہے یعنی اُن کے اثر سے جملہ اسمیّہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۵) اِنَّ اور کَانَ کے عمل میں فرق کیا ہے؟

(۶) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں کَانَ یا اُس کے اَخَوات کا استعمال ہوا ہو۔

(۷) " " " " " اِنَّ " " " " " " " "

(۸) افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

(۹) افعال مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد اَنْ آتا ہے؟

(۱۰) افعال مقاربہ سے دس جملے مرتّب کرو۔ پانچ اَنْ کے ساتھ اور پانچ بغیر اَنْ کے۔

(۱۱) افعال مدح کون سے ہیں اور افعال ذمّ کون کون سے ہیں؟

(۱۲) افعال مدح وذمّ سے دس جملے مرتّب کرو۔

(۱۳) ان جملوں کی تحلیل کرو :-
قَدْ يُمْسِي الْعَدُوُّ صَدِيقًا۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ۔ كَادَ الْأَعْدَاءُ يَقُولُونَ أَدْبَارَهُمْ۔ نِعْمَتِ الْبِنْتُ صَدِيقَةُ۔ عَسَى أَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ۔ دُمْتُمْ سَالِمِينَ۔ مَا بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ مَا أَجْمَلَ وَجْنَتَيْهِ۔ أَخَذَ الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) يَكْتُبُ أَسْمَاءَ الْأَوْلَادِ۔ نِعْمَ الْعَبْدُ۔ أَعْظِمْ بِعِلْمِ عَلِيٍّ +

(۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ :-

تنبیہ جو الفاظ سابق میں نہیں گذرے ہیں اُن کے معنی حاشیے پر لکھ دیے ہیں +

كان لاسرة غنية صبيّ لم تبلغ سنّه خمس سنين، وكان جميلاً وما اجمله۔ فبات ليلة من ليالى الشّتاء بغير لحاف فاصبح مريضا بالزّكام والحمّى واوشك ان يموت۔ فظلّ الوالدان مغمومين ودعوا الطبيب، فجاء وشخّص، ثمّ التفت الى ابويه وقال لا بأس ان شاء الله تعالى۔ انما مسّه البرد، سيبرئ بحول الله تعالى الى الغد۔ ثمّ اعطى دواء واشرب المريض شربة واحدة بيده وذهب

لہ لحاف رضائی + ۲ تشخیص کیا + ۳ بَرِئَ (س) تندرست ہوجانا + ۴ پلایا +

فاضحی الصبی بعد ساعة قد فتح عینیه وصار ینظر الی ابویه وجعل یتبسم، ففرحا وفرح جمیع اهل الاسرة، حتّٰی کادوا یطیرون فرحا ویرقصون سرورا۔ ثم اعطوه الدواء کما هداهم الطبیب۔ حتّٰی انّه بفضل الله امسی الصبیّ صحیحا۔

فحمدوا الله حمدا کثیرا وتصدّقوا اموالا کثیرة فی سبیل الله الذی یشفی المرضٰی +

اَلدَّرسُ الحَادِي وَالأَربَعُونَ

اَلضَّمَائِرُ

۱۔ ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ یا تو متکلم کے لئے ہو: اَنَا، نَحْنُ۔ یا مخاطب کے لئے: اَنْتَ، اَنْتُمْ۔ یا غائب کے لئے: هُوَ، هُمَا، هُمْ ٭

تنبیہ ۱۔ متکلم بات کرنے والا: اَنَا، مخاطب جس سے بات کی جائے: اَنْتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ ٭

تنبیہ ۲۔ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں سے اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو ٭

۲۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے، مُنْفَصِلَہ اور مُتَّصِلَہ ٭

(۱) منفصلہ تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: اَنَا، اَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور اِيَّايَ، اِيَّاكَ، اِيَّاهُ وغیرہ (دیکھو درس ۶ اور ۱۷) ٭

(۲) ضمائر متصلہ کا تلفظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہیں: كِتَابِي، كِتَابُنَا میں ي اور نَا

کَتَبْتُ، کَتَبْنَا میں تُ اور نَا۔ لِيْ، لَنَا میں يْ اور نَا +

۳ - ضمائر تو مبنی ہیں۔ ان پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ مگر محلِ اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہوجاتی ہیں (۱) مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالتِ نصبی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرف جرّ کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔ مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں +

مرفوع اور منصوب تو متّصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔ مگر مجرور صرف متّصل ہوا کرتی ہیں +

۴ - اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہوجاتی ہیں :-

(۱) ضمیر مرفوع متّصل وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: کَتَبَ، کَتَبَا، کَتَبُوْا الخ (دیکھو درس ۱۴-۴) اور يَفْتَحُ، يَفْتَحَانِ، يَفْتَحُوْنَ (دیکھو درس ۱۵-۲) +

(۲) ضمیر مرفوع مُنفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ الخ (دیکھو درس ۶) +

(۳) ضمیر منصوب مُتّصل: عَلَّمَهُ، عَلَّمَهُمَا، عَلَّمَهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵-۶) +

(۴) ضمیر منصوب منفصل: اِيَّاهُ، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵-۶) +

الخ یہ مختصر ہے اِلیٰ آخرہٖ کا۔ یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو +

(۵) ضمیر مجرور متصل: لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ۔ كِتَابُهُ، كِتَابُهُمَا الخ (دیکھو درس ۱۱-۴)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ جب متصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آ ہی نہیں سکتی: هُوَ رَجُلٌ یا تاکید کے لئے: ذَهَبْتَ اَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لئے ہوا کرتا ہے: اَعْطَيْتُكَ اِيَّاكَ (میں نے تجھی کو دیا)، اِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں ؛

الضَّمِيْرُ البَارِزُ والمُسْتَتِرُ

-ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:-

(۱) بارز [ظاہر] جن کے لئے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: كَتَبْتُ میں تُ اور كَتَبْنَا میں نَا، يَكْتُبَانِ میں الف، تَكْتُبِيْنَ میں ی ضمیر بارز ہیں۔ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳- مضارع کے سات صیغوں میں نونِ اِعرابی[1] آتا ہے وہ

[1] اعراب کا نون ؛

نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصبی اور جزمی میں
وہ نون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۲) +

(۲) مُسْتَتِر [پوشیدہ] وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنیٰ میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبَ کے معنی ہیں "اُس نے لکھا" مگر "اُس" کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَکْتُبُ "وہ لکھتا ہے یا لکھیگا" یہاں بھی "وہ" کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ اِن میں هُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے +

۵ - ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبَتْ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں یَکْتُبُ، تَکْتُبُ [واحد مؤنث غائب]، تَکْتُبُ [واحد مذکر مخاطب]، اَکْتُبُ اور نَکْتُبُ میں ضمیریں "مُسْتَتِر" ہیں - امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے [اُکْتُبْ اور لَا تَکْتُبْ] میں بھی اَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں

تنبیہ ۴ - یاد رکھو کَتَبَتْ میں تْ محض تانیث کی علامت ہے ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں +

نُوْنُ الْوِقَایَۃِ

۶ - یائے متکلّم (ضمیر متکلّم کی ی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون

بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایۃ (بچاؤ کا قانون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچا لیتا ہے +

ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس ي پر لگا دینا چاہئے: عَلَّمَنِيْ، عَلَّمُوْنِيْ، عَلَّمْتَنِيْ، يُعَلِّمُنِيْ، يُعَلِّمَانِنِيْ، تُعَلِّمُوْنَنِيْ، عَلِّمْنِيْ، عَلِّمِيْنِيْ۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہ جاتا ہے +

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ[1]، عَنْ اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوات کے ساتھ بھی آتا ہے: مِنِّيْ (=مِنْ نِيْ)، اِنَّنِيْ كَأَنَّنِيْ، لَيْتَنِيْ، لٰكِنَّنِيْ (کبھی لٰكِنِّيْ) البتہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر لَعَلِّيْ کہا جاتا ہے۔ اِنَّنِيْ کو بھی زیادہ تر اِنِّيْ کہتے ہیں +

ضَمِيْرُ الشَّأْنِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مَرْجِع نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشَّأن یا ضمیر الشّان کہتے ہیں اور مؤنث ہو تو ضمیر القِصّة کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کئے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں "بات یہ ہے"

[1] مِنْ، عَنْ اور لَيْتَ کے ساتھ نونِ وقایہ لازمی طور پر آتا ہے +

مثلاً هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے) فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ (کیونکہ "بات یہ ہے" کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوجاتے ہیں) +

تنبیہ ۴۔ بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہوچکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے +

ضمیر فاصل

۹۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفۃ کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہئے۔ جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)، اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں) +

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی بن جائیگا اور مطلب ہی بدل جائیگا۔ اسی لئے اس کو ضمیر فاصل یعنی جدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفۃ میں فرق کر دیتی ہے +

اسی طرح خبر کی جگہ اَفْعَلُ التَّفْضِيْل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ اَفْضَلَ مِنْ خَالِدٍ +

مشق نمبر ۵۲ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) اَنْتَ تُکْرِمُنِیْ

(اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے

(تُکْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر "اَنْتَ" مُسْتَتِر ہے،

(نِیْ) نون وِقایہ کا ہے، (ی) ضمیر منصوب متصل، واحد متکلم، مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر۔ یہ جملہ محل رفع میں ہے مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) اَنُلْزِمُکُمُوْھَا؟ (کیا ہم لپٹا دینگے تم سے وہ چیز)

(اَ) حرف استفہام۔ حرف کے لئے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا

(نُلْزِمُ) مضارع معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر "نحن" مستتر ہے جو فاعل ہے اس لئے محلاً مرفوع ہے

(کُمُوْ = کُمْ) ضمیر منصوب متصل، جمع مخاطب، مفعول ہے اس لئے محلاً منصوب ہے،

(ھَا) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے اس لئے محلاً منصوب ہے،

فعل، فاعل اور دونوں مفعول ملکر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا۔

لہ اَلْزَمَ (۱) لازم کردیا۔ زبردستی کوئی چیز لپٹا دینا یا کسی کے سر منڈھ دینا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو :۔

(۱) اَنَا اُکْرِمُ الضَّیْفَ
(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْکُرَةِ
(۳) اَنْتِ تُنَظِّفِیْنَ الْحُجْرَةَ
(۴) اَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ
(۵) هُنَّ یُحْسِنَّ الْمُدَرِّسَةَ
(۶) هُمْ یَرْحَمُوْنَ الْیَتَامٰی

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو :۔

(۱) اَعْطَیْتُكَ کِتَابًا
(۲) وَهَبْتِنِیْ سَاعَةً
(۳) مَنَحْتَنِیْ مِقْلَمَةً
(۴) رَجَعْنَا اِلَی الْمَنْزِلِ
(۵) هِیَ لَعِبَتْ بِالْکُرَةِ
(۶) سَافَرْنَ اِلٰی دِهْلِیْ

ذیل کی عبارت میں لفظ نا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ فَاٰمَنَّا بِهٖ

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث کی ضمیریں استعمال کرو :۔

هَلْ اَحْضَرْتَ کُتُبَكَ ؟ (کیا تو نے اپنی کتابیں لائیں ؟)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۹

اِسْتَمَعَ (۷) کان لگا کر سننا	اِمْلَاقٌ (۱) مفلسی ہونا - مفلسی

أَوْحٰى (۱) وحی بھیجنا۔ دل میں کوئی بات ڈال دینا	رَهِبَ (س) ڈرنا
تَجَدَّدَ (۵) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا ہونا	شَطَطٌ عقل وانصاف کے خلاف باتیں
تُرَابٌ مٹی	صَرَفَ (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا
خَشْيَةٌ ڈر	فَشِلَ (س) بزدل۔ کم ہمت ہوجانا
رُشْدٌ ٹھیک بات	نَفَرٌ چند لوگ

مشق نمبر ۵۴

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں؟

(۱) اِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا وَلَوْ أَرٰىكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ (۲) فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ (۳) قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى (۴) قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلٰلَةٌ وَلٰكِنِّي رَسُولٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ (۵) لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (۶) إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهُ (۷) قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ (۸) وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا (۹) وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (۱۰) إِنَّهُ مَنْ يَّأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ (۱۱) لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ (۱۲) وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ [= فَارْهَبُونِي إِيَّايَ] (۱۳) وَيَقُولُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا

(۱۴) يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِّنْكَ يَشْمَلُنِي ... وَقَدْ تَجَدَّدَ لِي مَا أَنْتَ تَعْلَمُهُ

فَاصْرِفْهُ عَنِّي كَمَا عَوَّدْتَنِي كَرَمًا ... فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهُ؟

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْمَوْصُوْلَاتُ

۔ اسم موصول[1] ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آکر مقصود کو متعین کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماء معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ[2]

۔ اسماء موصولہ حسب ذیل ہیں :۔

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِيْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)
تثنیۃ	اَللَّذَانِ / اَللَّذَيْنِ (جو دو مرد)	اَللَّتَانِ / اَللَّتَيْنِ (جو دو عورتیں)
جمع	اَلَّذِيْنَ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِيْ یا اَللَّوَاتِيْ یا اَللَّوَائِيْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱۔ اسماء موصولہ سب مبنی ہیں۔ صرف تثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرّف ہوتا ہے ۔

تنبیہ ۲۔ واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لا لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اَللَّائِيْ کو اَلَّائِيْ بھی لکھتے ہیں ۔

[1] موصول = جوڑا ہوا یعنی جوڑ بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتلا سکتا ۔ [2] صلہ جوڑ۔ امداد۔ انعام ۔

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسماء موصولہ کے معنی میں آتے ہیں :۔

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لئے مخصوص ہے مذکر مؤنث دونوں کے لئے

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لئے مذکر مؤنث دونوں کے لئے۔

اَیٌّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لئے

اَیَّۃٌ (جو شخص یا جو چیز " " " مؤنث کے لئے

تنبیہ ۳۔ مذکورہ چاروں الفاظ اسماء استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۲) ✦

تنبیہ ۴۔ اسماء موصولہ کے معنی اُردو میں "جو، جس، جن، جنھوں، جنھیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی" وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا "وہ، اُس یا اُن" پہلے بڑھانا پڑتا ہے: رَبُّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (تیرا رب "وہ" ہے جس نے تجھے پیدا کیا)۔ اُحِبُّ مَنْ یَجْتَهِدُ (میں "اُس کو" پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے) ✦

۳۔ مَنْ اور مَا اور اَیٌّ اور اَیَّۃٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِیْ اور اُس کے تمام صیغے زیادہ تر

صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَامَضٰی فَاتَ (جو کچھ گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اِس مثال میں "مَا" مبتدا ہے۔ فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اِس مثال میں "مَنْ" فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں "مَنْ" مفعول ہے۔ يَعِزُّ اَيُّكُمْ يَجْتَهِدُ) عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اِس مثال میں اَیُّ فاعل ہے۔ يُهَانُ اَيُّكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اَیُّ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے +

۴۔ اسم موصول میں چونکہ اِبْهام (معنی کی غیر تعیین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو اِبْهام کو صاف کر دے۔ اِس جملہ کو صِلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے بغیر صِلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول صِلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیئے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد کہتے ہیں: اَكْرِمِ الَّذِیْ عَلَّمَكَ وَالَّتِیْ عَلَّمَتْكَ وَاللَّذَيْنِ عَلَّمَاكَ وَاللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ وَالَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ وَاللَّاتِیْ عَلَّمْنَكَ وَمَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمَتُكَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ +

عائد لوٹنے والا۔ عیادت کرنے والا + عود لوٹنا

تنبیہ ۳- پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مُسْتَتِر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے ٭

تنبیہ ۴- مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ مفعول ہو. هٰذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هٰذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں ٭

تنبیہ ۵- یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی صنفی لانا ہو تو صَنْفِی بِلَمْ (دیکھو درس ۲۰-۲۰) کا استعمال کریں: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا۔ الحدیث)۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا) ٭

۔ اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہئے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيتُ الْوَلَدَ الَّذِي تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اُس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد اَلَّذِي کو حذف کر دیا گیا ہے ٭

اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِينَةٌ فِيهَا عَجَائِبُ كَثِيرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سی عجائبات ہیں) اِس مثال میں مَدِينَةٌ کے بعد سے اَلَّتِي

کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ ۷ میں ٭

۶۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (اَلْ) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: اَلضَّارِبُ زَيْدًا بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ زَيْدًا (جس نے زید کو مارا)، اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ غُلَامُهٗ، اَلضَّارِبَةُ بمعنی اَلَّتِیْ ضَرَبَتْ، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمَا بمعنی اَللَّذَانِ اُشِيْرَ اِلَيْهِمَا، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمْ بمعنی اَلَّذِيْنَ اُشِيْرَ اِلَيْهِمْ ٭

مشق نمبر ۵۴

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) اَلَّذِیْ يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(اَلَّذِیْ) اسم موصول واحد مذکر کے لئے، مبنی ہے۔

(يَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا،

صلہ موصول ملکر مبتدا، محلاً مرفوع،

(يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلاً مرفوع،

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلاً مرفوع،

مبتدا و خبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوا ٭

لہ ماضی کی تخصیص نہیں ہے حسب موقع مضارع کے معنی بھی لے لئے جا سکتے ہیں ٭

(۲) مَامَضٰی فَاتَ (جو گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)

(مَا) اسم موصول

(مَضٰی) فعل ماضی اِس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے،

فعل و فاعل ملکر جملۂ فعلیہ ہو کر صلہ ہے موصول کا،

موصول و صلہ ملکر مبتدا،

(فَاتَ) فعل ماضی، اِس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف لوٹتی ہے،

فعل و فاعل ملکر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر،

مبتدا و خبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوا۔

(۳) لَقِیْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِیَاکَۃَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُننا سیکھا ہے)

(لَقِیْتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلم فاعل ہے،

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب،

(تَعَلَّمَ) ماضی، واحد مذکر غائب، اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصوف کی طرف لوٹتی ہے۔ وہی فاعل ہے

(اَلْحِیَاکَۃَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے،

فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر صفۃ ہے ولد کی،
پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے ملکر جملۂ
فعلیہ ہوا +

(۴) اَلْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)
(اَلْمُؤَمَّلُ) اس میں (اَلْ) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول ہے،
مُؤَمَّلُ بمعنی يُؤَمَّلُ صلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر
ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے،
موصول اور صلہ ملکر مبتدا، مرفوع،
(غَيْبٌ) خبر، مرفوع، مبتدا اور خبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوا +

(۵) اِن جملوں کی ترکیب تم خود کرو: هٰذَا الَّذِیْ سَرَقَ، اِحْتَرِسْ مِنْ
عَلَّمْتَكَ، اَلسَّارِقُ تُقْطَعُ يَدُهُ

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۰

اَتْقَنَ (۱) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِرْتَابَ (ا-ی) شک کرنا
اِحْتَقَرَ (ا) اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا	اَسْكَرَ (۱) نشہ سے بیہوش کردینا
اِحْتَاجَ (ا-و) حاجتمند ہونا	اِسْتَوٰی (۱۰-ی) برابر ہونا۔ قابض ہونا

اِنْتَسَبَ (ف) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا
اِلْتَبَسَ (ف) مشتبہ ہونا۔ شبہ پڑجانا
اِنْتَصَرَ (ف) مدد دینا۔ غالب ہونا
اَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا
بَنٰی (ض ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا
بَغٰی (ض۔ی) چاہنا۔ تلاش کرنا
جَنٰی (ض۔ی) اور اِجْتَنٰی پھل پھول توڑنا
حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا
حَمَلَ (ض) بوجھ اٹھانا۔ آمادہ کرنا
رَبّٰی (ف۔و) پرورش کرنا۔ تربیت دینا
رَحُبَ (ک) کشادہ ہونا
زَیَّنَ (ف) سجانا
ضَاقَ (ض۔ی) تنگ ہونا
عَامَلَ (ف) معاملہ کرنا۔ سلوک کرنا
عَلَا (ن۔و) بلند ہونا۔ نرخ چڑھ جانا
غَلَا (ن۔و) مہنگا ہونا مہنگائی
غَنِمَ (س) لوٹنا (ف) غنیمت جاننا

تَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
کَالَ (ض۔ی) ناپنا۔ کَیْلٌ ناپ
نَفِدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا

اُمَّۃٌ (ج اُمَمٌ) جماعت۔ قوم
اُنْثٰی (ج اِنَاثٌ) مادہ۔ عورت
بَسَالَۃٌ جوانمردی
جَسَدٌ (ج اَجْسَادٌ) بدن۔ جسم
ذَکَرٌ (ج ذُکُوْرٌ) نر۔ مرد
رُقْعَۃٌ (ج رِقَاعٌ) چٹھی۔ پیوند
صَانِعٌ (ج صُنَّاعٌ) کاریگر
ضَعِیْفٌ (ج ضُعَفَاءُ) غریب۔ کمزور۔ حقیر
طَلِبَۃٌ مُطَالَبَۃٌ حق کے ساتھ مانگنا۔ مطالبہ
عِدَّۃٌ وہ وقفہ جس کے بعد ایک شوہر سے جدا ہونیوالی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے
عَجْدٌ بزرگی۔ عزت
مَحِیْضٌ حیض۔ عورتوں کی ماہواری عادت

مَعْرَكَةٌ جنگ۔ میدان جنگ	مُنْكَرٌ ناپسندبات۔ اجنبی
مَعْرُوْفٌ پسندیدہ بات۔ مشہور	رَاشِدٌ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائیگا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو۔

(۱) إِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذِي تَكِيلُوْنَ بِهٖ يُكَالُ لَكُمْ (۲) إِنَّ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ يَتَوَلَّيَانِ أَوْقَافَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَعْلَمَانِ أَنَّ الْأَمْوَالَ الَّتِي فِي أَيْدِيْهِمَا كَيْفَ تُنْفَقُ وَعَلٰى مَنْ تُنْفَقُ (۳) إِنَّ مَا رَأَيْتُهُ مِنْكَ مِنَ الشَّجَاعَةِ وَالْبَسَالَةِ اللَّتَيْنِ أَظْهَرْتَهُمَا فِي الْمَعْرَكَةِ الْأَخِيرَةِ حَمَلَنِي عَلٰى تَكْرِيمِكَ (۴) أَعْجَبُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي يُزَيِّنَّ أَجْسَادَهُنَّ الْفَانِيَةَ وَلَا يُزَيِّنَّ نُفُوسَهُنَّ الْبَاقِيَةَ (۵) أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الشُّبَّانِ هُوَ أَبُوبَكْرِنِ الصِّدِّيقُ [رضی اللہ عنہ] وَهُوَ أَوَّلُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (۶) خُلَاصَةُ مَا ذَكَرَهُ الْأُسْتَاذُ أَنَّ الْعَمَلَ بِالْقُرْآنِ الَّذِي نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ يَكْفِينَا لِفَلَاحِ الدَّارَيْنِ (۷) مَنْ زَرَعَ الشَّرَّ حَصَدَ النَّدَامَةَ (۸) كُنْتُ كَمَنْ أَسْكَرَهُ الْخَمْرُ

(۹) اَلصَّادِقُ لَایَذِلُّ وَالْکَاذِبُ لَایَعِزُّ (۱۰) وَرَدَتْنِی رُقْعَةٌ مکتوبٌ فِیْهَا مَا یَاْتِی :۔ اَیُّهَا التِّلْمِیْذُ النَّبِیْهُ[1] قَدْ قَرُبَ الْاِمْتِحَانُ الَّذِی یُمَیِّزُ الْمُجْتَهِدَ مِنَ الْکَسْلَانِ ۔ فَکُنْ مِمَّنِ اجْتَهَدَ وَفَازَ یَوْمَ الْاِمْتِحَانِ وَالسَّلَامُ (۱۱) اِنَّ الَّذِی یُحِبُّ وَطَنَهٗ هُوَ مَنْ یَبْذُلُ جُهْدَهٗ فِیمَا یَرْفَعُ قَدْرَ اُمَّتِهِ الَّتِی یَنْتَسِبُ اِلَیْهَا، فَالصُّنَّاعُ الَّذِیْنَ یُتْقِنُوْنَ اَعْمَالَهُمْ یَخْدِمُوْنَ وَطَنَهُمْ، وَالنِّسَاءُ اللَّاتِی یُرَبِّیْنَ اَبْنَاءَهُنَّ عَلَی الْفَضِیْلَةِ یَرْفَعْنَ شَاْنَ وَطَنِهِنَّ، وَالتَّلَامِیْذُ الَّذِیْنَ یَجِدُّوْنَ فِی دُرُوْسِهِمْ یَبْنُوْنَ مَجْدَ اُمَّتِهِمْ ؛

؛

(۱۲) مَامَضٰی فَاتَ وَالْمُؤَمَّلُ غَیْبٌ ؛ وَلَكَ السَّاعَةُ الَّتِی اَنْتَ فِیْهَا

(۱۳) اَنَا کَالَّذِی اَحْتَاجَ مَا یَحْتَاجُهٗ ؛ فَاَعُمُّ ثَوَابِیْ وَالثَّنَاءَ الْوَافِیْ

مشق مِنَ الْقُرْاٰن نمبر ۵۶

(۱) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲) هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (۳) وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ (۴) مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖ الدُّنْیَا اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی (۵) مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۶) مَا

[1] نَبِیْهٌ = ہوشیار۔ بیدار مغز ؛

عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ (۷) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۸) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

مشق نمبر ۵۷

(۱) مَا هٰذَا الَّذِي فِي يَدِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ وَمَنْ ذَاكَ الَّذِي قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ؟	يَا أَخِي يُوسُفُ! هٰذَا مَا تَعْلَمُهُ وَذَاكَ مَنْ تَعْرِفُهُ
(۲) وَاللّٰهِ جَوَابُكَ عَجِيبٌ، مَا فَهِمْتُ مَا تَقُولُ	هٰذَا مَا فِي يَدِي هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي أَعْطَيْتَنِي بِالْأَمْسِ وَذَاكَ الْقَائِمُ بِالْبَابِ هُوَ الْخَادِمُ الَّذِي أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا قَبْلَ الْأَمْسِ، أَلَسْتَ تَعْرِفُهُ؟
(۳) بَلٰى يَا أَخِي أَعْرِفُهُ لٰكِنَّهُ الْتَبَسَ عَلَيَّ الْيَوْمَ لِأَنَّهُ مَا لَبِسَ مَا كَانَ يَلْبَسُ عِنْدَنَا	نَعَمْ! أَعْطَيْنَاهُ لِبَاسًا مِثْلَ مَا نَلْبَسُ وَهٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(۴) أَحْسَنْتَ يَا إِبْرَاهِيمُ! وَأَيْنَ	أَرْسَلْتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ

ذَانِكَ الرَّجُلَانِ اللَّذَانِ رَأَيْتُهُمَا عِنْدَكَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ؟

رَأَيْتُهُمَا الى حديقتي لِقَطْفِ الْأَثْمَارِ

(۵) وَاَيْنَ ذَهَبَ أُولٰئِكَ الرِّجَالُ الَّذِينَ كَانُوا يَسْقُونَ الْأَشْجَارَ فِي حَدِيقَتِكُمْ؟

اَبُوكَ طَلَبَ مِنِّي أُولٰئِكَ الرِّجَالَ لِإِصْلَاحِ حَدِيقَتِهِ فَأَرْسَلْتُهُمْ إِلَيْهِ لِأُسْبُوعٍ وَاحِدٍ

(۶) هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ، وَمَاذَا تَصْنَعُ أُولٰئِكَ النِّسْوَةُ اللَّاتِي كُنَّ يَعْمَلْنَ فِي الْمَعْمَلِ؟

اَرْسَلْتُ تِلْكَ النِّسْوَةَ الَى مَزَارِعِ الْقُطْنِ لِيَجْتَنِيَنَ الْقُطْنَ، وَلِمَ تَسْئَلُ يَا يُوسُفُ عَنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالِ وَالنِّسْوَةِ، هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيهِمْ

(۷) نَعَمْ إِلَى حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ فِي الْعُمَّالِ فَإِنَّ الْأُمُورَ كُلَّهَا تَكَادُ تَفْسُدُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدِي مَنْ يَحْصُدُ الزَّرْعَ أَوْ يَعْمَلُ فِي الْمَعْمَلِ وَلَيْسَ أَجِيرٌ يُسَاعِدُ النَّجَّارِينَ وَالْبَنَّائِينَ فِي بِنَاءِ بَيْتِي

كَيْفَ ذٰلِكَ يَا اَخِي! وَكَانَ عِنْدَكُمْ عَدَدٌ كَبِيرٌ مِنَ الْعُمَّالِ وَالْأُجَرَاءِ فَمَاذَا "يَا تُرَى" اَصَابَ بِهِمْ؟

(۸) يَا اَخِي! هُمْ كَانُوا يَطْلُبُونَ أُجْرَةً زَائِدَةً، فَمَا قَبِلْنَا طَلَبَتَهُمْ،

يَا اَخِي يُوسُفُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ! كَانَ يَنْبَغِي لَكَ اَنْ تَقْبَلَ مَطَالِبَهُمْ

فَاصْرِبُوْا عَنِ العمل

(۹) وَاللّٰهِ الْيَوْمَ فَهِمْتُ انَّ هٰؤُلَاءِ المساكين الذين يعملون فى المصانع والمزارع ويَبْنُوْن بُيُوْتَنَا لهم مَدْخَلٌ عظيمٌ فى الاِرْتِقَاءِ وحصولِ الْهَنَاءِ والْاِنْتِصارِ على الْاَعْدَاءِ

(۱۰) اَعْظِمْ بِهٰذا النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذى كان رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ حقًّا، ما اَحْكَمَ كَلَامَهٗ وَما اَصْدَقَ، كَيْفَ اَقَامَ الْاُمَرَاءَ

اَلَا تَرٰى كيف غلب الغلاء وعلت الاسواق

صدقت يا اخى! لَوْلَا هٰؤُلَاءِ الذين نَحْسِبُهم ضُعَفَاءَ، ونَحْتَقِرُهم، لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الحيوةُ وضاقت علينا الارض بما رَحُبَتْ، ولهذا قال المصلح الاعظم الرسول الاكرم صلى الله عليه وسلم اِبْغُوْنِى فى ضُعَفَاءِكُم، فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْن، وتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَاءِكُم - اُنْظُرْ! كَيْفَ الْحَقَ نَفْسَهُ الشَّرِيفَةَ بالضُّعَفَاءِ والمساكين العاملين كى نُكَرِّمَهُم ولا نُحَقِّرَهُمْ .

صَدَقْتَ واللّٰهِ، فَيَنْبَغِى لَنَا اَنْ نَصْنَعَ بهم ما نُحِبُّ لِاَنْفُسِنَا وَ نُعَامِلَهُم مُعَامَلَةَ الْاِخْوَانِ اِذًا تَهْنَأُ الْمَعِيشَةُ وتَصْلُحُ الامور

وَالضُّعفاءَ فی صَفٍّ واحدٍ، یا لَیتَنا لَواتَّبَعْناہُ مَا زِلنَا غالِبین	وَیَنْسَدُّ بابُ الْاِضْرابِ

مشق اُردو سے عربی بناؤ نمبر ۵۸

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمدؐ [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل کی گئی ہے۔ (۲) کیا تو اُن دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟ (۳) جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہوگیا (۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ جارہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں (۵) وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جارہی ہیں وہ اُستانیاں ہیں (۶) مجھے دکھادے جو تیرے ہاتھ میں ہے (۷) یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (۸) وہ اس جیسے ہوگئے جسے شراب نے مدہوش کردیا ہو (۹) ہم نے جو آپ کا [تیرا] علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی [تیری] تعظیم پر آمادہ کردیا (۱۰) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئیگا جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے:۔

بیٹا![1] تم[2] جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کرلی ہوگی۔ تمہارا باپ جس نے تمہاری پرورش[3] کی ہے اسی طرح تمہارے اساتذہ جنھوں نے تمھیں تعلیم دی ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں +

[1] یَا بُنَیَّ یا صرف بُنَیَّ! [2] عربی میں واحد کا صیغہ استعمال کرو + [3] رَبَّاکَ +

سوالات نمبر ۱۷

(۱) ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟

(۲) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا؟

(۳) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟

(۴) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟

(۵) اسماء موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟

(۶) اسماء موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟

(۷) اسماء موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسماء استفہام بھی ہوتے ہیں؟

(۸) صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟

(۹) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پُر کرو جو مناسب ہو

يُقَالُ لِلرَّجُلِ .... يُفَصِّلُ الثِّيَابَ وَيَخِيطُهَا خَيَّاطٌ

اَلْمَرْءَةُ .... تَخْدِمُ الْمَرِيضَ يُقَالُ لَهَا مُمَرِّضَةٌ

اَلْخَيَّاطُونَ هُمْ .... يَخِيطُونَ الثِّيَابَ

وَالْاَسَاكِفَةُ هُمْ .... يَصْنَعُونَ النَّعْلَ

اُشْتَرَيْتُ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ. هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ

اَلرَّجُلَانِ .... جَاءَ اَكَ هُمَا اَخَوَا يُوْسُفَ

اَلنِّسَاءُ .... يُعَلِّمْنَ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ مُعَلِّمَاتٌ

(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو

۱ قَرَأْتُ الْكِتَابَ الَّذِي ...

۲ جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِي .. ..

۳ هٰذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ ....

۴ خُذِ الْكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ .....

۵ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ .... وَالَّذِيْنَ

۶ هٰذِهِ السَّاعَةُ الَّتِي .....

۷ اَكَلْتُ التُّفَّاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ....

۸ اَرَأَيْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِي .... ؟

۹ اِحْتَرِمْ مَنْ ....

۱۰ كُلْ مَا .

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ :-

هُوَ الَّذِي عَلَّمَكَ

الدَّرسُ الثَّالِثُ وَالاَربَعُونَ

اعراب الاسم

۱ - تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۴-۶) تو اِن صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتا ہے۔ اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل مفعول کی ہیئات بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا اِنَّ کا اسم یا کَانَ کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالتِ نصب میں ہوتا ہے) اور جب کوئی اسم حرف جرّ کے بعد واقع یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالت جرّ میں) ہوتا ہے۔

۲ - اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں۔ جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑیگی اس لئے یہاں بالاِختصار بطور تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے

(۱) اَلمَفعُولُ بِهٖ

۳ - مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحمُودٌ مَظلُومًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ

محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول بہ کہلائیگا

تنبیہ ۱۔ پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے۔

وہ یہی مفعول بہ ہے +

(۲) اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لئے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا (صبر کر اچھا صبر) یہاں صَبْرٌ مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے +

(۳) المفعولُ لَهُ یا المفعولُ لِاَجْلِهٖ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرف جرّ کے مستعمل ہو اُسے مفعولٌ لَهٗ یا لِاَجْلِهٖ (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيْبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لئے مارا) اِس جملہ میں تأدیب اَدَبَ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهٗ لِلتَّأْدِيْبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں اسے مفعول لہ نہیں کہینگے بلکہ مجرور کہینگے +

اور اگر اَدَّبْتُهٗ تَأْدِيْبًا کہیں تو معنی ہونگے "میں نے اُسے ادب دیا

ایک ادب دینا" اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائیگا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادّہ ایک ہی ہے ٭

(۴) اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ یا اَلظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لئے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صباح وقت بتلاتا ہے اور اَمام جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں ٭

تنبیہ ۲۔ مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرف زمان ہیں۔
فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں ٭

(۵) اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهُ

۷۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو معیّت کے بعد واقع ہو۔ واو معیّت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں "ساتھ"۔ اِس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشارع کو مفعول معہ کہینگے۔ اس مثال میں واو معیّۃ ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس کے معنی ہیں "اور") اِس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہونگے "میں گیا اور نئی سڑک گئی" یہ معنی بالکل بے تکے ہو جائینگے ٭

تنبیہ ۳۔ مفعول معہ اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اگر واو عطف اور واو معیّۃ دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاء الامیرُ والجُندَ یا والجُندُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہونگے "سردار لشکر کے ساتھ آیا" یا "سردار اور لشکر دونوں آئے" مگر تضارَبَ زیدٌ وعمرٌو (زید اور عمرو نے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہو سکتا ہے[1] +

تنبیہ ۴۔ کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے +

(۶) اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا (اِلَّا کے ذریعے اِستثنا کیا ہوا)

۸۔ وہ اسم ہے جو اِلَّا کے بعد مذکور ہو تاکہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قوم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنٰی منہ اور زید کو مستثنٰی کہا جائیگا۔

مستثنٰی منہ مذکور ہو اور کلام مُثْبَتْ ہو تو اِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنٰی منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گذری۔ اور اگر کلام مَنْفِی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَاجَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالتِ فاعلی کی وجہ سے اِلَّا زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنٰی مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق

[1] کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے +

اعراب ہوگا۔ اس میں اِلّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: ماجاء اِلّا زیدٌ، مَا ضَرَبْتُ اِلّا لِصًّا ؛

تنبیہ ۵۔ استثنا کے لئے لفظ غَیْرٌ اور سِوٰی بھی آتا ہے۔ ان کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔ تفصیل چوتھے حصے میں آئیگی ؛

(۷) اَلْحَالُ

۹۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کردے۔ جاءَ الاَمِیرُ مَاشِیًا (سردار چلتا ہوا آیا) ؛

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ "کس طرح" یا "کس حالت میں" کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا ؛

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحبِ حال) کہتے ہیں۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابط اکثر واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں: لَا تَاْکُلِ الطَّعَامَ وَھُوَ حَارٌّ (مت کھا جبکہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی

۱۱ یاد رکھو حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے۔

ہے، جاءَ الْخَلِيلُ يَضْحَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں ھُوَ کی ضمیر مُسْتَتِر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں، جاءَ الرَّشِيدُ وَهُوَ يَضْحَكُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں "ھُوَ" مبتدا ہے اور "يَضْحَكُ" جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا، محلاً منصوب ؛

(۸) اَلتَّمْيِيزُ

۱۲۔ تمییز وہ اسم ہے جو ایک مُبْہَم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے: رِطْلٌ زَيْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مُبْہم ہے جو بہتیری چیزوں کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ زَيْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی ؛

۱۳۔ تمییز کو مُمَيِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے اِبْهَام دُور کرے اُسے مُمَيَّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں ؛

۱۴۔ مُمَيَّز عموماً عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشتریت عشرین کتاباً ومنّاً سمناً (گھی) وصاعاً[1] بُرّاً (گیہوں) ؛

۱۵۔ بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں)۔ اِس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ

[1] صاع۔ ملک عرب کا ایک پیمانہ ہے

سے زیادہ ہے۔ جب کہینگے مَالًا یا عِلْمًا تو مطلب معیّن ہو جائیگا کہ مال کی رُو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے ✤

۱۶۔ تمییز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" کے جواب میں واقع ہو ✤

۱۷۔ تمام تمییزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماء عدد کی بعض تمییزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَۃٌ سے عَشَرَۃٌ تک کی تمییز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ اَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ (۹۹) تک کی تمییز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِئَۃٌ (۱۰۰) اور اَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے ✤

تنبیہ ۶۔ اسماء عدد کا خوب مفصّل بیان ابھی چوتھے حصّے کے شروع میں آئیگا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصّے میں ملیگی ✤

(۹) اَلْمُنَادٰی

۱۸۔ منادٰی وہ اسم ہے جو حرف نِدا (یَا، اَیَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادٰی کا کچھ بیان حصّۂ اوّل سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو ✤

۱۹۔ منادٰی بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف ہو: یَا عَبْدَ اللّٰہِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا

جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے یا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)

۲۰۔ اگر منادیٰ مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالت رفعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے پھر وہ اسم عَلَم ہو یا نکرہ مقصودہ ہو خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ جمع: یَا حَامِدُ، یَا رَجُلُ، یَا رَجُلَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ +

۲۱۔ حرف ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: یُوْسُفُ! اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ یَا رَبِّ کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْكًا +

تنبیہ ۷۔ تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرف ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصودہ ہو +

تنبیہ ۸۔ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں منادیٰ اور جوابِ ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے کبھی جوابِ ندا کو منادیٰ پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْ لِیْ یَا اَللّٰهُ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ یَا اَللّٰهُ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے +

(۱۰) المنصوبُ بلا لنفی الجنس

۲۲ - جنس کی نفی کے لئے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلَ فِی الْبَیْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ [کی مدد] سے)

مگر مضاف یا شِبْہِ مضاف ہو تو اسے مُعْرَب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ۔ لَا سَاعِیًا فِی الْخَیْرِ مَذْمُوْمٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لَا کے بعد تثنیہ و جمع بھی حالتِ نصبی میں ہونگے: لَا مُتَّحِدَیْنِ مَغْلُوْبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ لَا مُخْتَلِفِیْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتحمند نہیں ہوتے) +

تنبیہ ۹- اِنَّ اور اس کے اَخَوات کا اسم اور کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳۷ میں گذر چکا ہے +

تنبیہ ۱۰- مرفوعات و منصوبات کا مفصّل بیان چوتھے حصے میں آئیگا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۱

اَبْشَرَ (بِہٖ) خوش خبری پانا۔ خوش ہونا	تَمَکَّنَ (مِنْہُ) قابو پالینا۔ قادر ہونا
اِسْتَکْبَرَ (۱۰) تکبّر کرنا	حَاسَبَ (اس کا مصدر مُحَاسَبَۃٌ یا حِسَابٌ)
اَقْبَلَ (۱) سامنے آنا	حساب لینا دینا
اَنِسَ (س) مانوس ہونا	صَادَفَ (۲) پانا۔ ملنا
تَرَبّٰی (۴۔و) پرورش پانا	عَاشَ (ض۔ی) زندگی گذارنا
اَزَالَ (۱۔و) دُور کرنا۔ مٹا دینا	وَدَّعَ رخصت کرنا۔ چھوڑ دینا
اَبَدًا ہمیشہ	عَشِیْرَۃٌ (ج عَشَائِرُ) قبیلہ۔ کُنبہ
اَسِفٌ افسوس کرنے والا	عِفَّۃٌ پاکدامنی
تَحْتَ نیچے	عَیْشٌ زندگی
ثِقَۃٌ (مصدر ہے وَثَقَ کا) بھروسہ کرنا	قَمْحٌ گیہوں
جُبْنٌ بُزدلی۔ کم ہمتی	مُرَاعَاۃٌ وِرِعَایَۃٌ رعایت کرنا۔ خیال کرنا
دَاءٌ بیماری	مَعْہَدٌ (ج مَعَاہِدُ) مقام
دَھْرٌ زمانہ	مَوْرِدٌ (ج مَوَارِدُ) گھاٹ۔ پانی کی جگہ
ذِرَاعٌ (ج اَذْرُعٌ) گز	نَجَاحٌ کامیابی
رَءُوْفٌ بڑا نرمی کرنے والا	نَمِرٌ (ج نُمُوْرٌ ونِمَارٌ) چیتا
صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا	مَلْآنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا
	ظَمْاٰنُ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو

۱ مفعول مطلق کی مثالیں :۔

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا۔ تَدُوْرُ الْاَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ۔ يَثِبُ النَّمِرُ وَثْبَ الْاَسَدِ۔ يَعِيْشُ الْبَخِيْلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسِبُ حِسَابَ الْاَغْنِيَاءِ ۞

۲ مفعول لہ کی مثالیں :۔

اِخْتَرْتُ الْخَلِيْلَ ثِقَةً بِاَمَانَتِهٖ وَاعْتِمَادًا عَلٰى عِفَّتِهٖ وَاحْتَرَمْتُهٗ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهٖ۔ يَحْبُبُ النَّاسُ الْبِلَادَ اِبْتِغَاءَ الرِّزْقِ وَطَلَبًا لِلْعِلْمِ وَالْمَجْدِ ۞

۳ مفعول فیہ یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں :۔

عَاشَ نُوْحٌ دَهْرًا وَدَعَا قَوْمَهٗ لَيْلًا وَنَهَارًا فَمَا اَجَابُوْهُ وَاسْتَكْبَرُوْا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے)۔ وَضَعْتُ الْكِتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةِ وَالْحِذَاءَ تَحْتَهَا۔ سِرْتُ مِيْلًا مَاشِيًا وَمِئَةَ مِيْلٍ بِالسَّيَّارَةِ وَاَلْفَ مِيْلٍ بِالطَّيَّارَةِ ۞

۴ مفعول معہ کی مثالیں ذیل کی مثالوں میں واو معیّۃ ہی ہو سکتا ہے :۔

سِرْتُ وَطُلُوْعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع ہوتے ہی

میں چل پڑا)۔ حَضَرَ خالِدٌ وغروبَ الشمسِ۔ سَارَ التِّلمیذُ والکتابَ اِذْهَبْ والتَّارِعَ الْجَدِیْدَ۔ اِن مثالوں میں واو عطف کے معنی بن نہیں سکتے کیونکہ سِرْتُ وطلوعَ الفجر میں واو عطف ہو تو معنی ہونگے "میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی" یہ بے تکی بات ہو جائیگی

ذیل کی مثالوں میں واو معیّۃ بھی ہو سکتا ہے اور واو عطف بھی۔ سَافَرَ خالِدٌ وَاَخاہ (یا واَخُوْہُ)۔ حَضَرَ الْقَائِدُ والْجُنْدَ (یا والْجُنْدُ) نَجَحَتْ سُعادُ وَاُخْتَها (یا واُخْتُها)۔ جاء السیّدُ وخادِمَه (یا وخادِمُهٗ)

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے اس لئے ان میں واو عطف ہی آسکتا ہے۔ اسی لئے ان میں مفعول معہ نہیں بن سکتا: تَعانَقَ خالِدٌ واَخُوْہُ۔ تَخاصَمَ اَحْمَدُ وحَسَنٌ۔ اِشْتَرَکَ فی التِّجارۃ نَجیبٌ ومُحَمَّدٌ

حال کی مثالیں:۔

عادَ الجیشُ ظافِرًا۔ لَا تَشْرَبِ الماءَ کَدِرًا۔ اَقْبَلَ المظلومُ باکِیًا اِذَا اجْتَهَدَ الطّالِبُ صغیرًا سادَ کَبِیرًا۔ رَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا۔ قَابَلْتُ الْقَاضِیَ رَاکِبَیْنِ۔ لَا تَحْکُمْ

لہ راکبین فاعل ومفعول دونوں کی حالت بتلاتا ہے یعنی میں قاضی سے ملا جبکہ دونوں سوار تھے +

عہ لڑکی کا نام ہے ÷

وَانْتَ غَضْبَانُ

اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا کی مثالیں۔ ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے کلامِ تامّ مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنیٰ کا نصب متعیّن ہے :۔

لِکُلِّ داءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ ۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا۔ اَثْمَرَتِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً ۔ فَرَّ اللُّصُوْصُ اِلَّا وَاحِدًا

کلام تامّ منفی۔ اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی :۔

لَمْ یَرْبَحْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُجْتَهِدَ (یا اِلَّا الْمُجْتَهِدُ)۔ لَمْ یَسْمَعُوا النُّصْحَ اِلَّا بَعْضَهُمْ (یا اِلَّا بَعْضُهُمْ)۔ لَمْ یُقْطَعِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً (یا شَجَرَةٌ)

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے :۔

مَا حَضَرَ فِی الْمَدْرَسَةِ اِلَّا تِلْمِیْذٌ ۔ لَمْ یَرْبَحْ اِلَّا الْمُجْتَهِدُ۔ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا الْاَخْیَارَ۔ لَا یَقَعُ فِی السُّوْءِ اِلَّا فَاعِلُهُ۔ لَمْ یُقْطَعْ اِلَّا شَجَرَةٌ

تمیز کی مثالیں۔ تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمیز :۔

عِنْدِیْ مَنٌّ سَمْنًا وَرِطْلَیْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًا وَذِرَاعٌ حَرِیْرًا

عدد کی تمییز:-

عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً وَثَلٰثُوْنَ دِيْنَارًا۔

جملوں کی تمییز:

طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً۔ حَسُنَ الْغُلَامُ كَلَامًا۔ اَلذَّهَبُ اَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزْنًا وَقِيْمَةً۔ اَلْاَنْبِيَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ كَلَامًا۔

مُنَادٰی کی مثالیں (منادٰی مضاف کی مثالیں)

يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللّٰهِ۔ يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا لِقَوْمِكَ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ۔

(منادٰی مشابہ بالمضاف کی مثالیں)

يَا سَامِعًا دُعَاءَ الْمَظْلُوْمِ۔ يَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ۔ يَا مَرْءُوْفًا بِالْعِبَادِ

(منادٰی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں)

يَا مُغْتَرًّا دَعِ الْغُرُوْرَ۔ يَا مُجْتَهِدًا اَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ۔ يَا مُؤْمِنًا لَا تَعْتَمِدْ عَلٰى غَيْرِ اللّٰهِ۔

منادٰی نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:-

قُمْ يَا وَلَدُ۔ يَا اُسْتَاذُ عَلِّمْنِيْ۔ يَا صِبْيَانُ اجْلِسُوْا۔ لَا تَخَافُوْا

غَيْرَ اللّٰهِ يَا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ (دیکھو درس ۱۱)

مُنادیٰ عَلَم مُفْرَد کی مثالیں :۔

يَا مُحَمَّدُ ، يَا اَحْمَدُ ، يَا اَللّٰهُ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ کی مثالیں :۔

لَا نِعْمَةَ اَعْظَمُ مِنَ الْاِيْمَانِ ۔ لَا شَفِيْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ ۔ لَا اَنِيْسَ اَحْسَنُ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا كِتَابَ اَنْفَعُ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَا نَاصِرَ حَيٌّ مَخْذُوْلٌ ۔ لَا قَبِيْحًا فِعْلُهُ مَحْمُوْدٌ

تنبیہ ۔ مفعولٌ بِہٖ ، اسمُ اِنَّ اور خبرُ کَانَ کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں ۔

مشق نمبر ۶۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :۔

۱ ۔ اَدَّبْتُ وَلَدِیْ تَأْدِیْبًا (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

اَدَّبْتُ وَلَدِیْ تَأْدِیْبًا ۔

فعل با فاعل ۔ مضاف مضاف الیہ مفعول بہٖ ۔ مفعول مطلق سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۲ ۔ ضَرَبْتُ وَلَدِیْ تَأْدِیْبًا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

ضَرَبْتُ وَلَدِیْ تَأْدِیْبًا

فعل با فاعل ۔ مرکّب اضافی مفعول بہٖ ۔ مفعول لہٗ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تنبیہ ۱۱۔ لفظ تَأْدِیبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔ اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۴ اور ۵ میں دیکھو +

۳۔ مَکَثْتُ فِی مَکَّةَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)

(مَکَثْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے (فِی) حرفِ جر (مکّة) مجرور۔ غیر منصرف ہے اس لئے حالتِ جرّی میں اس پر فتحہ آیا ہے (دیکھو درس ۱۰۔۷) جار مجرور متعلق ہے فعل سے (شَهْرًا) ظرف زمان، مفعول فیہ۔ یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ فعل، فاعل اور متعلقات ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۴۔ سِرِ وَالشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)

(سِرْ) فعل امر حاضر سار سے۔ مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے اسے محلًّا مرفوع کہا جائیگا (وَ) حرفِ معیت ہے (الشَّارِعَ الْجَدِیْدَ) موصوف اور صفت ملکر مفعول معہ ہے۔ سب ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اُسے انشائیہ کہتے ہیں +

۵۔ عَادَ الْجَیْشُ ظَافِرًا (لشکر فتحمندی کی حالت میں لوٹا)

(عَادَ) فعل ماضی (الْجَیْشُ) فاعل ہے ذُوالحال (ظَافِرًا)

حال ہے فاعل کا۔ اس لئے منصوب ہے۔ سب ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

۶۔ لَاتَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)

(لَاتَشْرَبْ) فعل با فاعل (الماءَ) مفعول بہ ہے اور ذُوالْحَال ہے (كَدِرًا) حال ہے مفعول کا اس لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل مفعول اور حال ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

۷۔ لَاتَحْكُمْ وَاَنْتَ غَضْبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)

(لَاتَحْكُمْ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے۔ جو اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے۔ یہی فاعل ذوالحال ہے (وَ) یہ واوحالیہ کہلاتا ہے (اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے محلاً مرفوع (غَضْبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔ مگر غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال ہے فاعل کا۔ یہ جملہ اسی لئے محلاً منصوب سمجھا جائیگا۔ فعل فاعل اور حال مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا +

۸۔ اِشْتَرَيْنَا عِشْرِيْنَ كِتَابًا (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اِشْتَرَيْنَا) فعل متعدی با فاعل (عِشْرِيْنَ) اسم عدد مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۵) یہ عدد مُمَيَّز ہے، (كِتَابًا) تمیز یا مُمَيِّز ہے اس لئے منصوب ہے

فعل، فاعل اور مفعول بہٖ مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۹۔ یاعبدَ الکریمِ اِقْرَأْ ھٰذَا الْکِتَابَ

(یَا) حرف ندا (عَبْدَ) منادیٰ مضاف ہے اس لئے منصوب ہے (الکریم) مضافٌ الیہ مجرور ہے (اِقْرَأْ) فعل امر حاضر مبنی بر سکون اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع المحل ہے (ھٰذَا) اسم اشارہ مبنی ہے۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول بہٖ واقع ہوا ہے (الکتابَ) مُشَارٌ اِلَیْہ وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مُشَارٌ اِلَیْہ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ جملۂ انشائیہ ہو کر جواب ہے نِدا کا۔ نِدا اور جواب مل کر جملۂ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملۂ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)

مشق نمبر ۶۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:۔

لَاشَیْءَ اعزُّ عند العاقل من وَطَنِہ الّذی تَرَبّٰی صغیرًا فوقَ اَرْضِہٖ وتَحْتَ سمائہ، واِنْتفع زَمَنًا بِنَبَاتِہٖ وحَیَوَانِہٖ، وعاش فیہ اِنسًا واَھْلَہٗ وعشیرتَہٗ، لم یألِفِ الّا معاھدَہ، ولم یَرِدِ الّا موارِدَہ، نظر قبلَ کلِّ شیءٍ شکلَہ، فصادفَ حُبُّہ قلبا خالیا فتَمَکَّنَ مِنہ۔ ولا یعیش الانسان عَیشا رَغَدًا، ولا

لہ و لہ مفعول معہ ہو سکتا ہے۔

یسعدُ سعادةً تامّةً إلّا اذا اصبح اهل بلاده عارفين لحقوقهم وواجباتهم، وامسى العلم بينهم ارفع الاشياء قيمةً، واعزّها مطلوبا۔ فيا طالب الشّرف أحْبِبْ وطنك حُبًّا وصُنْه صونا رعاية لحقّه۔ فانّ حُبَّ الوطن من حميد الخصال، بل كما قيل حبّ الوطن من الايمان ؛

مشق مِنَ القرآن نمبر ۶۲

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو

(۱) إنّا فتحنا لك فتحا مبينا (۲) واذكر اسم ربّك وتبتّل اليه تبتيلا (۳) ورتّل القرآن ترتيلا (۴) يا ايّها المزّمّل قم الّيل إلّا قليلا (۵) واذكر اسم ربّك بكرة واصيلا (۶) ومن الّيل فاسجد له وسبّحه ليلا طويلا (۷) قالوا لبثنا يوما او بعض يوم (۸) وجاءوا اباهم عشاء يبكون (۹) أحلّ لكم صيد البحر وطعامه متاعا لكم (۱۰) الّذين ينفقون اموالهم ابتغاء مرضاة الله وتثبيتا لانفسهم (۱۱) فاتبعهم فرعون

---

۱ بالکل ظاہر ؛ ۲ تبتّل (۵) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا ؛ ۳ مرتّل ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ؛ ۴ کملی یا چادر اوڑھنے والا ؛ ۵ صبح سویرے ؛ ۶ شام کا وقت ؛ ۷ فائدہ کام کی چیزیں ؛ ۸ رضامندی ؛ ۹ مضبوط بنانا ؛ ۱۰ پیچھا کیا ؛

وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا (۱۲) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
(۱۳) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (۱۴) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ، وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ
لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ (۱۵) وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ
حَرِيْرًا، مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ، لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا
وَّلَا زَمْهَرِيْرًا (۱۶) وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا، اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ
الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (۱۷) اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
(۱۸) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۱۹) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى
ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً (۲۰) اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (۲۱) كُبُرَ
مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲۲) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
رَهِيْنَةٌ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ (۲۳) مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا
(۲۴) مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ (۲۵) هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

۱؎ تلاش کرنا ۔ ۲؎ دوڑنا ۔ ۳؎ خوشخبری دینے والا ۔ ۴؎ ڈرانے والا ۔ ۵؎ نَخْلٌ (اسم جنس) کھجور کے درخت۔ واحد کے لئے نَخْلَةٌ کہینگے ۔ ۶؎ بَاسِقٌ اونچا (درخت) ۔ ۷؎ کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں ۔ ۸؎ گچھے دار۔ گندھا ہوا ۔ ۹؎ اِتَّكَأَ (ا۔و) تکیہ لگانا ۔ ٹیکہ لگانا ۔ ۱۰؎ سخت سردی۔ ٹھر ۔ ۱۱؎ خَرَقَ (ض) شگاف ڈالنا ۔ ۱۲؎ گردی ۔ ۱۳؎ دائیں ہاتھ والے یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دئے جائینگے ۔

(۲۶) اِنْ[1] هِيَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ (۲۷) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۲۸) لَاخَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ[2] (۲۹) فَلَا رَفَثَ[3] وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ[4] فِي الْحَجِّ (۳۰) لَا اِكْرَاهَ[5] فِي الدِّيْنِ (۳۱) يَا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ (۳۲) يَا بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ (۳۳) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ[6] كَآفَّةً (۳۴) قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ[7] الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ (۳۵) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ (۳۶) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا[8] (۳۷) اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (۳۸) اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا[9] طَوِيْلًا (۳۹) اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ[10] كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ

مشق مکتوب من تلمیذ الی عمہ نمبر ۶۳

بسم الله الرحمٰن الرحيم

عَمِّيَ الْمُحْتَرَمَ! السلام عليك ورحمة الله وبركاته

بَعْدَ اِهْدَاءِ تحيّة السّلام مع الاكرام اُبْدِيْ لحضرتك ما

---

[1] یہ اِنْ نافیہ ہے۔ یعنی نہیں ÷ [2] نَجْوٰی سرگوشی۔ تنہائی میں مشورہ کرنا ÷ [3] ہم بستری ÷ [4] جھگڑا ÷ [5] اَکْرَہَ (۱) مجبور کرنا۔ زبردستی کرنا ÷ [6] اَمْن، صلح، اسلام ÷ [7] سب کے سب۔ پورے پورے ÷ [8] نَزَعَ (ص) چھین لینا ÷ [9] اَخْطَأَ (۱) غلطی کرنا ÷ [10] مشغلہ۔ کاروبار ÷ [11] بَذَّرَ (۲) بیجا خرچ کرنا ÷

یطمئن به قلبك وأبشرك بشارة یسرك ویسر والدی المعظمین (ادامکم الله مسرورین) وهی أنی بحول[1] الله وکرمه اتممت الجزء الثالث من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب، فأحمد الله حمدًا کثیرا واشکره شکرا جمیلا علی ما منّ علیّ بالعلم والفهم یا عمّ (= یا عمّی) إنی ما نسیتُ ولن أنسی ذلك الوقت حین دخلتُ المدرسة طلبًا للعلم ورغبةً فی العلوم العربیة وکنتُ جاهلا مطلقا عن اللسان العربی، وکان حدّثنی بعض الطلاب أن العربیّ أصعبُ اللسان تعلّمًا وتعلیمًا، فلما اتیت بی عند المدیر وأوقفتنی[2] أمامه دُهشتُ[3] دهشةً[4] وقمتُ متحیّرا متوحّشا فی بدءِ[5] الأمرِ وکاد قلبی ینصرف[6] عن المدرسة جُبنًا[7] وخوفًا[8] حیثُ لا صدیق لی ولا أنیس. فعرفتَ یا عمّی الشقوق من بشرتی[9] حدیثَ القلبِ وتوجهتَ الیّ توجّهَ الرحمة والشفقة وتحدّثتنی باللطف تسلیةً[10] لقلبی ودفعًا لخوفی فتشجّع[11] بکلامك جاشی[12] واندفع تحیّری ووحشتی. وبعد ذلك لاطفَ[13] بی المدیرُ ملاطفةَ الوالدِ وأزال عن قلبی الروعَ[14]، فصممتُ[15] عزمی علی التحصیل

[1] طاقت + [2] أوقف (ا) کھڑا کرنا + [3] میں دہشت زدہ ہوگیا + [4] شروع میں + [5] بزدلی۔ کم ہمتی + [6] بشرة چہرہ۔ کھال کی سطح + [7] تسلی دینا + [8] دلیر ہوگیا + [9] جانش دل + [10] مہربانی سے پیش آنا + [11] خوف + [12] صمّم اور صمّم پختہ ارادہ کرنا +

العربی ثقةً باللہ وتوکلاً علیہ وبدأت الجزء الاوّل من الکتاب المشارِ الیہ، فبعد قلیلٍ امتلأ[1] صدری[2] فرحًا وشوقًا حیث علمتُ انّ تعلّم العربی لیس صعبًا کما یظنّ بعضُ الطلّاب۔ واقبلتُ علی حفظِ الدروس اقبالَ الظمآنِ علی الماء وبذلتُ کلَّ جهدی فی تحصیل العلم صباحًا ومساءً۔ لانّی اتذکّرُ دائمًا یا سیّدی نصائحک الثمینةَ التی تلقّیتُها منک حینَ ودّعتنی فی المدرسة، ومنها قولُک "لا ینال المجدَ الّا المجتهدُ ولا یخیبُ الّا الغافلُ الکسلانُ" فبفضل اللہ قرأتُ الجزءَ الاوّل بثلثة اشهر وهکذا الجزءَ الثانیَ۔ اَمّا الجزءَ الثالثَ فقرأتُہٗ فی خمسة اشهر لانّہٗ مُضاعَفٌ فی الحجم (یا حجمًا) من الاوّل والثانی۔ فاتممت الثّلثةَ الاجزاءَ فی مُدّةِ احدَ عشرَ شهرًا، ولم اَشعُرْ بکلفةٍ ولا صعوبةٍ۔ والآن یا سیدی قلبی ملآنُ فرحًا وسرورًا وشکرًا، لانی لمّا اقرء القرآن انهم اکثر معانیہ ولا یصعب علیّ فهمُ مطالبہ الا قلیلًا۔ وارجو من اللہ تعالےٰ انّی اکونُ افهمُ کلّہٗ اذا قرأت الجزء الرابع تمامًا۔ للہ الحمد اوّلًا واٰخرًا۔

---

[1] بھر گیا + [2] سینہ۔ دل +

هذا - ولا يبرح سيدى العم فى خير وعافية مع سائر اهل بيته الاماجد واُهدِى الى والدى المكرمين والى جميع اخوتى واخواتى سلاما محفوفا باشواقى الى مشاهدتكم اجمعين

دهلى
يوم الجمعة الحادى والعشرون من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٦٢ھ

دمت سالما لابن اخيك
رشيد

تم الجزء الثالث الجديد من كتاب تسهيل الادب بحول الله وتوفيقه - ويليه الجزء الرابع تقبله الله منى ونفع به الطالبين وسهل به وبيسر فهم القرآن المبين - وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

سنة ١٣٦٤ھ

Accession No. 9012

بقلم محبوب رقم محمد حبيب الله ذكى

شافعی مذہب کا

پہلا، دوسرا اور تیسرا رسالہ

شافعی المذہب بچوں کی دینیات کی تعلیم کیلئے اس سے بہتر کوئی نصاب نہیں ہے

نہایت سلیس زبان اور بہترین طرز بیان میں بتدریج ضروری مسائل درج کردیے گئے ہیں

قیمت پہلا رسالہ ۳ر دوسرا ۴ر تیسرا ۵ر

ملنے کا پتہ

مولوی عبدالستار خان معرفت شرف الدین اینڈ سنز۔ محمد علی روڈ۔ بمبئی ۳

ننھے بچوں کے لئے تحفہ

عربی کا نیا قاعدہ حصہ اوّل و دوم

اُردو کا نیا قاعدہ حصہ اوّل و دوم

قیمت عربی قاعدہ ہر حصہ ۴ آنہ — قیمت اردو قاعدہ ہر حصہ ۵ آنہ

قرآن مجید کی حروف شناسی میں اور اُردو کی ابتدائی تعلیم میں ہمارے عزیز بچوں کو عموماً سخت تکلیف اور پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے۔ ان قاعدوں کے اسباق ایسے تدریجی اُصول پر مرتب کئے گئے ہیں کہ بچے کے دماغ پر بوجھ نہ پڑے اور بغیر کسی پریشانی کے پڑھتا اور لکھتا چلا جائے۔

ابتدائی چند اسباق کے بعد بچہ محض اُستاد کی ذرا سی نمائش سے پورا سبق خود ہی پڑھنے لگتا ہے۔ طوطے کی طرح تختیاں رٹائی نہیں گئی ہیں بلکہ ہر ایک نقطہ اس احتیاط سے لکھا گیا ہے کہ بچے کو صرف اُستاد کی آواز کا انتظار نہ کرنا پڑے بلکہ خود ہی اپنی ننھی سی عقل دوڑا کر اس کا تلفظ کر سکے۔

عربی قاعدہ کی ترتیب ایسی ہے کہ اس سے چند مہینوں میں بچہ نہ صرف قرآن مجید خود بخود پڑھنے لگتا ہے بلکہ اُردو پڑھنے کی استعداد بھی اس میں پیدا ہو جاتی ہے الغرض یہ قاعدہ بچوں کے لئے واقعی ایک تحفہ ہے جس سے ان کی بہت سی تکلیف دور ہو جاتی ہے اور ان کا بہت سا قیمتی وقت بچ جاتا ہے۔

بالکل عجیب غریب ترتیب ہے بچوں سے ہمدردی ہے تو پڑھا کر دیکھیں ؛

ملنے کا پتہ:- مولوی عبدالستار خان معرفت شرف الدین اینڈ سنز محمد علی روڈ بمبئی ۳